کرسی پر نماز پڑھنے کے شرعی احکام

اس موضوع پر جامعہ دار العلوم کراچی سے جاری ہونے والے فتاویٰ کا مختصر مجموعہ

مکتبہ دار العلوم کراچی

سلسلۂ فتاویٰ جامعہ دارالعلوم کراچی

(کتاب الصلاۃ باب المریض)

کرسی پر نماز پڑھنے کے

شرعی احکام

اس موضوع پر جامعہ دارالعلوم کراچی سے جاری ہونے والے فتاویٰ کا مختصر مجموعہ

مکتبہ دارالعلوم کراچی

فہرست مضامین

بیٹھ کر نماز پڑھنے کی مختلف شکلیں

کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے والوں کے لئے متعدد احکام

کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کی گنجائش کب ہے؟

مساجد میں رکھی ہوئی کرسیوں کے احکام

کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے سے متعلق ماہنامہ انوارِ مدینہ کا مضمون اور اس کا جواب

پیش لفظ

حضرت مولانا مفتی محمود اشرف عثمانی صاحب مدظلہم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد لله رب العالمين والعاقبة للمتقين والصلاة والسلام علی سیدنا وشفیعنا ومولانا محمد وآله وصحبه أجمعين

اما بعد!

یہ حقیقت محتاجِ بیان نہیں ہے کہ ارکانِ اسلام اور اسلامی عبادات میں اہم ترین عبادت نماز ہے جو دین کا ستون ہے۔ پھر نماز کے اندر اہم ترین رکن سجدہ ہے، اور ایک مسلمان کو بارگاہ خداوندی میں جو تقرب سجدہ سے حاصل ہوتا ہے وہ کسی چیز سے حاصل نہیں ہوتا۔

صحیح مسلم کی روایت ہے:

اقرب ما یکون العبد من ربه وهو ساجد (مشکوۃ ص ۸۴)

جب بندہ سجدہ کر رہا ہوتا ہے تو وہ اپنے پروردگار کے سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے۔

سجدہ کی اسی اہمیت کی وجہ سے فقہاء کا ارشاد ہے کہ اگر کوئی شخص حقیقی سجدہ پر قادر نہیں لیکن قیام پر قادر ہے تو سجدہ پر قادر نہ ہونے کی بناء پر اس سے قیام بھی ساقط ہو جاتا ہے یعنی اس پر قیام فرض نہیں رہتا۔

لہٰذا ہر مسلمان کی شرعی ذمہ داری ہے کہ وہ نماز کو تمام شرائط، ارکان اور واجبات کے ساتھ سنت کے مطابق ادا کرے اور نماز کے اندر رکوع اور سجدہ کا خاص اہتمام کرے اس

میں جلد بازی نہ کرے اور رکوع اور سجود کو بے توجہی سے بھی ادا نہ کرے۔

البتہ اگر کوئی شخص کسی عذر کی وجہ سے نماز میں قیام یعنی کھڑے ہونے پر قادر نہیں ہے تو وہ زمین پر بیٹھ کر نماز ادا کر سکتا ہے، اگر زمین پر بیٹھنا بھی اس کے لیے ممکن نہیں ہے تو وہ کرسی یا اسٹول پر بیٹھ کر نماز ادا کر سکتا ہے لیکن رکوع اور سجدہ کا خاص اہتمام کرے اس طرح کہ:

(۱)......اگر وہ کرسی سے اتر کر زمین پر سجدہ کر سکتا ہے تو اس پر لازم اور ضروری ہے کہ وہ زمین پر اتر کر بارگاہِ خداوندی میں سجدہ ریز ہو۔

(۲)......اگر وہ زمین پر اتر کر سجدہ کرنے پر قادر نہیں لیکن سامنے دوسری کرسی، کوئی میز یا تختہ دستیاب ہے اور وہ اس پر سر ٹکا کر سجدہ کرنے پر قادر ہے تو اس پر لازم ہے کہ وہ اس دوسری کرسی، میز یا تختہ پر سر ٹکا کر حقیقۃً سجدہ کرے، البتہ یہ ضروری ہے کہ وہ میز یا تختہ جس پر سجدہ کیا جا رہا ہے وہ اس کے بیٹھنے کی جگہ سے زیادہ اونچی نہ ہو کیونکہ اگر وہ میز یا تختہ جس پر سجدہ کیا جا رہا ہے اس کے بیٹھنے کی جگہ سے تقریباً نو انچ سے زیادہ اونچی ہوگی تو وہ سجدہ حقیقی سجدہ شمار نہ ہوگا بلکہ اشارہ کا سجدہ قرار دیا جائے گا۔

(۳)......البتہ جو شخص نہ زمین پر اتر کر سجدہ کر سکتا ہے، نہ فی الحال وہ اپنے سامنے کسی کرسی، میز وغیرہ پر سجدہ کرنے پر قادر ہے تو چونکہ وہ حقیقی سجدہ کرنے پر قادر نہیں ہے لہٰذا وہ سجدہ کا اشارہ کرے گا جو حقیقی سجدہ کے قائم مقام ہوگا اور اسے اشارہ کے اس سجدہ پر ان شاء اللہ تعالیٰ وہ برکات اور فضائل حاصل ہوں گے جو قرآن وحدیث میں سجدہ پر وارد ہیں۔

اس تفصیل کی روشنی میں گزارش ہے کہ گذشتہ بیس سال میں مساجد میں کرسیوں کی تعداد جس تیزی سے بڑھ گئی ہے اسے دیکھ کر حیرانی بھی ہوتی ہے اور پریشانی بھی، ایک وقت تھا کہ مسجد میں کرسی لانے اور اس پر نماز پڑھنے کا تصور نہ تھا جبکہ اب دن بدن اس کا رواج بڑھتا جا رہا ہے اور مساجد میں کرسیوں کا مسلسل اضافہ ہوتا جا رہا ہے، اس کا سبب

امراض جسمانی کی کثرت ہے یا نماز میں محض آسانی اور راحت کی خواہش؟ اس کا فیصلہ کرنا مشکل ہے...... البتہ ہر مسلمان کے ساتھ چونکہ حسنِ ظن رکھنے کا حکم ہے اور ایک شخص کی تکلیف دوسرا آدمی محسوس نہیں کرسکتا اس لیے دیکھنے والا کرسیوں پر بیٹھنے والے ان حضرات کو معذور ہی سمجھے گا، البتہ خود نماز پڑھنے والوں کو قیام، رکوع اور سجود کے شرعی احکام سے واقف ہونا ضروری ہے، اسی طرح ان مساجد کی انتظامیہ کے لیے بھی ان شرعی مسائل سے واقفیت ضروری ہے کیونکہ ان کرسیوں کی وجہ سے مساجد کی انتظامیہ کو بھی نت نئے مسائل کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے، زیرِ نظر کتاب انہی حضرات کے لیے شائع کی جا رہی ہے۔

کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کے شرعی احکام سے متعلق یہ کتاب ان فتاوی پر مشتمل ہے جو وقتاً فوقتاً دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی سے جاری ہوئے، مختلف حضرات کی طرف سے مختلف قسم کے سوالات آتے رہے تو مناسب معلوم ہوا کہ انہیں جمع کر کے ایک مختصر کتاب کی شکل میں شائع کر دیا جائے تاکہ نماز اور مسجد سے وابستہ مسلمان ان احکام سے واقف ہوسکیں، اشاعت کا یہ بھی مقصد ہے کہ کوئی بات قابلِ ترمیم ہو یا نظر ثانی کی محتاج ہو تو وہ سامنے آجائے۔

اللہ کرے یہ کتاب باعثِ ہدایت ہو اور جن حضرات نے ان مسائل کی تحقیق میں کام کیا ہے یا جنہوں نے حق کی طرف رہنمائی کی ہے ان کے لیے یہ کتاب صدقۂ جاریہ بنے۔ آمین یا رب العالمین۔ اللّٰھم تقبّل منّا وارض عنّا

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین.

احقر محمود اشرف غفر اللہ لہ

خادم مکتبہ دارالعلوم و جامعہ دارالعلوم کراچی

۷ر جمادی الثانیہ ۱۴۳۲ھ

۱۱ر مئی ۲۰۱۱ء

وہ ایک سجدہ جسے تُو گراں سمجھتا ہے
ہزار سجدے سے دیتا ہے آدمی کو نجات

مریض کے لئے اشارہ سے نماز پڑھنے کے احکام

قیام سے معذور شخص کے لئے گاڑی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کا حکم

(فتویٰ نمبر ۳۸/۸۸)

سوال ا:۔ کیا فرماتے ہیں علماء دین اس بارے میں کہ آج کل حرم شریف میں اور دیگر مساجد میں دیکھا جا رہا ہے کہ بہت سے نمازی جن کے گھٹنوں یا قدموں میں درد یا کسی قسم کی تکلیف ہو وہ کرسی پر یا گاڑی پر بیٹھ کر نماز پڑھتے ہیں گاڑی ہی میں چلے آتے ہیں اور گاڑی ہی کو صف میں لگا دیا جاتا ہے۔ اسی پر اشارہ سے نماز پڑھ لیتے ہیں، اس پر سجدہ کر لیتے ہیں اور بعض لوگ صرف اشارے ہی سے رکوع سجدہ کر لیتے ہیں۔ ان سب صورتوں کا کیا حکم ہے؟ کیا زمین پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کی طاقت ہوتے ہوئے اس طرح گاڑی یا کرسی پر بیٹھ کر نماز ہو جاتی ہے؟ اگر بیٹھ کر نماز پڑھیں تو آلتی پالتی مار کر یا دائیں بائیں ٹانگیں نکال کر رکوع سجدہ کر سکتے ہیں دلائل فقہیہ کے ساتھ جواب تحریر فرمائیں۔ بینوا توجرو۔ ۲ ربیع الثانی ۱۴۱۳ھ

الجواب:۔ گھٹنوں یا قدموں میں معمولی تکلیف کی وجہ سے فرض نماز میں قیام کو ترک کر دینا اور بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز نہیں، ہاں اگر تکلیف اس حد تک پہنچ چکی ہو کہ آدمی کھڑے ہوتے ہی گر جاتا ہو، یا مرض کے بڑھ جانے یا شفایابی میں دیر لگ جانے کا ظن غالب ہو، یا نا قابلِ برداشت تکلیف پہنچتی ہو تو بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہے، لیکن اگر تھوڑی دیر کے لئے ہی کھڑے ہونے کی طاقت ہو تب بھی اتنی دیر کھڑا ہونا فرض ہے اگر چہ دیوار یا لاٹھی وغیرہ کے ساتھ ٹیک لگانی پڑے، اس صورت میں بھی بیٹھ کر

نماز پڑھنا جائز نہیں۔

اگر قیام پر قدرت ہو مگر رکوع وسجدہ پر قدرت نہ ہو تو بیٹھ کر نماز پڑھنا اور اشارے کے ساتھ سجدہ کرنا جائز ہے تاہم اس صورت میں بیٹھ کر نماز پڑھنا بہتر ہے۔ اسی طرح اگر رکوع وسجدہ کرنے کی طاقت ہو تو بیٹھ کر اشارے کے ساتھ رکوع وسجدہ کرنا جائز نہیں بلکہ رکوع وسجدہ کرنا فرض ہے اس کے بغیر نماز نہ ہوگی۔ ہاں اگر رکوع وسجدہ کرنے کی بالکل طاقت نہ ہو تو اشارے کے ساتھ رکوع وسجدہ کیا جا سکتا ہے۔ لیکن سجدہ کا اشارہ رکوع کے اشارہ سے زیادہ پست ہونا چاہئے۔

مذکورہ تفصیل سے یہ بات واضح ہوگئی کہ قیام پر قدرت نہ ہونے کی صورت میں مریض کے لئے بنائی گئی گاڑی میں نماز پڑھنا جائز ہے۔ بشرطیکہ رکوع وسجدہ پر بھی قدرت نہ ہو۔ اگر قیام پر تو قدرت نہیں مگر رکوع، سجدہ پر قدرت ہے تو رکوع وسجدہ کرنا فرض ہے۔ اس صورت میں اگر مذکورہ گاڑی میں سامنے ٹیبل وغیرہ رکھ کر سجدہ ادا ہو سکتا ہے تو اس میں نماز جائز ہے ورنہ نہیں۔

عذر کی حالت میں آلتی پالتی مار کر یا جیسے آسانی ہو نماز پڑھنا جائز ہے، رکوع وسجدہ پر قدرت کی حالت میں بہر حال رکوع وسجدہ کرنا پڑے گا وفی التنویر و شرحہ:

من تعذر علیه القیام ای کله لمرض حقیقی وحدّہ ان یلحقه بالقیام ضرر به یُفتیٰ قال ابن عابدین عن البحر: التعذر الحقیقی بحیث لوقام سقط، او حکمی بان خاف زیادته او بطئی برئه بقیامه او دوران رأسه او وجد ألما شدیدا، صلی قاعدا کیف شاء علی المذهب لان المریض اسقط عنه الارکان فالهئات اولی، برکوع

وسجود، وان قدر علی بعض القیام ولو متکئا علی عصا او حائطا قام لزوما بقدر مایقدر ولو قدر آیة او تکبیرة علی المذهب لان البعض معتبر بالکل، وان تعذرا لیس تعذر هما شرطابل تعذر السجود کاف أوما قاعدا وهو افضل من الایماء قائما لقربه من الارض. ۹۸:۲ ۔ والله اعلم

محمد طاهر مسعود، دارالافتاء جامعه دارالعلوم کراچی

١٥/٤/١٤١٣ھ

جواب صحیح ہے، اور خلاصہ یہ ہے کہ جب قیام پر قدرت نہ ہو تو زمین پر بیٹھ کر بھی نماز جائز ہے، اور گاڑی پر بیٹھ کر بھی، لیکن دونوں صورتوں میں اگر سجدے پر قدرت ہو تو سجدہ کرنا ضروری ہوگا، خواہ زمین پر کرے، یا گاڑی کے سامنے کوئی تختہ یا میز رکھ کر اس طرح سجدے پر قدرت نہ ہو تب اشارہ جائز ہوگا ورنہ نہیں۔ واللہ سبحانہ اعلم۔ محمد تقی عثمانی

۱۵/۴/۱۴۱۳ھ

الجواب صحیح	الجواب صحیح	الجواب صحیح
سحبان محمود صاحبؒ	اصغر علی ربانی	بندہ عبدالرؤف سکھروی
	۱۵/۴/۱۴۱۳ھ	۱۵/۴/۱۴۱۳ھ

محمد عبدالمنان

بیٹھ کر نماز پڑھنا کب جائز ہوتا ہے

(فتویٰ نمبر ۲۳/۳۱۳)

کیا فرماتے ہیں علماء کرام مندرجہ ذیل مسائل کے بارے میں کہ:۔

سوال ۲:۔ بیٹھ کر نماز پڑھنا کس صورت میں جائز ہے اور بیٹھ کر پڑھنے کی صورت میں بھی اشارہ سے پڑھنا کس مجبوری میں جائز ہے؟

الجواب۔ کسی بیماری کی وجہ سے اگر کھڑے ہو کر فرض نماز پڑھنا ممکن نہ ہو یا کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی وجہ سے کسی بیماری کے بڑھ جانے کا اندیشہ ہو تو ایسی صورت میں بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہے اور بیٹھ کر نماز پڑھنے کی صورت میں جھک کر رکوع سجدہ کرنا ضروری ہے اس طرح رکوع سجدہ پر قدرت ہوتے ہوئے بیٹھ کر سر کے اشارے سے رکوع وسجدہ کرنا جائز نہیں، اس سے نماز نہیں ہوگی البتہ اگر بیماری کی وجہ سے رکوع وسجدہ پر بھی قدرت نہ ہو تو پھر سر کے اشارہ سے رکوع وسجدہ کرنا جائز ہے
(کمافی العبارات ۱،۲،۳،۴)

دائیں بائیں ٹانگیں نکال کر بیٹھ کر سجدہ کر سکنے والے کے لئے سر کے اشارے سے نماز پڑھنے کا حکم

سوال ۳:۔ اگر کوئی شخص سامنے یا دائیں بائیں ٹانگیں نکال کر بیٹھ کر سجدہ کر سکتا ہو تو کیا وہ اشارہ سے نماز پڑھ سکتا ہے؟

الجواب۔ اگر کوئی شخص سامنے یا دائیں بائیں ٹانگیں نکال کر بیٹھ کر سجدہ کر سکتا ہو تو اس کے لئے اشارہ سے نماز پڑھنا جائز نہیں کیونکہ کسی بھی ہیئت میں بیٹھ کر سجدہ کرنے کی اگر قدرت ہو تو سجدہ کرنا ضروری ہے، سجدہ کرنے کی قدرت ہوتے ہوئے اشارہ سے سجدہ کرنا درست نہیں اس سے نماز نہیں ہوگی۔ (کمافی العبارت ۴،۵،۶،۷،۸)

مسجد کی جماعت میں شامل ہونے کی صورت میں اگر سجدہ کرنا ممکن نہ ہو تو کیا کرے؟

سوال ۴:۔ اگر کوئی شخص علیحدہ نماز پڑھے تو زمین پر سجدہ کرنا ممکن ہے اور

باجماعت نماز ادا کرے تو زمین پر سجدہ نہیں کرسکتا تو کیا زمین پر سجدہ کرنے کے لئے جماعت چھوڑنے کی اجازت ہے؟

الجواب۔ جماعت سے نماز ادا کرنا سنت مؤکدہ یا واجب ہے اور سجدہ نماز کے اندر فرض ہے اور فرض کی ادائیگی واجب کی ادائیگی پر مقدم ہے، لہٰذا جماعت میں شامل ہونے کی وجہ سے اگر سجدہ کرنا ممکن نہ ہو اور تنہا نماز پڑھنے میں سجدہ ادا ہوتا ہو تو ایسی صورت میں نماز کی جماعت میں شامل ہونے کے لئے مسجد نہ جائے بلکہ گھر پر نماز پڑھے اور نماز کو سجدہ کے ساتھ ادا کرے جماعت میں شامل ہو کر نماز کا سجدہ ترک کرنا جائز نہیں۔ (کمافی العبارات: ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸)

کرسی کے سامنے میز یا تختہ رکھنے کا حکم

سوال ۵:۔ بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہونے کی صورت میں میں جو شخص کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھے اور سامنے ٹیبل رکھ کر اس پر سجدہ کرسکتا ہو اور اس کے باوجود وہ رکوع وسجود اشاروں سے ادا کرے تو کیا نماز ادا ہو جائے گی یا سامنے ٹیبل رکھنا ضروری ہے؟

الجواب۔ جو شخص قیام اور رکوع وسجدہ کرنے کی قدرت رکھتا ہو اس کے لئے کھڑے ہو کر نماز پڑھنا اور باقاعدہ رکوع، سجدہ کرنا فرض ہے، بیٹھ کر فرض نماز پڑھنے سے نماز نہیں ہوگی اور اگر کوئی شخص صرف قیام پر قادر نہیں البتہ رکوع وسجدہ کرسکتا ہے ہو تو اس کے لئے کرسی پر یا زمین پر بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہے لیکن اس کے لئے باقاعدہ رکوع، سجدہ کرنا ضروری ہے محض اشارہ سے رکوع سجدہ کرنا جائز نہیں، اس سے نماز نہیں ہوگی، لہٰذا کرسی یا اسٹول پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کی صورت میں سامنے ٹیبل وغیرہ رکھ کر اس پر سجدہ کرنا فرض ہے البتہ اس میں یہ ضروری ہے کہ وہ ٹیبل اونچائی میں کرسی یا اسٹول کے برابر ہو اگر کرسی سے اونچی ہو تو ایک یا دو اینٹ سے زیادہ اونچی نہ ہو کیونکہ

اس سے زیادہ اونچی ٹیبل پر سجدہ کرنا درست نہیں ہے۔

اور اگر کوئی شخص بیٹھ کر نماز پڑھنے پر تو قادر ہو لیکن رکوع وسجدہ کرنے پر قدرت نہیں ہے تو وہ کرسی پر یا زمین پر بیٹھ کر سر کے اشارہ سے رکوع وسجدہ کر کے نماز ادا کرسکتا ہے، اس صورت میں اس کے لئے سامنے ٹیبل وغیرہ رکھنا ضروری نہیں۔

(کمافی العبارات:۹،۱۰،۱۱،۱۲،۱۳،۱۴)

مسجد کی جماعت میں شامل ہونے کی صورت میں سامنے میز یا تختہ رکھنا ممکن نہ ہو تو کیا کرے؟

سوال ٦:۔ مجبوری کی وجہ سے کرسی پر بیٹھ کر مسجد میں باجماعت نماز پڑھنے کی صورت میں سامنے ٹیبل رکھنا ممکن نہ ہو جس کی وجہ سے اشاروں سے سجدہ کرنا پڑتا ہے اور تنہا نماز پڑھے تو سامنے ٹیبل رکھنا ممکن ہے تو ایسی صورت میں کیا ٹیبل رکھ کر سجدہ کرنے کے لئے جماعت چھوڑنے کی اجازت ہے؟

الجواب۔ اس سوال کے جواب میں یہ تفصیل ہے کہ جو شخص قیام پر قادر نہ ہو لیکن کرسی پر یا زمین پر بیٹھ کر باقاعدہ رکوع وسجدہ کرنے پر قدرت رکھتا ہو تو اس کے لئے رکوع وسجدہ کرنا فرض ہے خواہ زمین پر رکوع وسجدہ کرے یا کرسی کے سامنے ٹیبل رکھ کر اس پر رکوع وسجدہ کرے لہٰذا اس صورت میں اگر کوئی شخص قیام پر قدرت نہ ہونے کی وجہ سے کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھے اور گھر میں سامنے میز رکھ سکتا ہے لیکن مسجد میں باجماعت نماز پڑھنے میں میز رکھنا ممکن نہ ہو اور وہ زمین پر سجدہ نہ کرسکتا ہو تو ایسے شخص پر واجب ہے کہ مسجد کی جماعت ترک کردے اور ممکن ہو تو گھر میں باجماعت نماز پڑھے ورنہ اکیلے نماز پڑھے کیونکہ سجدہ پر قدرت ہونے کی وجہ سے سجدہ کرنا فرض ہے اور باجماعت نماز پڑھنا واجب یا سنت مؤکدہ ہے واجب یا سنت مؤکدہ کی وجہ

سے فرض کر ترک کرنے سے مفتی بہ قول کے مطابق نماز نہیں ہوگی۔

لیکن اگر کسی شخص نے اس کے باوجود بیٹھ کر مسجد میں اشاروں کے ساتھ رکوع سجدہ کر کے نمازیں ادا کرلیں تو ان نمازوں کا اعادہ کرنا ضروری ہے یا نہیں؟ تو اس میں یہ تفصیل ہے کہ اگر اس طرح پڑھی ہوئی نمازیں بہت زیادہ ہوں جس کی وجہ سے ان کا اعادہ کرنا مشکل ہو تو چونکہ بعض فقہاء کرامؒ کے اقوال کے مطابق قادر علی القیام منفرداً کے لئے بھی مسجد میں بیٹھ کر نماز پڑھنا درست ہے، اس لئے ان کے قول کی بناء پر اعادہ ضروری نہیں، لیکن آیندہ کے لئے احتیاط بہر حال ضروری ہے اور اگر اس طرح پڑھی ہوئی نمازیں اتنی نہ ہوں کہ ان کا اعادہ مشکل ہو تو مفتی بہ قول کے مطابق ان کا اعادہ ضروری ہے۔

اور اگر اسے رکوع وسجدہ کرنے پر قدرت نہ ہو تو سر کے اشارے سے رکوع وسجدہ کرے لہٰذا اس صورت میں چونکہ ٹیبل وغیرہ رکھنا ضروری نہیں ہے اس لئے مسجد میں سامنے میز وغیرہ رکھے بغیر، جماعت کے ساتھ نماز پڑھے، جماعت کو ترک نہ کرے۔ (کما فی العبارات: ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸)

۱ ......فی التنویر وشرحہ (۲/۹۵، ۹۷)

(من تعذر علیه القیام) أی کله (لمرض) حقیقی وحدّه ان یلحقه بالقیام ضرربه یفتی (قبلها أوفیها) أی الفریضة (أو) حکمی بأن (خاف زیادته أو بطئی برئه بقیامه أو دوران راسه أو وجد لقیامه الما شدید) أو کان لو صلی قائماً سلس به أو تعذّر علیه الصوم(صلی قاعدا) ولو مستندا الی وسادة أو انسان فانه یلزمه ذلک علی المختار (کیف شاء) علی المذهب لأن المرض اسقط عنه

الارکان فالهيئات أولى، و قال زفر كالمتشهد و قيل وبه يفتى (بركوع وسجود......)...... (وان تعذرا)......) (لاالقيام أوما)...... (قاعدا) الخ

قال ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ

(قوله كيف شاء) أى كيف تيسرله بغير ضرره من تربع أوغيره (قوله على المذهب) جزم به فى الغرر ونورالايضاح، وصححه فى البدائع وشرح المجمع واختاره في البحر والنهر (قوله فالهيئات اولىٰ) جمع هيئة وهى هنا كيفية القعود، قال ط: وفيه أن الاركان انما سقطت لتعسرها ولا كذلک الهيئات ولا يخفى ما فيه، بل الايسر عدم التقييد بكيفية من الكيفيات فالمذهب الاوّل اه

۲...... وفى الهندية (۱/۱۳٦)

اذا عجز المريض عن القيام صلى قاعداً يركع ويسجد واصح الا قاويل فى تفسير العجز أن يلحقه بالقيام ضرر وعليه الفتوىٰ وكذلک اذا خاف زيادة المرض أو بطأ البرء بالقيام أو دوران الرأس ، ثم اذا صلى المريض قاعدا كيف يقعد......؟ الاصح أن يقعد كيف تيسر عليه.........وان عجز عن القيام والركوع والسجودو قدر على القعود يصلى قاعدا بايماءٍ ويجعل السجود اخفض من الركوع كذا في فتاوىٰ قاضى خان.

۳......وفی البدائع (۱/۱۰۵)

اعلم هذا اذا كان قادرا على ذلک فاما اذا كان عاجزا عنه، فان كان عجزه عنه بسبب المرض بأن كان مريضا لا يقدر على القيام والركوع والسجود يسقط عنه، لأن العاجز عن الفعل لا يكلف به، وكذا اذا خاف زيادة العلة من ذلک لانه يتضرر به وفيه ايضا حرج، فاذا عجز عن القيام يصلى قاعدا بركوع وسجود فان عجز عن الركوع والسجود يصلى قاعدا بالايماء ويجعل السجود اخفض من الركوع اه .

وهكذا فی حاشية الطحطاوی على المرافی (ص ۲۳۴)

۴......وفی التتارخانية (۲/ ۱۲۰)

الاصل فی هذا الباب أن المريض اذا قدر على الصلاة قائما بركوع و سجود فانه يصلى المكتوبة قائما بركوع و سجود ، فلا يجزيه غير ذلک ، وان عجز عن القيام و قدر على القعود فانه يصلى المكتوبة قاعدا بركوع و سجود ولا يجزية غير ذلک فان عجز عن الركوع والسجود و قدر على القعود فانه يصلى قاعدا بايماء ......الى قوله...... ولم يذكر محمد فی الاصل ما اذا لم يقدر على القعود مستويا و قدر عليه متكئا أو مستندا الى حائط أو انسان أو ما اشبه ذلک ،قال شمس الائمة الحلوانی رحمه الله تعالیٰ : يجب أن يصلى قاعدا مستند أو متكئا اه.

۵......و فی التتارخانیه (۲/۱۳۱)

و من یصلی التطوع قاعدا بعذرٍ أو بغیر عذر ففی التشهد یقعد کما فی سائر الصلوات اجماعا أما فی حالة القراء فعن أبی حنیفة ان شاء فکذلک قعدوان شاء تربع وان شاء احتبی...... الی قوله قال بعض المشائخ : ان تعذر علیه فیجلس کما تیسرله......الی قوله...... المبتلی بین الشیئین یتعین علیه اهو نهما ......و کذلک اذا کان به جراحة اذا قام سال جرحه و اذا قعد لا یسیل أو کان شیخا کبیرا اذا قام سلس بوله واذا قعدا استمسک صلی قاعدا برکوع وسجود اه.

۶......و فی الطحطاوی علی الدرالمختار (۱/۳۱۸)

(و ان تعذرا...... لا القیام أومأ قاعدا)

(قوله لا القیام) أی لا یکون تعذر القیام کافیا فی ترک الرکوع بل لا بدّ حینئذ ان یاتی به من قعود والا ولیٰ فی تفسیره أن یقال أی لم یتعذر علیه القیام ، قال الحلبی : بقی مالو قدر علی السجود وعجز عن الرکوع ، قال فی النهر وهذا لا یتصور فان من عجز عن الرکوع عجز عن السجود اه اقول علی فرض تصوره ینبغی أن لایسقط لأن الرکوع وسیلة الیه، ولا یسقط المقصد عند تعذر الوسیلة کما لا یسقط الرکوع والسجود عند تعذر القیام اه.

۷......وفی البحر الرائق (۲/۱۱۳)

وکذا اذا عجز عن القعود و قدر علی الاتکاء والاستناد الی انسان أوالی حائط أو الی وسادة لا یجزیه الا کذلک ولو استلقی لا یجزیه ......الی قوله...... ثم اذا صلی المریض قاعدا برکوع وسجود أو بایماء کیف یقعد؟ اما فی حالة التشهد فانه یجلس کما یجلس للتشهد بالاجماع و أما فی حالة القرائة وحال الرکوع روی عن ابی حنیفة رحمة الله علیه یجلس کیف شاء من غیر کراهة ان شاء محتبیا وان شاء متربعا وان شاء علی رکبتیه کما فی حالة التشهد والصحیح ما روی عن أبی حنیفة رحمة الله علیه لأن عذر المرض اسقط عنه الارکان فلأن یسقط عبده الهیئات أولی کذا فی البدائع اه

۸......و فی البحر الرائق ایضاً (۱۱۷/۲)

و فی الخلاصة واجمعوا انه لو کان بحالة یدور رأسه لو قام تجوز الصلاة فیها قاعدا واراد بالصلاة قاعدا أن تکون برکوع وسجود لانها لو کانت بالایماء لا تجوز الصلاة اتفاقا لأنه عذر اه.

۹......و فی الدرالمختار (۹۸/۲)

(ویجعل سجوده اخفض من رکوعه ولا یرفع الی وجهه شیئا یسجد علیه فان فعل وهو یخفض برأسه لسجوده اکثر من رکوعه صح) علی أنه ایماء لا سجود الا أن یجد قوة الارض .

قال ابن عابدین رحمه الله تعالی.

اقول : الحق التفصیل وهو انه ان کان رکوعه بمجرد ایماء الرأس من غیر انحناء ومیل الظهر فهذا ایماء لارکوع فلا یعتبر السجود بعد الایماء مطلقا وان کان مع الانحنا کان رکوعه معتبرا حتی انه یصح من المتطوع القادر علی القیام فحینئذ ینظر ان کان الموضوع مما یصح السجود علیه کعجز مثلاً ولم یزد ارتفاعه علی قدر لبنة أو لبنتین فهو سجود حقیقی فیکون راکما وساجدا لا مومئا حتی انه یصح اقتداء القائم به واذا قدر فی صلاته علی القیام یتمها قائما. وان لم یکن الموضوع کذلک یکون مؤمیا فلا یصح اقتداء القائم به واذا قدر فیها علی القیام استأنفها .

بل یظهر لی انه لو کان قادرا علی وضع شیئی علی الارض مما یصح السجود علیه انه یلزمه ذلک لأنه قادر علی الرکوع والسجود حقیقة ولا یصح الایماء بهما مع القدرة علیهما بل شرطه تعذرهما کما هو موضوع المسئلة اهـ.

۱۰ ......و فی حاشیة الطحاوی علی مراقی الفلاح (۲۳۵)

(ان تعذر الرکوع والسجود) أی بالجهة والأنف ولو کان یقدر علی سجوده علیه بالأنف فقط تعین علیه لما فی السراج لو کان بجبهته قروح لا یستطیع السجود

علیه یلزمه السجود علی الأ نف ولا یجوز له الایماء لانه ترک السجود مع القدرة علیه .

۱۱ ......وفی البحر الرائق (۲/ ۱۱۳)

(قوله ولا یرفع الی وجهه شیئا یسجد علیه فان فعل وهو یخفض رأسه صح والا لا) أی و ان لم یخفض رأسه لم یجز لأن الفرض فی حقه الایماء ولم یوجد فان لم یخفض فهو حرام لبطلان الصلاة المنهی عنه بقوله تعالیٰ : ولا تبطلوا اعمالکم ...... الی قوله...... ولو رفع المریض شیئا یسجد علیه ولم یقدر علی الارض لم یجز الا أن یخفض برأسه لسجوده اکثر من رکوعه ثم یلزقه بجبینه فیجوز لانه لما عجز عن السجود وجب علیه الایماء والسجود علیٰ الشئی المرفوع لیس بالایماء الا اذا حرک راسه فیجوز لوجود الایماء لا لو جود السجود علی ذلک الشیئی وصححه فی الخلاصة قید بکون فرضه الایماء لعجزه عن السجود اذ لو کان قادرا علی الرکوع والسجود فرفع الیه شیئی فسجد علیه قالوا ان کان الی السجود اقرب منه الی القعود جاز والا فلا کذا فی المحیط اھ.

۱۲ ...... وفی هامش شرح النقایة (۱/۷۵)

(ولا یرفع الیه شیئا للسجود علیه) فان فعل ذلک وهو یخفض راسه للرکوع والسجود جاز بالایماء لا بوضع

الرأس على ذلک الشيئى وان لم يخفض راسه لكن يوضع على الجهة لم يجز وان كانت الوسادة موضوعة على الارض وهو يسجد عليها جاز اه .

۱۳ ...... و فى فتح المعين لملامسكين (۱/ ۲۸۸)

(قوله وان كانت الوسادة موضوعة على الارض وهو يسجد عليها جاز) أى من حيث انه ايماء اذ فى السجود يشترط أن يجد حجم الارض فليتأمل، و يحرر حموى: قال شيخنا وهو ظاهر فى انه لم يقف على ما صرح به فى البحر جاز لوجود الايماء لا للسجود على ذلک أى لأن شرط السجود أن يجد حجم الارض حتى لو سجد على ما يجد حجمه من وسادة لم يكن ارتفاعها القدر المانع بأن كان قدر لبنة أو لبنتين جاز على انها بركوع وسجود اه.

۱۴ ......و فى الكفاية تحت فتح القدير (۱/۴۵۸)

(قوله و ان وضع ذلک على جبهته لا يجزيه لا نعدامه) أى لا نعدام الا يماء ولا يلزمه فى الايماء تقريب الجبهة الى الارض باقصى ما يمكنه، و ذكر شمس الائمة الحلوانى: ان المومى اذا خفض راسه للركوع شيئا ثم للسجود جاز ولو وضع بين يديه وسائد فالصق جبهة عليها ووجد أدنى الا نحناء جاز ذلک الايماء والا فلا اه.

۱۵ ...... و فى خلاصه الفتاوىٰ (۱/۱۹۷)

فلو ان المریض اذا صلی فی بیته یستطیع القیام و اذا خرج الی الجماعة لا یستطیع القیام یصلی فی بیته قائما، قال شمس الائمة الاوز جندی یخرج الی الجماعة لکن کبّرقائماً ثم یقعد ثم یقوم عند الرکوع والاول اصح وبه یفتیٰ اھ.

۱۶ ...... و فی التاتارخانیة (۱۳۲/۲)

إن المریض اذا کان یقدر علی القیام ان کان یصلی فی بیته ولو خرج الی الجماعة یعجز عن القیام یصلی فی بیته قائما أو یخرج الی الجماعة و یصلی قاعدا؟ اختلف المشایخ رحمهم الله تعالیٰ فیه، قال بعضم یصلی فی بیته قائما. و فی الخلاصة هو المختار اھ.

۱۷ ......وفی الدرالمختار (۴۴۶/۱، بحث القیام)

ولو اضعفه عن القیام الخروج لجماعة صلی فی بیته قائما به یفتی خلافا للاشباه.

قال الشامی رحمه الله تعالیٰ

(قوله الخروج لجماعة) أی فی المسجد وهو محمول علی ما اذا لم تتیسر له الجماعة فی بیته افاده ابو السعود (قوله به یفتی) وجهه أن القیام فرض بخلاف الجماعة، وبه قال مالک والشافعی خلافا لأحمد بناء علی أن الجماعة فرض عنده و قیل یصلی مع الامام قاعدا عندنا لأنه عاجز اذ ذاک......وما مشی علیه الشارح تبعا للنهر جعله فی الخلاصة اصح وبه یفتی، قال فی الحلیة: و لعلّه

اشبـه لأن القيـام فرض فلا يجوز تركه للجماعة التي هي سنة بل يعدّ هذا عذرا في تركها اه .

۱۸ ......وفي البحر الرائق (۱ / ۲۹۲ ، بحث القيام)

و منهـا مـا فـي الـخـلاصة و غيرها لو كان بحال لو صلى منـفـردا يقدر على القيام ولو صلى مع الامام لا يقدر فانه يخرج الى الجماعة و يصلى قاعدا وهو الاصح كما في المجتبى لأنه عاجز عن القيام حالة الاداء وهي المعتبرة و صحح في الخلاصة انه يصلي في بيته قائما قال وبه يفتى والا شبه ما صححه في الخلاصة، لأن القيام فرض فلا يجوز تركه لأجل الجماعة التي هي سنة بل يعد هذا عذرا في تركها اه .

واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

محمد یعقوب عفا اللہ عنہ

۱۴۱۹/۱/۲۲

الجواب صحیح	الجواب صحیح	الجواب صحیح
احقر محمد تقی عثمانی عفی عنہ	بندہ عبدالرؤف سکھروی	بندہ محمود اشرف غفر اللہ لہٗ
۱۴۱۹/۱/۲۳ھ	۱۴۱۹/۱/۲۳ھ	۱۴۱۹/۱/۲۴ھ
محمد عبدالمنان عفی عنہ	اصغر علی ربانی	
۱۴۱۹/۱/۲۶ھ	۱۴۱۹/۱/۲۷ھ	

جو آدمی رکوع پر قادر ہو لیکن سجدہ میں شدید تکلیف ہو تو کیا حکم ہے؟

(فتویٰ نمبر ۳۳۴/۵۳)

سوال ۷:۔ کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ:

۱......ایک آدمی رکوع پر قادر ہے مگر سجدہ پر قادر نہیں تو بیٹھ کر اشارہ سے نماز پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟۔

۲......ایک شخص رکوع بھی کر لیتا ہے اور کسی طرح ایک سجدہ میں جا سکتا ہے مگر سجدہ سے اٹھتے وقت نا قابل برداشت تکلیف ہوتی ہے اور دوسرا سجدہ بھی بآسانی ممکن نہیں ہوتا تو کیا وہ شخص اشارہ سے نماز پڑھ سکتا ہے۔

الجواب۔ ۱، ۲......جو شخص رکوع کرنے پر قادر ہو لیکن سجدہ کرنے پر بالکل قدرت نہ ہو یا کسی حد تک قدرت ہو لیکن باقاعدہ سجدہ کرنے میں نا قابل برداشت تکلیف ہوتی ہو تو ایسی صورت میں فرض نماز بیٹھ کر اور سر کے اشارہ سے رکوع وسجدہ کر کے ادا کرنا جائز بلکہ بہتر ہے اور اگر کھڑے ہو کر قیام کرے اور رکوع کرے پھر سجدہ ادا کرتے وقت بیٹھ کر سر کے اشارہ سے سجدہ کرے تو بھی درست ہے۔

(کمافی العبارات رقم: ۱، ۲، ۳، ۴)

سوال ۸: ۔ایک شخص شدید مشقت برداشت کر کے سجدہ کر سکتا ہے مگر سہولت کے ساتھ سجدہ کرنے پر قادر نہیں، شرعاً کیا حکم ہے؟

الجواب۔ باقاعدہ سجدہ کر کے نماز پڑھنے میں اگر شدید تکلیف ہوتی ہے تو بیٹھ کر اشارہ سے نماز پڑھنا جائز ہے۔(حوالہ بالا)

۱ ...... فی التنویر و شرحه (۲/ ۹۷)

(و ان تعذرا) ليس تعذرهما شرطا بل تعذر السجود كاف (لا القيام أومأ) ،(قاعدا) وهو افضل من الايماء قائما لقربه من الارض (و يجعل سجوده اخفض من ركوعه) لزوما.

و فی الشامية تحت قوله

(بل تعذر السجود کاف) نقله فی البحر عن البدائع وغیرها وفی الذخیرة : رجل بحلق خراج ان سجد سال وهو قادر علی الرکوع والقیام والقراء ة یصلی قاعدا یومی، ولو یصلی قائما برکوع و قعد و أوما بالسجود أجزاءة، والأول افضل، لأن القیام والرکوع لم یشرعا قربة بنفسهما بل لیکونا وسیلتین الی السجود اه.

۲......و فی الهندیة (ص ۱۳۸، ج ۱)

کل من لا یقدر علی اداء رکن الا بحدث یسقط عنه ذلک الرکن کذا فی فتاویٰ قاضی خان حتی لو کان به جراحة لا یستطیع أن یسجد إلاو تسیل جراحته وهو صحیح فیما سوی ذلک یقدر علی الرکوع والقیام والقراءة یصلی قاعدا ویومی ایماء ولو صلی بالرکوع وقعدو أومأ بالسجود أجزأه، والأول افضل هکذا فی المحیط.

۳......وفی التتارخانیة (ص ۱۲۱ /ج ۲)

و فی الیتمیة : سئل الحلوانی عن رجل أخذته شقیقة فلا یمکنه أن یسجد هل له أن یؤمی؟ فقال: نعم ان کان یتضرر بالسجود اه.

قوله فان عجز عن القیام الخ لم یرد بهذا العجز اصلاًبحیث لا یمکنه القیام بان یصیر مقعدا، بل اذا عجز عنه اصلاً أو قدر علیه الا أن یضعفه ذلک ضعفا شدیدا حتی یزید بذلک علته، أو یجد وجعا بذلک أویخاف

ابطاء البرء فهذا وما لو عجز عنه أصلاً سواءٌ.

۴......و في الهندية (۱۳۶/ ج۱)

واصح الاقاويل في تفسير العجز أن يلحقه بالقيام ضرر و عليه الفتوىٰ، كذا في معراج الدراية، و كذلک اذا خاف زيادة المرض أو ابطاء البرء بالقيام أو دوران الرأس اه.

واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

محمد یعقوب عفاء اللہ عنہ

۳/۷/۱۴۱۹ھ

الجواب صحیح
بندہ عبدالروف سکھروی
۴/۷/۱۴۱۹ھ

الجواب صحیح
بندہ محمود اشرف غفراللہ لہ
۴/۷/۱۴۱۹ھ

بیٹھ کر نماز پڑھنے کی مختلف شکلیں

(فتویٰ نمبر ۶۶/۵۰۷)

سامنے یا دائیں بائیں ٹانگیں نکال کر بیٹھ کر سجدہ کرنے سے کیا مراد ہے؟

سوال ۹:۔ آپ نے فتویٰ نمبر ۲۳/۳۱۳ کے سوال نمبر ۲ کے جواب میں لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص سامنے یا دائیں بائیں ٹانگیں نکال کر بیٹھ کر سجدہ کر سکتا ہے تو اس کے لئے اشارہ سے نماز پڑھنا جائز نہیں الخ، اس میں سامنے یا دائیں بائیں ٹانگیں نکال کر بیٹھ کر سجدہ کرنے سے کیا مراد ہے؟ اس کی ہیئت کیسے ہوگی؟ سامنے ٹانگیں نکال کر سجدہ کی کیا ہیئت ہوگی؟ اس حالت میں تو اشارہ ہی ہوگا حقیقی سجدہ تو نہیں ہوگا؟

الجواب۔فتویٰ کی یہ عبارت اصل میں مسائل کے استفتاء میں درج تھی، ان کے جواب کے لئے اسے فتویٰ میں نقل کیا گیا اور سامنے ٹانگیں نکال کر سجدہ کرنے کی یہ صورت ہوسکتی ہے کہ دونوں ٹانگیں قبلہ کی طرف کر کے ان پر تپائی وغیرہ رکھ کر سجدہ کیا جائے یا دونوں ٹانگوں کے درمیان فرجہ کر کے اس میں کوئی تختہ یا تپائی وغیرہ رکھ کر اس پر سجدہ کیا جائے کیونکہ زمین پر براہ راست سجدہ کرنا متعذر ہونے کی صورت میں سامنے تختہ یا میز وغیرہ رکھ کر اس پر سجدہ کرنے سے بھی سجدہ ادا ہو جاتا ہے، لیکن اس میں ضروری ہے کہ وہ تختہ یا میز، تپائی وغیرہ اونچائی میں دو معمولی اینٹ سے زیادہ نہ ہو۔

دائیں بائیں ٹانگیں نکال کر سجدہ کرنے کی صورت یہ ہوسکتی ہے کہ قبلہ رخ بیٹھ کر دونوں ٹانگیں دائیں طرف نکال کر یا دونوں ٹانگیں بائیں طرف نکال کر زمین پر سجدہ کیا جائے، نیز اس صورت میں اگر براہ راست زمین پر سجدہ کرنا ممکن نہ ہو لیکن کسی اونچی چیز پر سجدہ کرنا ممکن ہو تو معمولی دو اینٹ کی اونچائی تک کوئی چیز مثلاً میز یا تپائی وغیرہ رکھ کر اس پر سجدہ کیا جاسکتا ہے۔

کرسی پر بیٹھ کر سامنے کی میز پر سجدہ کرنے کی قدرت ہوتے ہوئے زمین پر بیٹھ کر سر کے اشارے سے نماز پڑھنے کا حکم

سوال ۱۰:۔آپ نے فتویٰ نمبر ۴۳۴/۵۳ کے سوال ایک اور دو کے جواب میں لکھا ہے کہ جو شخص رکوع کرنے پر قادر ہو لیکن سجدہ کرنے پر بالکل قدرت نہ ہو یا کسی حد تک قدرت ہو لیکن با قاعدہ سجدہ کرنے میں نا قابلِ برداشت تکلیف ہوتی ہو تو اس صورت میں فرض نماز بیٹھ کر اور سر کے اشارے سے رکوع وسجدہ کر کے ادا کرنا جائز بلکہ بہتر ہے۔اس میں یہ اشکال ہوتا ہے اگر ایسا شخص کرسی پر بیٹھ کر سامنے ٹیبل رکھ کر اس پر سجدہ کرسکتا ہو تو کیا یہ بہتر نہیں ہے یا اسی حالت میں زمین پر بیٹھ کر ہی اشارہ سے

رکوع وسجدہ کرنا چاہیئے ؟ کونسی ہیئت بہتر ہے؟

اسی طرح سوال نمبر ۳ کے جواب میں آپ نے لکھا ہے "باقاعدہ سجدہ کر کے نماز پڑھنے میں اگر شدید تکلیف ہوتی ہے تو بیٹھ کر اشارہ سے نماز پڑھنا جائز ہے" اس میں بھی وہی سوال ہوتا ہے کہ اگر ایسا شخص کرسی پر بیٹھ کر سامنے ٹیبل پر سجدہ کرسکتا ہو تو کیا ایسا کرنا بہتر ہے یا پھر زمین پر بیٹھ کر سر کے اشارہ سے سجدہ ادا کرے؟ اس لئے جو لوگ زمین پر سجدہ کرنے سے قاصر ہوتے ہیں وہ اکثر اور بسا اوقات سامنے رکھے ٹیبل پر سجدہ کرسکتے ہیں۔

الجواب۔ سجدہ پر بالکل قدرت نہ ہونے یا ناقابل برداشت تکلیف ہونے کی صورت میں بیٹھ کر سر کے اشارے سے رکوع وسجدہ کرنے کا حکم اس مفروضے پر ہے کہ مریض سامنے میز وغیرہ رکھ کر اس پر سجدہ کرنے پر بھی قادر نہیں ہے، کیونکہ اگر کرسی پر بیٹھ کر اور سامنے میز وغیرہ رکھ کر ناقابلِ برداشت تکلیف کے بغیر اس پر سجدہ کرسکتا ہے تو اس مریض پر اس طرح سجدہ کرنا فرض ہے کیونکہ سامنے میز رکھ کر اس پر سجدہ کرنا بھی باقاعدہ سجدہ کرنا ہی ہے اور باقاعدہ سجدہ کرنے پر قدرت ہوتے ہوئے سر کے اشارے سے سجدہ کرنا معتبر نہیں......لہٰذا جس شخص کو زمین پر سجدہ کرتے ہوئے ناقابلِ برداشت تکلیف ہوتی ہو لیکن کرسی پر بیٹھ کر سامنے میز وغیرہ رکھ کر اس پر سجدہ کرنا ممکن ہو تو اس طرح سجدہ کرنا ضروری ہے بشرطیکہ وہ میز بیٹھنے کی جگہ کے برابر ہو ورنہ ذوا اینٹ سے زیادہ اونچی نہ ہو۔

کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کی ممانعت سے متعلق حضرت مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم کی طرف منسوب بات کی تحقیق

سوال ۱۱:۔ ایک عالم دین نے حضرت شیخ الاسلام مولانا مفتی محمد تقی عثمانی

صاحب مدظلہم کی طرف یہ بات منسوب کی ہے کہ حضرت والا نے مطلقاً کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کو ممنوع لکھا ہے یا فرمایا ہے۔ کیا یہ نسبت صحیح ہے؟ براہِ کرم حضرتِ والا سے تحقیق فرما کر جواب عنایت فرمائیں۔

الجواب۔ اس سلسلے میں بندہ نے حضرت والا مدظلہم سے دریافت کیا، حضرت نے فرمایا کہ انہوں نے کبھی اس طرح کا مسئلہ بیان نہیں کیا۔

اصل مسئلہ وہی ہے جو احقر کا لکھا ہوا حضرت والا کے دستخط کے ساتھ آپکے پاس موجود ہے یعنی فتویٰ ۳۱۴/۲۳

سجدہ کرنے پر قدرت ہوتے ہوئے محض جسم جھکا کر اشارہ سے سجدہ کرنے کا حکم

سوال ۱۲:۔ حقیقت یہ ہے کہ مغربی ممالک میں اکثر معمر حضرات کو اور وہ حضرات جو زمین پر بیٹھنے کے عادی نہیں انہیں یہ مسئلہ پیش آتا ہے کہ وہ قیام ورکوع آسانی سے ہیئت مسنونہ پر کر سکتے ہیں مگر سجود وقعود متعذر رہوتا ہے۔ اسی حالت میں اکثر لوگ کرسی پر بیٹھ کر سر کے اشارے سے رکوع وسجود ادا کرتے ہیں حالانکہ وہ اس پر قادر ہیں کہ سامنے ٹیبل رکھ کر اس پر سجدہ کریں۔ تو ایسی حالت میں ان کے لئے کرسی پر بیٹھ کر جسم جھکا کر رکوع وسجود کرنا کافی ہے یا سامنے ٹیبل رکھ کر اس پر باقاعدہ سجدہ کرنا ضروری ہے۔ ایک عالمِ دین نے یہ کہا ہے کہ ایسی صورت میں آدمی کو زمین پر بیٹھ کر ٹانگیں قبلہ رخ پھیلا کر سر کے اشارہ سے رکوع وسجدہ ادا کرنا چاہئے۔ کیا یہ صحیح ہے؟ مذکورہ بالا صورت میں کونسی ہیئت افضل ہے؟

الجواب۔ اگر ایسے لوگ سجدہ کرنے پر قادر ہیں تو ان کے لئے سجدہ کرنا فرض ہے خواہ سامنے میز یا تختہ وغیرہ رکھ کر ہی ہو۔ محض جسم جھکا کر سر کے اشارے سے سجدہ

کرنا کافی و معتبر نہیں، اس طرح نماز پڑھنے سے ان کی نماز نہیں ہوگی، اس کی وجہ جواب نمبر۲ اور نمبر۳ میں گزر چکی ہے۔ اور ایسے لوگوں کے لئے مذکورہ عالم کی بات درست نہیں۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔

محمد یعقوب عفا اللہ عنہ

۱۷/۸/۱۴۲۲ھ

الجواب صحیح

احقر محمود اشرف غفراللہ لہ،

☆☆☆

کرسی پر نماز پڑھنے والے کے لئے گھٹنا رکھنے اور سجدہ کرنے کی صورت کیا ہے

(فتویٰ نمبر ۲۵/۴۵۹)

کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے والے معذور شخص کے لئے دوسری کرسی پر سجدہ کرنا ضروری ہے یا اشارہ کافی ہے۔

سوال ۱۴:۔ اگر کوئی شخص بڑھاپے کی وجہ سے نماز میں قیام نہ کر سکتا ہو بلکہ بیٹھ کر نماز پڑھتا ہو اگر کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھے تو اس کے لئے کیا سامنے دوسری کرسی پر سجدہ کرنا فرض ہے؟ اگر دوسری کرسی پر سجدہ نہ کرے بلکہ اشارہ سے سجدہ کرے تو اس صورت میں نماز ہوگی یا نہیں؟

الجواب۔ اگر با قاعدہ سجدہ کرنے پر قدرت ہو تو با قاعدہ سجدہ کرنا ضروری

ہے خواہ زمین پر سجدہ کرے یا عذر کی وجہ سے کرسی پر بیٹھ کر اس پر سجدہ کرے.....لہٰذا صورتِ مسئولہ میں شخصِ مذکور اگر قیام پر قادر نہیں ہے لیکن بیٹھ کر باقاعدہ جھک کر رکوع اور سجدہ کر سکتا ہے تو اس پر باقاعدہ رکوع اور سجدہ کرنا فرض ہے چنانچہ اگر کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھتا ہے تو سامنے میز یا دوسری کرسی رکھ کر اس پر سجدہ کرنا ضروری ہے۔

اور اگر باقاعدہ جھک کر رکوع اور سجدہ کرنے پر قدرت نہ ہو یا باقاعدہ رکوع ،سجدہ کرنے کی وجہ سے ناقابل برداشت تکلیف ہوتی ہو تو سر کے اشارے سے رکوع اور سجدہ کرنا کافی ہے، لہٰذا اس صورت میں سامنے میز یا دوسری کرسی رکھنے کی ضرورت نہیں۔

کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے والا سجدہ کے وقت گھٹنا کہاں رکھے

سوال ۱۴:۔ اگر معذور دوسری کرسی پر سجدہ کرے تو اپنے ہاتھ سجدہ کے وقت گھٹنوں پر رکھے گا یا دوسری کرسی پر رکھے گا؟

الجواب۔ باقاعدہ سجدہ کرنے کی صورت میں اپنے ہاتھ دوسری کرسی پر یا میز پر رکھے گا، بشرطیکہ قدرت ہو اور تکلیف نہ ہو ورنہ جہاں رکھنا ممکن ہو وہاں رکھے گا۔

احسن الفتاویٰ میں کرسی پر گھٹنا رکھنے سے متعلق مسئلہ کی وضاحت

سوال ۱۵:۔ حضرت مفتی رشید احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے احسن الفتاویٰ جلد ۴ صفحہ نمبر ۵۱ میں لکھا ہے کہ ''اگر ایک کرسی پر بیٹھ کر دوسری کرسی پر سجدہ کیا تو نماز صحیح ہو جائے گی۔ بشرطیکہ سجدہ کے وقت گھٹنے بھی کرسی پر رکھے، معہذا ایسا کرنا گناہ ہے، زمین پر بیٹھ کر نماز ادا کرنا چاہئے۔ اور اگر بوقتِ سجدہ گھٹنے کرسی پر نہ رکھے تو یہ نماز واجب الاعادہ ہے''۔

اس عبارت سے پتہ چل رہا ہے کہ کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھ رہا ہے تو کرسی پر گھٹنے رکھنا واجب ہے اب سوال یہ ہے کہ کونسی کرسی پر گھٹنے رکھنا واجب ہے جس پر بیٹھا ہوا ہے اس پر یا جس پر سر رکھ رہا ہے اس پر گھٹنے رکھنا واجب ہے، اور اس گھٹنے رکھنے کی ہیئت کیا ہوگی؟ نیز اس عبارت سے پتہ چل رہا ہے کہ گناہ پھر بھی ہوگا سوال یہ ہے کہ اگر کوئی شخص زمین پر بیٹھ کر سجدہ نہیں کرسکتا لیکن کرسی پر بیٹھ کر دوسری کرسی پر سجدہ کرسکتا ہے تو کیا اس صورت میں بھی گناہ ہوگا اور کیا اسکے لیے جائز ہوگا کہ اشارہ سے بیٹھ کر نماز پڑھے۔

الجواب۔ معذور آدمی اگر تکلیف شدید کے بغیر کرسی پر یا زمین پر گھٹنے رکھنے پر قادر ہے تو اسکے لئے گھٹنا رکھنا ضروری ہے خواہ اسی کرسی پر رکھے جس پر وہ بیٹھا ہے یا سامنے والی کرسی پر رکھے جس پر وہ سجدہ کر رہا ہے لیکن اگر گھٹنا رکھنے پر قادر نہیں یا گھٹنا رکھنے کی وجہ سے شدید تکلیف ہوتی ہے تو اس صورت میں گھٹنا رکھنا ضروری نہیں۔

احسن الفتاویٰ کا جواب بظاہر ایسے شخص کیلئے ہے جو ایک پاؤں سے معذور تو ہے لیکن کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کی حالت میں دوسری کرسی پر گھٹنا رکھنے پر قادر ہے، اسلئے صحتِ سجدہ کیلئے گھٹنے بھی کرسی پر رکھنے کو واجب قرار دیا ہے۔

فی الفتاویٰ الهندیة (۱/۷۰)

ولو ترک وضع الیدین والرکبتین جازت صلاته بالاجماع کذا فی السراج الوهاج اه.

و فی الدر المختار (۱/۴۷۶) مطلب فی سنن الصلاة (والتسبیح فیه ثلاثا ووضع یدیه ورکبتیه) فی السجود (قوله و رکبتیه) هو ما صرح به کثیر من المشائخ واختار الفقیه ابو اللیث الافتراض ومشی علیه الشرنبلالی،

والفتاویٰ علی عدمه کما فی التجنیس والخلاصه،واختار فی الفتح الوجوب لانه مقتضی الحدیث مع المواظبة ،قال فی البحر،وهو ان شاء الله اعدل الاقوال لموافقته الاصول اه.قال فی الحلیه: وهو حسن ماش علی القواعد المذهبیة ثم ذکر مایؤیده اه والله سبحانه و تعالیٰ اعلم.

محمد یعقوب عفا اللہ عنہ............۱۴۲۳/۴/۶ھ

الجواب صحیح
بندہ محمد تقی عثمانی عفی عنہ
۱۴۲۳/۴/۶ھ
۱۴۲۳/۴/۷ھ

الجواب صحیح
احقر محمود اشرف غفر اللہ لہٗ

قدرت نہ ہونے کا حکم لگنے کے لئے صرف اپنا گمان کافی ہے یا مستند ڈاکٹر کی تصدیق ضروری ہے

(فتویٰ نمبر ۸۶۱/۱۴)

سوال ۱۶:۔ اگر بیماری کی صورت میں کوئی بیٹھ کر کرسی پر نماز پڑھتا ہے تو کیا صرف اپنا ظن کافی ہے یا کسی متقی مستند ڈاکٹر کی اجازت ضروری ہے۔ یعنی ڈاکٹر کہے کہ آپ اگر کھڑے ہو کر نماز پڑھنگے تو بیماری بڑھے گی۔

الجواب۔ اگر بیمار شخص کو اس بات کا یقین ہو کہ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے سے بیماری بڑھے گی تو اس کے لئے بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہے، ڈاکٹر کی اجازت ضروری نہیں ہے البتہ اگر تجربہ کار ڈاکٹر سے پوچھ لیا جائے تو یہ زیادہ احتیاط کی بات ہے۔

فی الدر المختار (۱/۲۳۳)

(او لمرض) یشتدا و یمتد نعلبة ظن او قول حاذق مسلم

ولو تبعرک

و فی الھندیة ص ۲۸/۱

و یعرف ذلک الخوف اما بعلبة الظن عن امارة او اخبار طبیب حاذق مسلم. و الله اعلم. بالصواب.

بندہ عمر ذوالفقار عفی عنہ
۲۹/۲/۱۴۲۷ھ

الجواب صحیح

احقر محمود اشرف غفر اللہ لہٗ
۲۹/۲/۱۴۲۷ھ

☆☆☆

فرائض، واجبات اور سنتیں بیٹھ کر پڑھنے کا حکم

(فتویٰ نمبر ۸۹۶/۵۹)

سوال ۱۷:۔ جو شخص قیام، رکوع اور سجدہ کرنے پر قدرت رکھتا ہو، تو کیا اس کے لئے کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟ اور آیا اس کی نماز ادا ہوگی یا نہیں؟

الجواب۔ جو شخص نماز میں قیام اور رکوع و سجدہ کرنے کی قدرت رکھتا ہو تو اس کے لئے فرض اور واجب نمازیں اور فجر کی سنتیں کرسی پر بیٹھ کر پڑھنا جائز نہیں ہے اور یہ نمازیں کرسی پر بیٹھ کر ادا کرنے سے ادا نہیں ہونگی لہٰذا اس شخص پر فرض ہے کہ مذکورہ

نمازیں کھڑے ہو کر پڑھے اور باقاعدہ رکوع اور سجدہ بھی کرے، نیز دیگر سننِ موکدہ بھی کھڑے ہو کر پڑھنا چاہیے۔(ماخذ فتاوی دارالعلوم دیوبند:۲/۱۶۰)

الجواب صحیح	الجواب صحیح
بندہ عبدالرؤف سکھروی ۱۴۲۷/۶/۲۳ھ	بندہ محمود اشرف غفراللہ ۱۴۲۷/۶/۲۲ھ
محمد عبدالمنان عفی عنہ ۱۴۲۷/۶/۱۹ھ	بندہ محمد عبداللہ عفی عنہ ۱۴۲۷/۶/۱۸ھ

☆☆☆

قیام پر قادر نہ ہو لیکن رکوع وسجدہ پر قادر ہو تو کیا حکم ہے

(فتوی نمبر ۸۹۶/۵۹)

سوال ۱۸:۔ جو شخص کسی عذر کی وجہ سے قیام پر قدرت نہ رکھتا ہو البتہ رکوع اور سجدہ کر سکتا ہو تو کیا اس کے لئے کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں اور کیا ایسے شخص کے لئے اشارے سے رکوع سجدہ کرنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب۔ جو شخص جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی صورت میں قیام پر قدرت نہ رکھتا ہو مگر اکیلے نماز پڑھنے کی صورت میں قیام پر قدرت رکھتا ہو تو اس کے لئے کرسی پر بیٹھ کر جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا جائز نہیں بلکہ اس پر لازم ہے کہ کھڑے ہو کر اکیلے ہی نماز پڑھے البتہ اگر کوئی شخص کسی عذر مثلاً بڑھاپے یا بیماری کی وجہ سے نہ اکیلے نماز پڑھنے کی صورت میں قیام پر قدرت رکھتا ہو اور نہ ہی جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی صورت میں قیام پر قدرت رکھتا ہو البتہ رکوع وسجدہ کر سکتا ہے ہو تو اس کے لئے کرسی پر بیٹھ کر نماز ادا کرنا جائز ہے لیکن اس کے لئے باقاعدہ رکوع اور

سجدہ کرنا ضروری ہے محض اشارہ سے رکوع اور سجدہ کرنا جائز نہیں ایسا کرنے سے اس کی نماز نہیں ہوگی لہٰذا کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کی صورت میں سامنے ٹیبل وغیرہ رکھ کر اس پر سجدہ کرنا فرض ہے البتہ اس میں اس بات کا لحاظ رکھنا ضروری ہے کہ وہ ٹیبل اونچائی میں کرسی کے برابر ہو اگر کرسی کے برابر ہو اگر کرسی سے اونچا ہو تو ایک یا دو اینٹ (تقریباً ۹ انچ) سے زیادہ اونچا نہ ہو کیونکہ اس سے زیادہ اونچے ٹیبل پر سجدہ کرنا درست نہیں ہے۔(ماخذہ بتویب: ۳۱۳/۲۳) واللہ سبحانہ اعلم۔

ابراہیم عیسیٰ
۱۴۲۷/۶/۱۸ھ

الجواب صحیح
بندہ عبدالرؤف سکھروی
۱۴۲۷/۶/۲۳ھ

محمد عبدالمنان عفی عنہ
۱۴۲۷/۶/۱۹ھ

الجواب صحیح
بندہ محمود اشرف غفراللہ
۱۴۲۷/۶/۲۲ھ

بندہ محمد عبداللہ عفی عنہ
۱۴۲۷/۶/۱۸ھ

☆☆☆

عوارض کی مختلف صورتیں

(فتویٰ نمبر ۹۱۶/۳۲)

رکوع سجدہ پر قدرت نہ ہونے سے کیا مراد ہے؟

سوال ۱۹:۔ اکثر یہ کہا جاتا ہے کہ قیام رکوع، سجدہ اگر قدرت ہو الخ تو قدرت کی تعریف اور اس کی حدود کیا ہوں گی؟ کیونکہ آج کل کئی لوگ صرف یہ سمجھ کر مجھے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے میں یا رکوع، سجدہ کرنے میں تکلیف ہو سکتی ہے دوسروں کی دیکھا دیکھی بیٹھ کر نماز پڑھنا شروع کر دیتے ہیں اس بناء پر اس کی تعریف اور حدود

وقیود مطلوب ہے۔

الجواب۔قدرت سے مراد یہ ہے کہ وہ شخص کسی ایسے مرض میں مبتلا نہ ہو جس کی وجہ سے وہ ان ارکان کو ادا کرنے سے قاصر ہو یا ان ارکان کی ادائیگی کی وجہ سے بیماری کے بڑھ جانے یا دیر سے ٹھیک ہونے کا خدشہ نہ ہو یا ان ارکان کو ادا کرنے سے شدید درد و تکلیف وغیرہ نہ ہو یا سر نہ چکراتا ہو، مذکورہ اعذار کی صورت میں بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہے بصورتِ دیگر ان ارکان کو ترک کرنا جائز نہیں لہٰذا محض اس اندیشہ کی بنیاد پر کہ اسے کوئی بیماری لاحق ہو سکتی ہے ان ارکان کا ترک کرنا ہرگز جائز نہیں۔

فی الدر ۲/۹۷،۹۵

(من تعذر علیه القیام) ای کله (لمرض) حقیقی وحدّہ ان یلحقه بالقیام ضرر، به یفتی (قبلها او فیها) ای الفریضة (او) حکمي بان (خاف زیادته او بطی برئه بقیامه او دوران راسه او وجد لقیامه الماشدیدا) او کان لو صلی قائما سلس به او تعذر علیه الصوم (صلی قاعداً) ولو مستندا الی وسادة او انسان فانه یلزمه ذلک علی المختار (کیف شاء) علی المذهب لان المرض اسقط عنه الارکان فالهیئات اولیٰ .

وفی الهندیه ۱/۱۳۶

اذا عجز المریض عن القیام صلی قاعدا یرکع ویسجد واصح الاقاویل فی تفسیر العجزان یلحقه بالقیام ضرر وعلیه الفتاویٰ و کذلک اذا خاف زیادة المرض او ابطا البرء بالقیام او دوران الرأس الخ

جو شخص زمین پر بیٹھ کر نماز پڑھ سکتا ہو اس کے لئے کرسی پر بیٹھ کر پڑھنے کا حکم

سوال ۲۰:۔ جو شخص کھڑے ہو کر نماز پر قادر نہ ہونے کی وجہ سے بیٹھ کر نماز پڑھتا ہے اگر وہ زمین پر بیٹھ کر نماز پڑھ سکتا ہے تو کیا اسے اس صورت میں بھی کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کی شرعاً اجازت ہے؟

الجواب۔ جو شخص جواب نمبرا میں مذکور قدرت کی تفصیل کے مطابق کھڑے ہو کر نماز پڑھنے پر قادر نہ ہو تو اس کے لئے بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہے اور اس کے لئے بیٹھنے کی کوئی خاص ہیت لازمی طور پر متعین نہیں جس طرح سہولت ہو بیٹھ کر پڑھ سکتا ہے اگر بآسانی التحیات پڑھنے کی ھئیت پر بیٹھ کر سکتا ہو تو اولیٰ ہے، بہرحال اس صورت میں چاہے زمین پر بیٹھ کر نماز پڑھے یا کرسی پر دونوں طرح جائز ہے۔

فی التتارخانیه ۲/۱۳۱

و من یصلی التطوع قاعداً بعذر ففی التشهد یقعد کما فی سائر الصلوات اجماعا امافی القراء ة فعن ابی حنیفة ان شاء فکذلک قعد وان شاء تربع وان شاء احتبی...... قال بعض المشیخ ان تعذر علیه فیجلس کما تیسّر له الخ.

و فی الشامیة ۲/۹۷

(قوله کیف شاء) ای کیف تیسرله بغیر ضرر من تربع او غیره امداد (قوله علی المذهب) جزمه به فی الغرر ونور الایضاح وصححه فی البدائع و شرح المجمع و اختاره فی البحر والنهر (قوله فالهیئات اولیٰ) جمع هیئة وهی هنا

کیفیة القعود قال ط وفیه ان الارکان انما اسقطت لتعسرها ولا کذلک الهیئات اه تامل (قوله قیل وبه یفتی) قاله فی التجنیس والخلاصه والوالجیه لانه ایسر علی المریض قال فی البحر ولا یخفی ما فیه الایسر عدم التقیید بکیفیة من الکیفیات فالمذهب الاول وذکر قبله انه فی حالة التشهد یجلس کما یجلس للتشهد بالاجماع اه اقول ینبغی ان یقال ان کان جلوسه کما یجلس للتشهد ایسر علیه من غیره او مساویالغیره کان اولیٰ والا إختار الأیسر فی جمیع الحالات ولعل ذلک محل القولین والله اعلم.

قیام پر قادر شخص کے لئے کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کا حکم

سوال ۲۱:۔ جو شخص قیام، رکوع، سجدہ پر قادر ہونے کے باوجود کرسی، تخت، زمین پر بیٹھ کر نماز پڑھتا ہے تو کیا اس کا یہ عمل جائز ہے اور اس کی نماز ہو جائے گی؟

الجواب۔ جو شخص قیام، رکوع اور سجدہ پر قدرت رکھتا ہے اس کے باوجود وہ کرسی وغیرہ پر بیٹھ کر فرض نماز پڑھتا ہے تو اس کی نماز نہیں ہوگی ایسے شخص پر کھڑے ہو کر باقاعدہ رکوع وسجدہ کے ساتھ ادا کرنا فرض ہے۔

فی التتارخانیه ۲/۱۲۰

الاصل فی هذا الباب ان المریض اذا قدر علی الصلوٰة قائما برکوع وسجود فانه یصلی المکتوبة قائما برکوع وسجود فلا یجزیه غیر ذلک.

قیام پر قدرت نہ ہو لیکن رکوع وسجدہ پر قادر ہو تو کیا حکم ہے؟

سوال ۲۲:۔ جو شخص قیام پر قدرت نہ رکھتا ہو البتہ رکوع، سجدہ کر سکتا ہے ہو تو

کیا اس کے لئے کرسی، تخت، زمین پر بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہے اور اس کی نماز ہو جائے گی؟ تو اسے کس طریقہ سے نماز پڑھنی چاہئے؟

الجواب۔ جو شخص صرف قیام پر قادر نہ ہو البتہ رکوع وسجدہ کر سکتا ہو تو ایسے شخص کے لئے کرسی، تخت یا زمین وغیرہ پر بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہے، البتہ اس کے اوپر باقاعدہ رکوع وسجدہ کرنا لازم ہے محض اشارہ سے رکوع وسجدہ کرنا جائز نہیں اور کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کی صورت میں سامنے ٹیبل وغیرہ رکھ کر اس پر سجدہ کرنا ضروری ہے اس میں یہ بھی خیال رہے کہ وہ ٹیبل اونچائی میں کرسی کے برابر ہو اگر کرسی سے اونچا ہو تو ایک یا دو اینٹ (تقریباً ۹ انچ) اس سے زیادہ اونچا نہ ہو کیونکہ اس سے زیادہ اونچے ٹیبل پر سجدہ درست نہیں (ماخذہ التبویب ۵۹/۸۹۶)

فی الدر ۹۸/۲

ویجعل سجوده اخفض من ركوعه ولا يرفع الى وجهه شيئا ليسجد عليه فان فعل وهو يخفض براسه لسجوده اكثر من ركوعه صح، على انه ايماء لا سجود الا أن يجد قوة الارض.

وفي الشامية تحته

اقول الحق التفصيل وهو ان كان ركوعه بمجرد ايماء الرأس من غير انحناء و ميل الظهر فهذا ايماء لاركوع فلا يعتبرا لسجود بعد الايماء مطلقا وان كان مع الانحناء كان ركوعه معتبرا حتى انه يصح من المتطوع القادر على القيام فحينئذ ينظر ان كان الموضوع ممايصح السجود عليه كحجر مثلا ولم يزد ارتفاعه على قدر لبنة او لبنتين فهو سجود حقيقي فيكون راكعا وساجدا الاموميًا حتى انه يصح

اقتداء القائم به و اذا قدر فی صلاته علی القیام بیتها قائما
وان لم یکن الموضوع کذلک یکون مومنا فلا یصح
اقتداء القائم به و اذا قدر فیها علی القیام استانفها بل یظهر
لی انه لو کان قادرا علی وضع شئی علی الارض مما یصح
السجود علیه انه یلزمه ذلک لانه قادر علی الرکوع
والسجود حقیقة ولا یصح الایماء بهما مع القدرة علیهما بل
شرط تعذرهما کماهو موضوع المسئلة.

جو قیام اور رکوع وسجدہ پر قادر نہ ہو وہ کس طرح نماز پڑھے

سوال۲۳:۔ جو شخص قیام، رکوع، سجدہ پر بھی قادر نہ ہو تو کیا اس کے لئے کرسی، تخت، زمین پر بیٹھ کر نماز پڑھنا اور اشارے سے رکوع، سجدہ کرنا شرعاً جائز ہے یا نہیں تو اسے کس طریقہ سے نماز پڑھنی چاہیے؟

الجواب۔ جو شخص نہ قیام پر قادر ہو اور نہ رکوع وسجدہ پر تو اس کو اختیار ہے کہ وہ بیٹھ کر نماز ادا کرے چاہے زمین پر بیٹھ کر پڑھے یا کرسی وغیرہ پر اور سر کے اشارہ سے رکوع وسجدہ کرے سجدہ میں سر کو رکوع سے زیادہ جھکائے اس صورت میں اس کے لئے سامنے ٹیبل وغیرہ رکھنا بھی ضروری نہیں۔ (ماخذہ التبویب ۸۹۶/۵۹)

فی البحر الرائق ۱۱۳/۲

قوله ولا یرفع الی وجهه شیئا یسجد علیه فان فعل و یخفض
راسه صح و الا لا ای وان لم یخفض راسه لم یجز لان
الفرض فی حقه الایماء ولم یوجد فان لم یخفض فهو حرام
البطلان الصلاة المنهی عنه بقوله تعالیٰ ولا تبطلوا اعمالکم الخ

و فی التتارخانیة ۱۲۰/۲

وان عجز عن القیام و قدر علی القعود فانه یصلی المکتوبة قاعدا برکوع وسجود ولا یجزیه غیر ذلک فان عجز عن الرکوع والسجود و قدر علی القعود فانه یصلی قاعداً علیه الخ

قیام پر قدرت ہو لیکن رکوع وسجدہ پر قادر نہ ہو تو کیا حکم ہے

سوال ۲۴:۔ جو شخص قیام پر قدرت رکھتا ہو لیکن رکوع، سجدہ پر قدرت نہ رکھتا ہو تو اسے کس طریقہ سے نماز پڑھنی چاہیئے؟

الجواب۔ جو شخص قیام پر قدرت رکھتا ہو لیکن رکوع وسجدہ پر قادر نہ ہو تو ایسا شخص بھی بیٹھ کر نماز ادا کرے اور سر کے اشارہ سے رکوع کرے اس صورت میں بھی سامنے ٹیبل وغیرہ رکھ کر اس پر سجدہ کرنا ضروری نہیں۔

فی الدر ۹۷/۲

و ان تعذرا لیس تعذرھما شرطاً بل تعذر السجود کافٍ لا القیام او مأ بالھمز (قاعداً) وھو افضل من الایماء قائما لقربه من الارض.

وفی الشامیة تحته

قوله بل تعذر السجود کان نقله فی البحر عن البدائع وغیرھا وفی الذخیرة رجل بحلقه خراج ان سجد سال وھو قادر علی الرکوع والقیام والقراءة یصلی قاعدا یومی ولو صلی قائما برکوع ؤ قعد واوما بالسجود اجزاء والاول افضل.

باقاعدہ قیام کرنے کے بعد کرسی پر بیٹھ کر رکوع وسجدہ کرنے کا حکم

سوال ۲۵:۔ جو شخص باقاعدہ قیام کرتا ہے البتہ کرسی پر بیٹھ کر جھک کر رکوع کرتا ہے اور سامنے ٹیبل رکھ کر سجدہ کرتا ہے اس وجہ سے کہ وہ زمین پر نہیں بیٹھ سکتا تو کیا اس کا یہ طریقہ درست ہے؟

الجواب۔ اگر یہ شخص زمین پر بیٹھ کر زمین پر سجدہ کرنے کی قدرت نہیں رکھتا تو نماز ادا کرنے کا مذکورہ طریقہ درست ہے۔ (حوالہ مذکورہ نمبر۲، نمبر۳)

قیام اور رکوع پر قادر ہو لیکن سجدہ پر قادر نہ ہو تو کیا حکم ہے؟

سوال ۲۶:۔ جو شخص قیام پر قدرت رکھتا ہے اور رکوع پر بھی قدرت رکھتا ہے لیکن سجدہ پر قدرت نہیں رکھتا تو اسے کس طریقہ سے نماز پڑھنی چاہیے؟

الجواب۔ ایسا شخص بھی بیٹھ کر نماز ادا کرے اور رکوع وسجدہ اشارہ سے ادا کرے (حوالہ مذکورہ نمبر۶)

قیام اور سجدہ پر قادر ہو لیکن رکوع پر قادر نہ ہو تو کیا حکم ہے؟

سوال ۲۷:۔ جو شخص قیام اور سجدہ پر قدرت رکھتا ہے لیکن رکوع پر قدرت نہیں رکھتا تو اسے کس طریقہ سے نماز پڑھنی چاہئے؟

الجواب۔ ایسا شخص کھڑے ہو کر نماز پڑھے اور سر کے اشارہ سے رکوع کرے پھر باقاعدہ سجدہ کرے۔ اشارہ سے رکوع کی اجازت اس صورت میں ہے جب کہ وہ ذرا سا بھی جھکنے پر قادر نہ ہو، اگر اس قدر جھک سکے کہ ہاتھوں کی انگلیاں گھٹنوں تک پہنچ جائیں تو اس صورت میں محض سر کے اشارہ سے رکوع ادا نہ ہوگا، باقاعدہ رکوع کرنا ہوگا جتنا بھی ہو سکے۔

فی الشامیة ۹۷/۲

ولم ارما اذا تعذر الرکوع دون السجود غیر واقع ای لانه متی عجز عن الرکوع عجز عن السجود نهو قال ح اقول علی فرض تصوره ینبغی ان لا یسقط لان الرکوع عند تعذر الوسیلة الیه کما لم یسقط الرکوع والسجود عند تعذر القیام.

جو شخص جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی صورت میں قیام یا رکوع یا سجدہ پر قادر نہ ہو اس کے لئے کیا حکم ہے؟

سوال ۲۸:۔ جو شخص اکیلے نماز پڑھنے کی صورت میں تو قیام، رکوع، سجدہ پر قادر ہو لیکن جماعت کی صورت میں نہ ہو تو کیا اس کے لئے کرسی، زمین پر بیٹھ کر جماعت سے نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

سوال ۲۹:۔ جو شخص اکیلے نماز پڑھنے کی صورت میں قیام پر قادر ہے لیکن رکوع، سجدہ پر قادر نہیں تو اس صورت میں جماعت کا کیا حکم ہے؟

سوال ۳۰۔ جو شخص اکیلے نماز پڑھنے کی صورت میں قیام، رکوع پر قادر ہو اور سجدے پر قادر نہ ہو تو اس کے لئے جماعت کا کیا حکم ہے؟

سوال ۳۱۔ جو شخص اکیلے نماز پڑھنے کی صورت میں قیام، سجدہ پر قادر ہو لیکن رکوع پر قادر نہ ہو تو اس کے لئے جماعت کا کیا حکم ہے؟

سوال ۳۲۔ جو شخص اکیلے نماز پڑھنے کی صورت میں رکوع، سجدہ پر قادر ہے لیکن قیام پر قادر نہیں تو اس کے لئے جماعت کا کیا حکم ہے؟

الجواب ۲۸ تا ۳۲۔ قیام، رکوع اور سجدہ نماز کے فرائض میں سے ہیں اور

جماعت سے نماز ادا کرنا سنت مؤکدہ یا واجب ہے اور فرض کی ادائیگی واجب کی ادائیگی پر مقدم ہے لہٰذا اگر کوئی شخص گھر میں اکیلے نماز پڑھنے کی صورت میں ان فرائض پر قادر ہو لیکن جماعت میں شامل ہونے کی صورت میں ان فرائض پر قادر نہ ہو تو وہ جماعت میں شامل ہونے کے لئے مسجد نہ جائے بلکہ گھر پر رہ کر قیام، رکوع اور سجدہ کے ساتھ نماز ادا کرے جماعت میں شامل ہو کر ان فرائض کا ترک کرنا جائز نہیں۔

(ماخذہ التبویب ۲۳/۳۱۳)

فی خلاصۃ الفتاویٰ ۱/۱۹۷

فلو ان المریض اذا صلی فی بیته یستطیع القیام و اذا خرج الی الجماعة لا یستطیع القیام یصلی فی بیته قائما قال شمس لائمه الاوز جندی یخرج الی الجماعة لکن کبر قائما ثم یقعد ثم یقوم عند الرکوع والاول اصح به وبه یفتی.

خواتین کے لئے گھروں میں تخت پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کا حکم

سوال ۳۴: گھر میں عموماً عورتیں تخت پر بیٹھ کر نماز پڑھتی ہیں تو ان کے لئے رکوع سجدہ کا کیا حکم ہے؟ کہ کس طریقہ سے کرنا چاہئے؟

الجواب۔ بغیر عذر کے تخت پر بیٹھ کر فرض نماز پڑھنا جائز نہیں البتہ اگر قیام پر قدرت نہ ہو تو تخت پر بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہے پھر اگر رکوع وسجدہ کی قدرت نہ ہو تو بیٹھے بیٹھے سر کے اشارہ سے رکوع وسجدہ کریں اور سجدہ میں سر کو رکوع سے زیادہ جھکائیں اور اگر رکوع وسجدہ کی قدرت ہو تو پھر اشارہ کافی نہ ہوگا بلکہ تخت پر باقاعدہ رکوع وسجدہ کرنا ضروری ہوگا، البتہ نفل نماز بلا عذر بیٹھ کر پڑھنا بھی جائز ہے۔

(حوالہ مذکورہ نمبر ۳، ۴، ۵)
واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم بالصواب
محمد یعقوب عفا اللہ عنہ
۱۴۲۷/۹/۲۵ھ

الجواب صحیح
بندہ محمود اشرف غفرلہ
۱۴۲۷/۹/۲۵ھ

الجواب صحیح
بندہ عبدالرؤف سکھروی
۱۴۲۷/۹/۲۵ھ

الجواب صحیح
بندہ محمد عبداللہ عفی عنہ
۱۴۲۷/۹/۲۵ھ

محمد عبدالمنان عفی عنہ
۱۴۲۷/۹/۲۵ھ

کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے والوں کیلئے متعدد احکام

(فتویٰ نمبر ۱۰۶۲/۴۵)

چلتے پھرتے شخص کے لئے کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کا حکم

سوال ۳۴۔ ایک شخص کرسی پر یا زمین میں بیٹھ کر نماز پڑھتا ہے جبکہ چلنا پھرنا اور کار چلانا اور دیگر کام معمول کے مطابق ہوتے ہیں اسکی نماز ہوگی یا نہیں؟

الجواب۔ فرض، واجب اور اصح قول کے مطابق فجر کی سنت مؤکدہ نمازوں میں قیام فرض ہے یعنی جو حضرات کھڑے ہونے کی قدرت وطاقت رکھتے ہوں اور کسی عذر کی وجہ سے ان سے قیام ساقط نہ ہوا ہوان پر یہ نمازیں کھڑے ہو کر پڑھنا فرض ہے لیکن جو حضرات بیماری، بڑھاپا یا کسی اور عذر کی وجہ سے کھڑے ہونے کی طاقت نہ رکھتے ہوں ان سے قیام کی فرضیت ساقط ہو جاتی ہے اور ان کے واسطے بیٹھ کر نماز

پڑھنا جائز ہے خواہ کرسی پر بیٹھیں یا زمین پر کیونکہ مفتیٰ بہ قول کے مطابق ان کے لئے بیٹھنے کی کوئی خاص ہیئت لازمی طور پر متعین نہیں بلکہ جس طرح انہیں آسانی وسہولت ہو اسی طرح بیٹھ کر نماز پڑھیں ہاں اگر بآسانی تشہد کی ہیئت پر بیٹھ سکتے ہوں تو وہ اولیٰ ہے۔ نیز جو حضرات کسی معتبر عذر کی بنیاد پر رکوع اور سجدہ دونوں سے عاجز ہوں یا صرف سجدے سے عاجز ہوں ان کے واسطے بھی نماز میں قیام کی فرضیت ساقط ہو جاتی ہے اور یہ حضرات بھی کھڑے اور بیٹھ کر دونوں طرح نماز پڑھ سکتے ہیں بلکہ ان حضرات کے واسطے افضل اور مستحب یہ ہے کہ بیٹھ کر نماز پڑھیں، اگر چہ یہ حضرات کھڑے ہونے، دیر تک کھڑے رہنے، چلنے پھرنے، کار چلانے یا معاش کے دیگر کام کاج پر قدرت رکھتے ہوں۔ لیکن خیال رہے کہ کسی شخص کو رکوع وسجدہ سے عاجز اس وقت سمجھا جائے گا جب وہ کرسی وغیرہ پر بیٹھ کر بھی باقاعدہ رکوع وسجدہ نہ کرسکتا ہو، اگر کرسی وغیرہ پر بیٹھ کر باقاعدہ رکوع وسجدہ کرسکتا ہے ہو تو وہ شرعاً رکوع وسجدہ سے عاجز نہیں اور اس پر لازم ہے کہ کھڑے ہو کر نماز پڑھے اور بیٹھ کر باقاعدہ رکوع سجدہ کرے لہٰذا جن حضرات سے مذکورہ بالا تفصیل کے مطابق شرعاً قیام ساقط نہ ہوا ہو ان کے واسطے مذکورہ نمازیں بیٹھ کر پڑھنا ہرگز جائز نہیں بلکہ ان پر لازم ہے کہ فرض، واجب اور کم از کم سنتِ فجر نمازیں کھڑے ہو کر پڑھیں، اگر کسی نے یہ نمازیں لاعلمی کی وجہ سے بیٹھ کر پڑھ لی ہے خواہ کرسی پر بیٹھ کر پڑھی ہو یا زمین پر بیٹھ کر بہرصورت اس پر ان نمازوں کا وقت کے اندر اعادہ لازم ہے اور وقت نکل جانے کے بعد بیٹھ کر پڑھی ہوئی تمام فرض وواجب نمازوں کی قضا لازم ہوگی۔

فی تحفة الفقهاء......(ج ۱/ص ۱۸۹)

"فاذا عجز عن القیام، یصلی قاعدا برکوع وسجود، فان عجز عن الرکوع والسجود، یصلی قاعدا بالایماء، ویجعل

السجود أخفض من الركوع، ليقع الفصل بينهما، فان عجز عن القعود ايضاً يستلقي ويومئي ايماء. (الى قوله) فان كان قادرا على القيام دون الركوع والسجود، فانه يومئي قاعدا لا قائما، فهو المستحب، ولو أو مأ قائما، جاز وهذا عندنا. وقال الشافعي: يصلي قائما لا قاعدا، لان القيام ركن، فلا يسقط من غير عذر. ولكنا نقول ان الغالب أن من عجز عن الركوع، عجز عن القيام والغالب ملحق بالمتيقن."

و في حاشية ردالمحتار ......(ج ۲/ ص ۹۷)

" وفي الذخيرة: رجل بحلقه خراج ان سجد سال وهو قادر على الركوع والقيام والقراءة يصلي قاعدا يومئي، ولو صلى قائما بركوع وقعد و أوما بالسجود أجزأه، والاول أفضل، لان القيام والركوع لم يشرعا قربة بنفسهما، بل ليكونا وسيلتين الى السجود اه، قال في البحر: لم أر اذا تعذر الركوع دون السجود غير واقع اه: أى لانه متى عجز عن الركوع عجز عن السجود نهر، قال ح: أقول على فرض تصوره ينبغي أ لا يسقط لان الركوع وسيله اليه، ولا يسقط المقصود عند تعذر الوسيلة، كما لم يسقط الركوع والسجود عند تعذر القيام. قوله: (لا القيام) معطوف على الضمير المرفوع المتصل في قوله: تعذرا وهو ضعيف لكونه في عبارة المتن بلا فاصل ولا توكيد. قوله: (أومأ) حقيقة الايماء طأطأة الرأس، وروى مجرد تحريكها، و

تـمـامـه فـى الامـداد عن البحر و المقدسى. قوله أومأ قاعدا لأن ركتبة الـقيام للتوصل الى السجود فلا يجب دونه وهذا أولـى مـن قـول بعضهم صلى قاعدا اذ يفترض عليه أن يقوم لـلـقـراء ة فاذا جاء أوان الركوع والسجود أومأ قاعدا كذا فى النهر.

أقـول: التعبيـر ب صلى قاعدا هو ما فى الهداية والقدورى وغيرهما و أما ما ذكره من افتراضى القيام فلم أره لغير فيما عندى من كتب المذهب بل كلهم متفقون على التعليل بأن الـقيـام سـقـط لأنه وسيلة الى السجود بل صرح فى الحلية بـأن هذه المسألة من المسائل التى سقط فيها وجوب القيام مع انتفاء العجز الحقيقى والحكمى اه ويلزم على ما قاله أنه لـو عـجـز عـن الـسـجـود فـقـط أن يـركع قائما وهو خلاف الـمـنـصـوص كـمـا عـلـمتـه آنـفا نعم ذكر القهستانى عن الـزاهـدى أنـه يـومـئ للركوع قائما وللسجود جالسا ولو عـكـس لـم يـجـز عـلى الأصح اه و جزم به الولواجيى لكن ذكـر ذلك فى النهر و قال إلا أن المذهب الإطلاق اه أى يـومـئ قـاعـدا أو قائما فيهما فالظاهر أن ما ذكره هنا سهو فتـنبه له، قوله وهو أفضل الخ قال فى شرح المنية لو قيل إن الإيـمـاء أفضل للخروج من الخلاف لكان موجها ولكن لم أرمـن ذكره اه قوله لقربه من الأرض أى الأرض أى فيكون بالسجود منح "

و فيها :

" قوله : (و سنة فجر فی الاصح) أما علی القول بوجوبها فظاهر، و أما علی القول بسنيتها فمراعاة للقول بالوجوب. و نقل فی مراقی الفلاح أن الاصح جوازها من قعود ط. أقول: لكن فی الحلية عند الكلام علی التراويح: لو صلی التراويح قاعدا بلا عذر: قيل لا يجوز قياسا علی سنن الفجر فإن كلا منهما سنة مؤكدة، و سنة الفجر لا تجوز قاعدا من غير عذر باجماعهم كما هو رواية الحسن عن أبی حنيفة كما صرح به في الخلاصة ، فكذا التراويح، وقيل يجوز والقياس علی سنة الفجر غير تام، فإن التراويح دونها في التاكيد فلا تجوز التسوية بينهما في ذلک ، قال قاضی خان : وهو الصحيح اه. "

وایضاً فیها :

قوله: (فالهيئات أولی) جمع هيئة، وهی هنا كيفية القعود، قال ط: وفيه أن الاركان إنما سقطت لتعسرها، ولا كذلک الهيئات اه تأمل . قوله : (قيل و به يفتی) قاله فی التجنيس والخلاصة والولو الجية لانه أيسر علی المريض .قال فی البحر: ولا يخفی ما فيه، بل الايسر عدم التقييد بكيفية من الكيفتيات فالمذهب الاول اه وذكر قبله أنه في حالة التشهد يجلس كما يجلس للتشهد بالاجماع اه. أقول ينبغی أن يقال: إن كان جلوسه كما يجلس للتشهد أيسر عليه من غيره أو مساويا لغيره كان أو لی، وإلا اختار الايسر في جميع الحالات، ولعل ذلک محمل القولين ، والله أعلم.

و في المبسوط. (ج ۲ /ص ۱۰۹)

" وأما إذا كان قادرا على القيام و عاجزا عن الركوع والسجود، فإنه يصلي قاعدا بإيماء وسقط القيام، لأن هذا القيام ليس بركن لأن القيام إنما شرع لافتتاع الركوع والسجود به، فكل قيام لا يعقبه سجود لا يكون ركنا، ولأن الإيماء إنما شرع للتشبه بمن يركع ويسجد والتشبه بالقعود أكثر ، ولهذا قلنا بأن المومي يجعل السجود أخفض من ركوعه ، لأن ذلک أشبه بالسجود الخ".

وفي درر الحكام شرح غرر الأحكام . (ج ۱ /ص ۷۸) (باب صلاة المريض)

" (إذا تعذر القيام لمرض)(قبلها) أى الصلاة (أو فيها أو خاف زيادته) أي المرض (أو) خاف بط ء البرء به أي بسبب القيام (أو) خاف (دوران الرأس أو يجد للقيام ألما شديدا قعد) جواب إذا تعذر (كيف شاء) من التربع غيره (وصلى) قاعدا (بركوع و سجود) ، و إن قدر على بعض القيام قام بأن كان قادرا على التكبير قائما أو على التكبير و بعض القراءة فإنه يؤمر بالقيام قال شمس الأئمة هو المذهب الصحيح، ولو ترک هذا خيف أن لاتجوز صلاته (و إن تعذرا) أي الركوع والسجود لاالقيام (أومأ قاعدا) وهو أفضل من الإيماء قائما.(و) لكن (سجوده أخفض من ركوعه) لأن الإيماء قائم مقامها فأخذ حكمهما ولايرفع إليه شئى ليسجدعليه لقوله صلى الله عله وسلم لمريض دخل عليه عائدا [إن قدرت أن تسجد على الأرض فاسجد و إلا فأومئى]"

سجدہ کرنے سے عاجز شخص کھڑے ہوکر اشارہ سے نماز پڑھے یا بیٹھ کر؟

سوال۳۵:۔ ایک شخص کرسی یا زمین میں بیٹھ نماز پڑھتا ہے قیام ورکوع کرسکتا ہے لیکن سجدہ نہیں کرسکتا وہ کرسی یا زمین پر بیٹھ کر نماز پڑھتا ہے نماز ہوگی یا نہیں وہ قیام اور رکوع کرے اور سجدہ اشارے سے کرے؟

الجواب۔ جو شخص سجدہ سے عاجز ہو اس سے بھی قیام کی فرضیت ساقط ہوجاتی ہے، اگرچہ وہ شخص قیام اور رکوع پر قادر بھی ہو اس لئے اسے اختیار ہے کہ خواہ نماز یں کھڑے ہوکر پڑھے یا بیٹھ تاہم اس کے واسطے بھی افضل اور مستحب یہی ہے کہ بیٹھ کر نماز پڑھے کیونکہ شخصِ مذکور رسجدہ سے عاجز ہونے کی وجہ سے سجدہ کو اشارے سے ادا کرے گا اور بیٹھنے کی حالت قربِ زمین کی وجہ سے سجدہ کے ساتھ زیادہ مشابہت رکھتی ہے۔ لیکن خیال رہے کہ رکوع وسجدہ کو اشارے سے ادا کرنے والوں پر شرعاً لازم ہے کہ سجدہ کے لئے بنسبت رکوع کے زیادہ جھکیں یعنی رکوع کی بنسبت سجدہ میں سر کو لازمی طور پر زیادہ جھکائیں، کیونکہ اگر دونوں میں برابر جھکائیں گے تو ان کی نماز نہ ہوگی۔

فی الدرالمختار ......(ج ۲/ص ۹۵)

(و إن تعذرا) لیس تعذر هما شرطا بل تعذر السجود کاف (لا القیام أومأ) بالهمز (قاعدا) وهو أفضل من الإیماء قائما لقربه من الأرض (ویجعل سجوده أخفض من رکوعه) لزوما"

و فی حاشیة ردالمحتار ......(ج ۲/ ص ۹۵)

قوله: (بل تعذر السجود کاف) نقله فی البحر عن البدائع

وغیرها.“

و فی الفتاویٰ الهندية......(ج ۱/ ص ۵۱)

و إن عجز عن القيام والركوع والسجود و قدر على القعود يصلي قاعدا بإيماء ويجعل السجود أخفض من الركوع ، كذا في فتاوى قاضي خان حتى لو سوى لم يصح ، كذا في البحر الرائق .وكذا لوعجز عن الركوع والسجود و قدر على القيام فالمستحب أن يصلي قاعدا بإيماء و إن صلى قائما بإيماء جاز عندنا هكذا في فتاوىٰ قاضي خان.

والمومئي يسجد للسهو بالإيماء كذا في المحيط ويكره للمومئي أن يرفع إليه عودا أو وسادة ليسجد فإن فعل ذلک ينظر إن كان يخفض رأسه للركوع ثم للسجود أخفض من الركوع جازت صلاته، كذا في الخلاصة و يكون مسيئا هكذا في المضرات و إن كان لايخفض رأسه لكن يوضع العود على جبهته لم يجز هو الأصح فإن كانت الوسادة موضوعة على الأرض وكان يسجد عليها جازت صلاته، كذا في الخلاصة ، و إن كان بجهبة جرح لا يستطيع السجود عليه لم يجزئه الإيماء و عليه أن يسجد على أنفه و إن لم يسجد على أنفه و أوما لم تجز صلاته، كذا في الذخيرة.“

گھٹنے کی تکلیف کی وجہ سے کبھی رکوع وسجدہ کر کے اور کبھی کرسی پر بیٹھ کر اشارے سے نماز پڑھنے کا حکم

سوال ۳۶:۔ایک شخص کے گھٹنوں میں تکلیف ہے وہ کرسی یا زمین پر بیٹھ کر

از پڑھتا ہے اور قیام و رکوع اور سجدہ بھی کرسکتا ہے لیکن جب جی چاہتا ہے رکوع سجدہ
کرتا ہے جب جی چاہتا ہے کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھتا ہے اور رکوع سجدہ اشارے سے
کرتا ہے نماز ہوگی یا نہیں؟

الجواب۔ جو شخص قیام، رکوع اور سجدہ پر قادر ہو اور کسی ایسے مرض میں مبتلا نہ
ہو جس کی وجہ سے ان ارکان کو ادا کرنے سے قاصر ہو یا ان ارکان کی ادائیگی کی وجہ سے
مرض بڑھ جانے یا دیر سے ٹھیک ہونے کا خوف ہو اس پر لازم ہے کہ فرض، واجب اور
کم از کم فجر کی سنت کھڑے ہو کر پڑھے اگر چہ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے میں کچھ مشقت
بھی ہو کیونکہ قیام، رکوع اور سجدہ پر قادر شخص اگر ان نمازوں کو بیٹھ کر ادا کرے گا جن
میں قیام ہے تو اس کی نماز نہ ہوگی۔ لہٰذا صورتِ مسئولہ میں شخص مذکور کے واسطے بیٹھ کر
نماز پڑھنے میں درج ذیل تفصیل ہوگی۔

(الف) اگر اس کی گھٹنوں میں تکلیف معمولی ہو کہ اس تکلیف کے باوجود
کھڑے ہو کر نماز پڑھ سکتا ہو اور اس سے اس کی تکلیف بڑھنے یا دیر سے ٹھیک ہونے کا
خوف نہ ہو تو اس پر لازم ہے کہ وہ کھڑے ہو کر ہر نماز پڑھے اس صورت میں اس کے
واسطے بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز نہیں۔

(ب) اگر اس کی گھٹنوں میں تکلیف ایسی ہو کہ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے سے
تکلیف بڑھ جانے یا دیر سے ٹھیک ہونے کا خوف ہو یا ناقابل برداشت تکلیف ہوتی
ہو تو اس صورت میں اس کے واسطے بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہے۔ اور اس شخص کے رکوع
اور سجدے میں یہ تفصیل ہے کہ اگر تکلیف کی وجہ سے رکوع وسجدہ کے حق میں بھی معذور
ہو تو دونوں صورتوں میں رکوع سجدہ کو مذکورہ بالا تفصیل کے مطابق اشارے سے ادا
کرے لیکن اگر صرف قیام سے معذور ہو اور رکوع وسجدے پر قادر ہو اگر چہ کرسی وغیرہ

پر بیٹھ کر ہی یہ قدرت حاصل ہو تو اس کے اوپر با قاعدہ رکوع وسجدہ کرنا لازم ہے محض اشارہ سے رکوع وسجدہ کرنا جائز نہیں۔ اس لئے اس صورت میں اس پر لازم ہے با قاعدہ رکوع وسجدہ کرنا لازم ہے محض اشارہ سے رکوع وسجدہ کرنا جائز نہیں۔ اس لئے اس صورت میں اس پر لازم ہے با قاعدہ رکوع وسجدہ کرے، اگر کرسی وغیرہ کسی چیز پر بیٹھ کر نماز پڑھ رہا تو اس کے سامنے کوئی میز وغیرہ اونچی چیز رکھ کر اس پر پیشانی ٹکا کر سجدے کرے لیکن خیال رہے کہ جس چیز پر سجدہ کرے اس کی اونچائی اپنی پشت نشست والی جگہ کے یا تو برابر ہو یا اس سے زیادہ سے زیادہ ایک دوا ینٹ (تقریباً ۹ انچ) اونچی ہو اس سے زیادہ اونچی نہ ہو کیونکہ اس سے زیادہ اونچی چیز پر سجدہ کرنا درست نہیں۔

(ج) تکلیف کی نوعیت اگر ایسی ہو کہ بعض اوقات تکلیف بڑھ جاتی ہو جس کے باعث کھڑے ہونے سے قاصر ہونے سے نا قابل برادشت تکلیف ہوتی ہو، یا تکلیف بڑھ جانے یا دیر سے ٹھیک ہونے کا خوف ہو اور بعض اوقات کم ہو جاتی ہو جس کے باعث شخصِ مذکورہ قیام، رکوع اور سجدے پر قادر ہو جاتا ہو تو پہلی حالت طاری ہونے کی صورت میں وہ معذور ہوگا اور اسکے واسطے بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہے جبکہ دوسری حالت میں اس پر حالتِ تندرستی کا حکم لوٹ آئیگا اور اس پر لازم ہوگا کہ ان نمازوں کو کھڑے ہو کر پڑھے جن میں قیام فرض ہے۔ یہاں تک کہ اگر ایسا شخص تھوڑی دیر کے واسطے بھی قیام پر قادر ہو تو اگر چہ ساری نماز میں قادر نہ ہو تو بھی جس قدر کھڑا ہو سکتا ہے اتنی دیر کھڑا ہونا اس پر فرض ہے مثلاً کھڑے ہو کر تکبیر تحریمہ کہنے کی قدرت ہو لیکن قرات کے واسطے کھڑے رہنے کی قدرت نہ ہو تو تکبیر تحریمہ کھڑا ہو کر کہنا اس پر فرض ہے لہٰذا صورتِ مسئولہ میں اگر شخصِ مذکور تکلیف زیادہ ہونے کی صورت میں جب معذور کے حکم میں شامل ہو جاتا ہو تو بیٹھ کر نماز پڑھتا ہو اور تکلیف کم ہو جانے

کی صورت میں کھڑے ہوکر باقاعدہ رکوع سجدہ کے ساتھ اپنی نمازیں ادا کرتا ہوتو اس کا یہ فعل درست ہے لیکن اگر مذکورہ بالا تفصیل کے مطابق معذور نہ ہو پھر بھی جب جی چاہے کھڑے ہوکر پڑھتا ہو اور جب جی چاہئے بیٹھ کر پڑھتا ہوتو اس صورت میں بیٹھ کر پڑھی ہوئی وہ نمازیں جن میں قیام فرض ہوا دا نہیں ہوئی انہیں لوٹانا لازم ہے۔

فی الدر المختار ......(ج ۱ / ص ۹۵)

" بـركـوع وسـجـود إن قـدر عـلى بعض القيام) ولو متكئا عـلـى عـصـا أو حائط (قام) لزوما بقدر ما يقدر قدر آية أو تـكبيـرة على المذهب لأن البعض معتبر بالكل (و إن تعذر ا) ليس تعذر هما شرطا بل تعذر السجود كاف "

و فی حاشية ابن عابدين : ۹۸/۲

" قـولـه :(القادر عليه) فلو عجز حقيقة وهو ظاهر أو حكماً لـو مـصـل لهٗ ألم شديد أو خاف زيادة المرض و كالمسائل الآتية فـى قـولـه: وقـد يتـحتم القعود الخ فإنه يسقط، و قد يسقط مع القدرة عليه فيما لو عجز عن السجود كما اقتصر عـلـيـه الشـارح تبـعا للبحر ويزاد مسألة أخرى وهی الصلاة فـی السـفينة الجارية، فإنه يصلی فيها قاعدا مع القدرة على الـقيـام عـند الامام: (فلو قدر عليه).أی على القيام وحده أو مع الركوع كما فی المنية : قوله : (ندب إيماؤه قاعدا) أی لـقـربـه مـن الـسـجـود ، وجاز إيماؤه قائما كما فی البحر و أوجـب الـثـانـی زفـر والائـمة الثـلاثة ، لان القيـام ركن فلا يتـرك مـع الـقـدرة عليه ولنا أن القيام وسيلة إلی السجود

لـلخرور، والسجود أصل لانه شرع عبادة بلا قيام كسجدة التلاوة، والـقيـام لم يشرع عبـادة وحـده، حتـى لـو سجد لـغيـر الـله تعالىٰ يكفر بخلاف القيام، و إذا عجز عن الاصل سقطت الوسيلة كالوضوء مع الصلاة والسعى مع الجمعة .

ومـا أو رده ابـن الهـمـام أجاب عنه فى شرح المنية ثم قال: ولو قيل إن الايماء أفضل للخروج من الخلاف لكان موجها ولـكـن لـم أر مـن ذخـره قـوله : (و كذا) أى يندب إيماؤه قـاعدا مع جواز إيمائه قائما لعجزه عن السجود حكما، لانه لو سجد لزم موجها ولكن لم أر من ذكره قوله :(خى يندب إيـمـاؤ ه قـاعـدا مـع جـواز إيمائه قائما لعجزه عن السجود حـكما لانه لو سجد لزم فوات الطهارة بلا خلاف، ولو أومأ كـان الايماء خلفا عن السجود، قوله: (و قد يتحتم القعود الـخ) أى يـلـزمه الايماء قاعدا لخلفيته عن القيام الذى عجز عـنـه حـكما إذ لو قام لزم فوت الطهارة أو الستر أو القراء ة أو الـصـوم بـلا خـلاف ، حتى لو لم يقدر على الايماء قاعدا كـما لو كان بحال لو صلى قاعدا يسيل بوله أو جرحه، ولو صـلـى مستـلـقيـا لا يسيل منه شئى فإنه يصلى قائما بركوع وسـجود كما نص عليه فى المنية، قال شارحها: لان الصلاة بـالا ستلقاء لا تجوز بلا عذر كالصلاة مع الحدث فيترجح ما فيه الا تيان بالاركان وعن محمد أنه يصلى مضطجعا ولا إعادة فى شئى مما تقدم إجماعا اه"

وايضاً فيها :

" قوله : (بركوع) متعلق بقوله: صلى ط. قوله: (على المذهب) في شرح الحلواني نقلا عن الهندواني: لو قدر على بعض القيام دون تمامه، أو كان قدر على القيام لبعض القراء ة دون تمامها يؤمر بأن يكبر قائما ويقرأ ما قدر عليه ثم يقعد، وهو المذهب الصحيح لا يروى خلافه عن أصحابه، ولو ترك هذا خفت أن لا تجوز صلاته."

وفي دررالحكام شرح غرر الأحكام ......(ج ٢/ص ٩٧)

" (قوله إذا تعذر القيام) أراد به التعذر الحقيقي لذكره الحكمي بعده بقوله أو يجد للقيام ألما شديدا تبعا لما قال في الكافي التعذر قد يكون حقيقيا بحيث لو قام يسقط، وقد يكون حكميا بأن يخاف زيادة المرض أو يجد و جعا لذلك اهـ .ولما لم يفعل مثل المصنف في النقاية بل اقتصر على قوله إذا تعذر القيام قال شارحها الشمنيي تعذر أي شق وعسر ولا يريدون بالتعذر عدم الإمكان، كذا في الخانية اهـ.وقال في الهداية إذا عجز المريض عن القيام .الخ قال الكمال المراد أعم من العجز الحقيقي حتى لو قدر على القيام لكن يخاف بسببه إبطاء البرء أو كأن يجد ألما شديدا إذا قام جاز له تركه. (قوله أو خاف زيادته) قدمنا في باب التيمم المراد بالخوف.(قوله) أو يجد للقيام ألما شديدا) قال الكمال فإن لحقه نوع مشقة لم يجز ترك القيام بسببها "

کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کے لئے اعذار کیا کیا ہیں؟

سوال ۳۷:۔ زمین یا کرسی پر نماز کس حالت میں پڑھی جا سکتی ہے؟

الجواب۔ اگر بیماری یا ضعف کی وجہ سے کھڑے ہونے کی قوت تو ہے لیکن کھڑے ہونے سے سخت تکلیف ہوتی ہو یا بیماری بڑھ جانے یا دیر سے ٹھیک ہونے کا خوف ہو (خواہ یہ خوف اپنے گمان غالب یا تجربہ کی بنا پر ہو یا کسی دیندار مستند مسلمان ڈاکٹر کے بتانے سے ہو) یا کھڑے ہونے کی صورت میں سر چکرا کر گر پڑنے کا ڈر ہو یا وضو ٹوٹ جانے کا خطرہ ہو یا کھڑے ہونے میں تو کوئی تکلیف نہیں ہوتی اور نہ وضو ٹوٹنے کا خطرہ ہے لیکن کسی عذر کی وجہ سے رکوع وسجدہ پر یا صرف سجدہ پر قادر ہو تو ان تمام حالتوں میں قیام کی فرضیت ساقط ہو جاتی ہے اور ایسے لوگوں کے واسطے زمین یا کرسی وغیرہ پر بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہے۔

وفي الدر المختار (ج۲/ ص ۹۵)

" (من تعذر عليه القيام) أی كله (لمرض) حقيقي وحدّه أن يلحقه بالقيام ضرر، به يفتي (قبلها أو فيها) أی الفريضة (أو) حكمي بأن (خاف زيادته أو بطء برئه بقيامه أو دوران رأسه أو وجد لقيامه ألما شديدا) أو كان لو صلى قائما سلس بوله أو تعذر عليه الصوم كما مر (صلى قاعدا) ولو مستندا إلى وسادة أو إنسان فإنه يلزمه ذلك على المختار (كيف شاء) على المذهب لأن المرض أسقط عنه الأركان فالهيئات أولى ".

و في حاشية ردالمحتار ......(ج ۲/ ص ۹۷)

" قوله : (بل تعذر السجود كاف) نقله في البحر عن البدائع وغيرها وفي الذخيرة. رجل بحلقه خراج إن سجد سال وهو قادر على الركوع والقيام والقراء ة يصلي قاعدا يومئي، ولو صلى قائما بركوع و قعد و أو مأ بالسجود أجزأه، والأول أفضل ، لأن القيام والركوع لم يشرعا قربة بنفسهما، بل ليكونا وسيلتين إلى السجود اه. "

و في فتح القدير ـ (ج ۳/ ص ۱۰۸)

" [فروع] رجل بحلقه خراج لا يقدر على السجود و يقدر على غيره من الأفعال يصلي قاعدا بإيماء ، وكذا لو كان بحال لو سجد سال جرحه، و إن لم يسجد لا يسيل لما قدمنا في فصل المعذور، فإن قام و قرأ و ركع ثم قعد و أومأ للسجود جاز، والأول أولى، ولو كان بحال لو صلى قائما لا يقدر على القراءة ولو صلى قاعدا قدر عليها صلى قاعدا."

" (باب صلاة المريض) قال رحمه الله (تعذر عليه القيام) أو خاف زيادة المرض صلى قاعدا يركع ويسجد، وكذا إذا خاف إبطاء البرء بالقيام أو دوران الرأس أو كان يجد للقيام ألمًا شديدا يصلي قاعدا يركع ويسجد [لقوله عليه الصلاة والسلام لعمران بن حصين صل قائما فإن لم تستطيع فقاعدا فإن لم تستطيع فعلى جنبك] ولأن في القيام في هذه الحالة حرجا بينا وهو مدفوع بالنص ".

و في الفتاویٰ الهندية :ـــ (ج ۱ /ص ۱۹)

"و یعرف ذلک الخوف إما بغلبة الظن عن امارة أو تجربة أو إخبار طبیب حاذق مسلم غیر ظاهر الفسق. کذا فی شرح منیة المصلی لإبراهیم الحلبیی."

سجدہ کے اشارہ میں ہاتھ گھٹنے سے آگے نکالنے کا حکم

سوال ۳۸:۔ کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کی صورت میں بعض نمازی سجدے کے اشارے میں اپنے ہاتھ گھٹنے سے آگے نکال کر سیدھے کر کے سجدے کا اشارہ کرتے ہیں اور بعض لوگ کرسی کے سامنے تختے پر سجدہ کرتے ہیں کیا یہ دونوں طریقے صحیح ہیں یا غلط ہیں؟

الجواب۔ جیسا کہ یہ بات تفصیل سے پیچھے آ چکی ہے کہ جو شخص رکوع اور سجدہ دونوں سے عاجز ہو یا صرف سجدہ سے عاجز ہو یعنی زمین پر سجدہ کرنے کی قدرت نہ رکھتا ہو اسکے واسطے یہ حکم ہے کہ رکوع اور سجدے اشارے سے کرے خواہ نماز زمین پر بیٹھ کر پڑھ رہا ہو یا کرسی پر بیٹھ کر اور سجدے کے لئے رکوع کی بنسبت زیادہ جھک جایا کرے۔ نیز یہ بات بھی پیچھے بیان ہو چکی ہے کہ اس شخص کے واسطے شرعا بیٹھنے کی کوئی خاص ہیئت لازمی طور پر متعین نہیں نہ قرآت کی حالت میں اور نہ ہی رکوع وسجدے کی حالت میں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ معذور و مریض سے حرج کو دفع کرنے کے لئے جب شریعت نے اس سے ارکان ساقط کر دیئے تو خاص ہیئتوں کی پابندی عائد کر کے اس کو حرج میں مبتلا نہیں کرنا چاہتی ہے۔ اسی دفعِ حرج کے پیش نظر شریعت معذور و مریض کے لئے اپنے ہاتھوں کو کسی خاص ہیئت پر رکھنے کے واسطے لازمی طور پر پابندی نہیں کرتی بلکہ اسے اس بات کی اجازت ہے کہ اپنے ہاتھوں کو سہولت کے ساتھ جس طرح آسانی ہو رکھ لے۔ لہٰذا عام طور پر جو یہ سمجھا جاتا ہے کہ کرسی پر بیٹھ کر

نماز پڑھنے کی صورت میں سجدے کے واسطے اشارے کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے ہاتھوں کو گھٹنے سے آگے نکال کر سیدھے کر کے سجدہ کرنا چاہئے شرعاً یہ بات درست نہیں بلکہ اس صورت میں بھی رکوع اور سجدہ دونوں ہیئتوں میں اصل حکم وہی ہے جو اوپر بیان ہوا تاہم ایسا شخص اگر کسی آسانی وسہولت کے لئے اپنے ہاتھوں کو گھٹنے سے آگے نکال کر سیدھے کر کے سجدہ کرتا ہے تو اس میں بھی کوئی مضائقہ نہیں مثلاً بعض لوگ بھول جاتے ہیں کہ اس وقت وہ رکوع کا اشارہ کر رہے ہیں یا سجدے کا اس لئے وہ چاہتے ہیں کہ دونوں میں اس طرح فرق کرلیں تو شرعاً اس میں بھی کوئی قباحت نہیں لیکن اس کو اشارے سے جدا کرنے والوں کے واسطے سجدے شرعی طریقہ نہ سمجھیں کیونکہ شریعت نے اس طریقے کا حکم نہیں دیا۔

اور کرسی کے سامنے تختے لگا کر اس میں سجدہ کرنے میں شرعاً یہ تفصیل ہے کہ اگر لوگ سجدے سے عاجز ہوں تو ان کے واسطے سجدہ کے لئے کرسی کے سامنے کوئی تختہ یا میز وغیرہ لگا کر اس پر سجدہ کرنے کا نہ شرعاً حکم ہے اور نہ ہی اس کی کوئی ضرورت ہے بلکہ وہ مذکورہ بالا تفصیل کے مطابق اشارے سے رکوع وسجدے ادا کریں، تاہم اگر کسی نے کرسی کے سامنے سجدے کے واسطے کوئی میز یا تختہ لگا لیا تو اس کے صحیح یا غلط ہونے کا معیار یہ ہے کہ اگر میز یا تختہ اس طرح لگایا کہ کہ جب وہ اس پر سجدہ کرتا ہے تو اس کا سر سجدہ کے واسطے رکوع کی نسبت زیادہ جھکتا ہے تو جائز ہے اور اس تختے پر سجدہ کرنے والا شرعاً اشارہ سے رکوع وسجدہ کرنے والا شمار ہوگا لیکن اگر میز یا تختہ اس قدر اونچا لگا لیا کہ اس میز یا تختہ کے باعث رکوع اور سجدہ میں اس کا سر نہ جھکتا ہو یا جھکتا تو ہے لیکن رکوع اور سجدہ دونوں کے واسطے سر برابر جھکتا ہے تو اس سے رکوع اور سجود دونوں کے واسطے یا صرف سجدہ کے واسطے اشارہ نہ پایا جانے کی وجہ سے اصح قول کے مطابق اس کی نماز درست نہ ہوگی۔ اس لئے معذورین رکوع اور سجدے اشارے سے ہی

کریں بلاوجہ کرسی کے سامنے میز یا تختہ وغیرہ لگا کر اس پر سجدے کرنے کے تکلفات میں پڑنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ البتہ جو لوگ رکوع سجدہ پر قادر ہوں لیکن قیام پر قدرت نہ ہونے کی وجہ سے بیٹھ کر پڑھتے ہیں وہ خواہ کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھیں یا زمین پر بہر صورت ان پر لازم ہے کہ رکوع جھک کر کریں، جس میں پیٹھ کو بھی جھکائیں یہاں تک کہ پیشانی گھٹنوں کے مقابل ہو جائے اور سجدے زمین پر ٹکا کر کریں، اگر یہ حضرات کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھتے ہیں اور سجدے کے واسطے کوئی اونچی چیز مثلاً میز وغیرہ زمین پر سامنے رکھ دیتے ہیں اور اس پر ٹکا کر سجدہ کرتے ہیں تو یہ سجدہ زمین پر شمار ہوگا اور اس طرح سجدہ کر لینے سے بھی سجدہ ہو جائے گا (سجدہ کے واسطے رکھی جانے والی میز کی اونچائی کی تفصیل جواب نمبر۳ میں گزر چکی ہے)۔

و فی حاشیة ردالمحتار — (ج ٢/٩٨)

" قوله : (و يجعل سجودهُ أخفض الخ) أشار إلى أنه يكفيه أدنى الانحناء عن الركوع، و أنه لا يلزمه تقريب جبهته من الارض بأقصى ما يمكنه كما بسطه في البحر عن الزاهدى قوله: (فإنة يكره تحريما) قال في البحر: واستدل للكراهة في المحيط بنهيه عليه الصلاة والسلام عنه، وهو يدل على كراهة التحريم اهـ. و تبعه في النهر. أقول: هذا محمول على ما إذا كان يحمل إلى وجهه شيئا يسجد عليه، بخلاف ما إذا كان موضوعا على الارض، يدل عليه ما في الذخيرة حيث نقل عن الاصل الكراهة في الاول، ثم قال: فإن كانت الوسادة موضوعة على الارض و كان يسجد عليها جازت صلاته، فقد صح أن أم سلمة كانت تسجد على مرفقة

موضوعة بين يديها لعلة كانت بها ولم يمنعها رسول الله (ص) من ذلك اهـ. فإن مفاد هذه المقابلة والاستدلال عدم الكراهة في الموضوع على الارض المرتفع، ثم رأيت القهستاني صرح بذلك قوله: (بالبناء للمجهول) هذا ليس بلازم، وإلا لقال: ولا يرفع إلى وجهه شئ اهـ ح. و لعل وجه ما قال : الاشارة إلى كراهته سواء كان يفعله أو فعل غيره له . قوله: (إلا أن يجد قوة الارض) هذا الاستثناء مبني على أن قوله: ولا يرفع الخ شامل لما إذا كان موضوعا على الارض وهو خلاف المتبادر، بل المتبادر كون المرفوع محمولا بيده أو يد غيره، و عليه فالاستثناء منقطع لاختصاص ذلك بالموضوع على الارض، ولذا قال الزيلعي : كان ينبغي أن يقال: إن كان ذلك الموضوع يصح السجود عليه كان سجود، وإلا فإيماء اهـ. و جزم به في شرح المنية، واعترضه في النهر بقوله: وعندي فيه نظر، لان خفض الرأس بالركوع ليس إلا إيماء ومعلوم أنه لا يصح السجود بدون الركوع ولو كان الموضوع مما يصح السجود عليه اهـ. أقول:الحق التفصيل ، وهو أنه إن كان ركوعه بمجرد إيماء الرأس من غير انحناء وميل الظهر فهذا إيماء لا ركوع فلا يعتبر السجود بعد الايماء مطلقا، و إن كان مع الانحناء كان ركوعا معتبرا حتى أنه يصح من المتطوع القادر على القيام، فحينئذ ينظر إن كان الموضوع مما يصح السجود عليه كحجر مثلا ولم يزد ارتفاعه على

قدر لبينة أو لبنتين فهو سجود حقيقي ،فيكون راكعا ساجداً لا مومئا حتى أنه يصح اقتداء القائم به، و إذا قدر في صلاته على القيام يتمها قائما ، و إن لم يكن الموضوع كذلك يكون مومئا فلا يصح اقتداء القائم به، و إذا قدر فيها على القيام استأنفها ، بل يظهر لي أنهُ لو كان قادرا على وضع شئي على الارض مما يصح السجود عليه أنه يلزمه ذلك لانه قادر على الركوع والسجود حقيقة، ولا يصح الايماء بهما مع القدرة عليهما، بل شرطه تعذرهما كماهو موضوع المسألة: قوله: (وإلا يخفض)أى لم يخفض رأسه أصلا، بل صار يأخذ ما يرفعه و يلصقه بجبهته للركوع والسجود أو خفض رأسه لهما، لكن جعل خفض السجود مساويا لخفض الركوع لم يصح لعدم الايماء لهما أو للسجود."

نوافل بیٹھ کر پڑھنے کا حکم

سوال ۳۹۔ایک شخص کے گھٹنوں میں تکلیف ہے وہ فرض وواجب ومؤکدہ میں قیام ورکوع اورسجدہ سب کرتا ہے لیکن نوافل بیٹھ کر پڑھتا ہے مگر رکوع ،سجدہ اشارے سے کرتا ہے نماز ہوگی یا نہیں؟

الجواب۔تندرست آدمی یا معمولی تکلیف والے حضرات جو قیام پر قادر ہیں ان کے واسطے بھی نفل نماز بیٹھ کر پڑھنا بلا کراہت جائز ہے خواہ زمین پر بیٹھ کر پڑھیں یا کرسی پر تاہم بلا عذر بیٹھ کر پڑھنے کی صورت میں ثواب نصف ملتا ہے، نیز نوافل اگر خارج مصر سواری پر پڑھی جارہی ہو مثلاً ٹرینوں یا موٹروں وغیرہ میں تو اس صورت میں قیام، استقبال قبلہ اور باقاعدہ رکوع وسجدہ شرط نہیں اس لئے اس صورت میں رکوع

وسجدہ کے واسطے اشارہ کافی ہے۔لیکن نوافل اگر زمین یا کرسی پر بیٹھ کر پڑھی جارہی ہو اور پڑھنے والا رکوع اور سجدے پر قدرت رکھتا ہوتو اس پر لازم ہے کہ باقاعدہ جھک کر رکوع کرے اور سجدے زمین پر کرے۔

في اعلاء السنن: ۶۴/۷ تحت "باب جواز التطوع على الراحلة"

" قوله عن جابر الخ: قال المؤلف : دلالته على الباب ظاهرة وجواز التطوع بمن كان خارج المصر كما في الهداية، والتقييد بخارج المصر ينفي اشتراط السفر والجواز في المصر.(۱۳:۱) و فيه ايضا: وجهه ظاهر أن النص ورد خارج المصر والحاجة الى الركوب فيه أغلب"

و في تبيين الحقائق شرح كنز الدقائق ـــ (ج ۳۳۹/۲)

قال رحمه الله (وراكبا خارج المصر موميا إلى أي جهة توجهت دابته) أي و يتنفل راكبا الحديث جابر أنه قال [رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي وهو على راحلته النوافل في كل جهة] لكن يخفض السجود من الركوع و يومئ إيماء ولأن النوافل غير مختصة بوقت فلو ألزمناه النزول و استقبال القبلة تنقطع عن النافلة أو ينقطع هو عن القافلة، و أما الفرائض فمختصة بوقت فلا تجوز على الدابة إلا للضرورة على ما مر في استقبال القبلة ، و كذا الواجبات من الوتر والمنذور وما شرع فيه فأفسده و صلاة الجنازه والسجدة التي تليت على الأرض . وأما السنن الرواتب فنوافل حتى تجوز على الدابة وعن أبي

حنیفةؒ أنه ینزل لسنّة الفجر، لأنها آکد من غیرها وروی
عند أنها واجبته وعلی هذا الخلاف أداؤها قاعدا والتقیید
بخارج المصر ینفیٰ اشتراط السفر والجواز فی المصر
واختلفوا فی مقدار الخروج من المصرفقیل إذا خرج قدر
فرسختین أو أکثر یجوز، و إلا فلاو قیل إذا خرج قدر المیل
والأصح أنها تجوز فی کل موضع للمسافر أن یقصر
الصلاة فیه وعن أبی یوسف أنها تجوز فی المصر أیضاً وجه
الظاهر أن النص ورد خارج المصر فلا یجوز القیاس علیه
لأن الحاجة فیه إلی الرکوب أغلب ولا تضره النجاسة علی
الدابة علی قول أکثرهم و قیل إن کانت علی السرج أو
الرکابین تمنع وقیل إن کانت علی الرکابین لا تمنع و إن
کانت فی موضع جلوسه تمنع. وجه الظاهر أن فیها ضرورة
فسقط اعتبارها کما تسقط الأرکان وهو الرکوع
والسجود الخ“

و فی الفتاوی الهندیة ۳۔۔ (ج ۱/۱۴۲)

(ومما یتصل بذلک الصلاة علی الدابة) یجوز التطوع
علی الدابة خارج المصر ویومئی حیث توجهت الدابة،
کذا فی محیط السرخسی فإن صلی إلی غیرما توجهت
الدابة لا یجوز، کذا فی السراج الوهاج ولا یجوز فی
المصر عند أبی حنیفة ۔ رحمه الله تعالیٰ ۔ کذا فی محیط
السرخسی . والصحیح أن المسافر وغیر المسافر فی
ذلک سواء بعد أن یکون خارج المصر حتی أن من خرج

إلى ضياعه جاز له أن يصلي التطوع على الدابة وإن لم يكن مسافرا، كذا في المحيط، تكلموا في حد خارج المصر، والأصح أنه مقدر بما يجوز للمسافر القصر فيه، كذا في السراج الوهاج. و كيفية الصلاة على الدابة أن يصلي بالإيماء، كذا في الخلاصة، وفي الحجة يصلي قاعدا على السرج أو الإكاف ويقرأ ويركع ويسجد و يتشهد ويسلم، هكذا في التتارخانية، ويجعل السجود أخفض من الركوع من غير أن يضع رأسه على شئي سائرة دابته أو واقفة، كذا في الخلاصة. ولو سجد على شئي وضع عنده أو على سرجه لايجوز، كذا في البحر الرائق، و يجوز أن يومئ على أي الدواب شاء، كذا في السراج الوهاج ويستوى الجواب عندنا بين أن يفتتح الصلاة مستقبل القبلة وبين أن يفتتحها مستدبر القبلة، كذا في المحيط. وفي الحجة هو المختار كذا في التتارخانية و يصلون فرادى فإن صلوا بجماعة فصلاة الإمام تامة وصلاة القوم فاسدة، كذا في الخلاصة.

لہٰذا صورتِ مسئولہ میں شخص مذکور گھٹنوں میں تکلیف کے باوجود رکوع اور سجدہ پر قادر ہو جیسا کہ سوال سے یہی ظاہر ہے تو اس پر لازم ہے کہ بیٹھ کر نوافل پڑھنے کی صورت میں بھی باقاعدہ جھک کر رکوع کرے اور زمین پر سجدہ کرے کیونکہ رکوع اور سجدے پر قادر ہونے کی صورت میں اشارے سے رکوع وسجدہ کرنے سے نماز نہیں ہوگی۔ البتہ کرسی پر بیٹھ کر نوافل پڑھنے کی صورت میں سجدے کے واسطے جواب نمبر ۳

اور ۷ میں بیان کردہ تفصیل کے مطابق عمل کرسکتا ہے۔

کرسی پر بیٹھ کرنماز پڑھنے کی گنجائش کب ہے؟

(فتویٰ نمبر ۱۹/۱۱۱۳)

جو شخص قیام یا رکوع یا سجدہ پر قادر نہ ہو

سوال ۴۰: کس عذر کی وجہ سے کرسی پر بیٹھ کرنماز ادا کرنا جائز ہے؟

الجواب۔ اگر کوئی کوئی شخص (ا) رکوع وسجدہ پر قادر ہے البتہ فرض نماز میں قیام پر قادر نہیں۔(ب) یا رکوع وسجدہ دونوں پر قادر نہیں۔(ج) یا صرف سجدہ پر قادر نہیں۔تو ان صورتوں میں اس شخص کے لئے کرسی پر بیٹھ کر فرض نماز ادکرنا جائز ہے، البتہ اگر وہ مذکورہ صورتوں میں زمین پر بیٹھ کر نماز پڑھ سکتا ہے تو اسے زمین پر بیٹھ کرنماز ادا کرنی چاہئے، بلا ضرورت کرسی پر نہیں پڑھنی چاہئے۔اس مسئلہ سے متعلق مزید تفصیل آگے آرہی ہے۔

فی الفتاوی الهندية

إذا عجز المريض عن القيام صلى قاعدا يركع ويسجد، هكذا في الهداية و أصح الأقاويل في تفسير العجز أن يلحقه بالقيام ضرر و عليه الفتوى، كذا في معراج الدراية، و كذلك إذا خاف زيادة المرض أو إبطاء البرء بالقيام أو دوران الرأس، كذا في التبيين ......و ان عجز عن القيام والركوع والسجود وقدر على القعود يصلى قاعداً بايماء (۱/۱۳۶)

فی ردالمحتار

و إن تعذر ا لیس تعذر هما شرطا بل تعذر السجود کاف لا القیام أو مأ بالهمز قاعدا وهو أفضل من الإیماء قایما لقربه من الأرض و یجعل سجوده أخفض من رکوعه (۲/۹۷)

جوشخص ٹانگیں زیادہ دیر تک موڑ کر نہیں بیٹھ سکتا اس کے لئے پڑھنے کا طریقہ کیا ہے؟

سوال ۴۱:۔ کچھ لوگ قیام پر قادر نہیں ہوتے البتہ رکوع وسجدہ پر قادر ہوتے ہیں پھر ان کی مزید دو قسمیں ہوتی ہیں پہلی قسم ان افراد کی ہے جو زمین پر عام مصلی کی طرح قعود کرنے پر قادر ہوتے ہیں اور دوسری قسم ان افراد کی ہے جو زمین پر عام مصلی کی طرح زیادہ دیر تک اپنی ٹانگیں موڑ کر نہیں بیٹھ سکتے۔ لہٰذا ان دونوں صنفان کا کیا حکم ہوگا؟ کیا پہلی قسم پر یہ لازم ہوگا کہ جب رکوع کا وقت آئے تو کرسی سے کھڑا ہو جائے اور عام مصلی کی طرح رکوع کرے اور جب سجدہ کا وقت آئے تو زمین پر اتر کر عام مصلی کی طرح سجدہ کرے جبکہ دوسری قسم کے لوگ صرف رکوع کے وقت کرسی سے کھڑے ہوتیں نہ کہ سجدہ کے وقت؟

سوال ۴۲:۔ اگر میز یا تختہ کرسی پر بیٹھنے کی جگہ سے نیچا ہو یا کرسی پر بیٹھنے کی جگہ سے نو انچ سے اونچا یا نو انچ سے زیادہ اونچا ہو تو کیا اس صورت میں اس پر سجدہ کرنے سے سجدہ ادا نہیں ہوگا؟

الجواب ۴۱۔۴۲۔ جو شخص قیام پر قادر نہیں، البتہ رکوع وسجدہ پر قادر ہے تو ایسی صورت میں اگر وہ زمین پر بیٹھ کر نماز ادا کر سکتا ہے تو اسے زمین پر ہی بیٹھ کر نماز ادا کرنی چاہئے، بلا وجہ کرسی پر نماز نہیں پڑھنی چاہئے، لیکن اگر وہ زمین پر بیٹھ کر نماز

پڑھنے کی قدرت نہیں رکھتا ہو بلکہ عذر اور تکلیف کی وجہ سے کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھ رہا ہو لیکن سجدہ پر قادر ہو تو اس میں دو صورتیں ہیں۔

(۱) اگر وہ زمین پر اتر کر با قاعدہ سجدہ کرنے پر قادر ہے تو وہ زمین پر اتر کر سجدہ کرے پھر کرسی پر بیٹھے۔

(۲) اگر وہ زمین پر اتر کر سجدہ کرنے پر قادر نہیں ہے لیکن کرسی کی نشست کے محاذات میں تختہ یا میز وغیرہ پر سر ٹکا کر سجدہ کرنے پر قادر ہے تو اس صورت میں وہ تختہ یا میز وغیرہ پر با قاعدہ سر ٹکا کر سجدہ کرے، البتہ اس میں یہ بات ضروری ہے کہ تختہ یا میز اونچائی میں کرسی کی جگہ کے برابر یا زیادہ سے زیادہ اس سے ایک یا دو اینٹ یعنی نو انچ سے کم کم اونچا ہو، لیکن اگر اس سے زیادہ اونچا ہو تو اس پر سجدہ کرنا درست نہیں ہوگا۔

واضح رہے کہ مذکورہ دونوں صورتوں میں رکوع کے وقت اٹھ کر رکوع کرنے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ بیٹھے بیٹھے با قاعدہ جھک کر رکوع کر لینا کافی ہے اور اس سے رکوع ادا ہو جائے گا۔

فی مراقی الفلاح :

اذا تعذر على المريض كل القيام وهو الحقيقي و مثله الحكمي ذكره فقال أو تعسر كل القيام بوجود ألم شديد أو خاف بأن غلب في ظنه بتجربةٍ سابقة أو اخبار طبيب مسلم حاذق أو ظهور الحال زيادة المرض أو خاف بطأه أى طول المريض به أى بالقيام صلى قاعداً بركوع وسجود الخ (ص ۴۳۰)

فی البحر الرائق :

و أما اليدان والركبتان فظاهر الرواية عدم افتراض

وضعهما قال فی التجنیس و الخلاصة و علیه فتوی مشایخنا ولکن مقتضاه مقتضی المواظبة الوجوب و قدا اختاره المحقق فی فتح القدیر وهو انشاء الله تعالیٰ أعدل الأقوال لموافقته الأصول الخ (۱/ ۱۰۹)

فی ردالمحتار

أقول : الحق التفصیل وهو أنه إن کان رکوعه بمجرد إیماء الرأس من غیر انحناء و میل الظهر فهذا إیماء لا رکوع فلا یعتبر السجود بعد الإیماء مطلقا و إن کان مع الانحناء کان رکوعا معتبرا حتی إنه یصح من المتطوع القادر علی القیام فحینئذ ینظر إن کان الموضوع مما یصح السجود علیه کحجر مثلا ولم یزد ارتفاعه علی قدر لبنته أو لبنتین فهو سجود حقیقی۔ (۹۸/۲، ایج ایم سعید)

فی الفتاویٰ الهندیة :

إذا کان موضع السجود أرفع من موضع القدمین بقدر لبنة أو لبنتین منصوبتین جاز و إن زاد لم یجز کذا فی الزاهدی وحد اللبنته ربع ذراع ۔ کذا فی السراج الوهاج (۱/۷۰، مکتبہ رشیدیہ)

مریض کے لئے کیا تکبیر تحریمہ کے وقت کھڑا ہونا ضروری ہے؟

سوال ۴۳: کرسی پر نماز پڑھنے والا شخص کیا اپنی نماز بیٹھ کر ہی شروع کرے گا یا تکبیر کھڑے ہو کر کہہ کر بیٹھ جائے گا یا پہلی رکعت کا قیام ادا کرنے کے بعد رکوع کے وقت بیٹھ جائیگا یا رکوع بھی کھڑا ہو کر ادا کرنے کے بعد سجدہ کے وقت بیٹھ جائے گا اور پھر بقیہ نماز بیٹھ کر ادا کرے گا؟

الجواب۔ جواب (۴۱) کی تفصیل کے مطابق اگر کوئی شخص ابتداء ہی سے قیام پر بالکل قادر نہ ہو یا قیام کرنے میں بیماری بڑھ جانے کا اندیشہ ہو تو ایسی صورت میں وہ شروع ہی سے بیٹھ کر نماز ادا کرے گا، تاکہ اگر کوئی شخص کسی حد تک بھی قیام پر تکلیف کے بغیر قادر ہو تو وہ شخص اس حد تک قیام کرے۔

فی الهندية:

إذا عجز المريض عن القيام صلى قاعدا يركع ويسجد، هكذا في الهداية وأصح الأقاويل في تفسير العجز أن يلحقه بالقيام ضرر و عليه الفتوى، كذا في معراج الدراية، و كذلك إذا خاف زيادة المرض أو إبطاء البرء بالقيام أو دوران الرأس ، كذا في الكافي. ولو كان قادرا على بعض القيام دون تمامه يؤمر بأن يقوم قدر ما يقدر حتى إذا كان قادرا على إن يكبر قائما ولا يقدر على القيام للقرائة أو كان قادرا على القيام لبعض القرائة دون تمامها يؤمر بأن يكبر قايما ويقرأ قدر ما يقدر عليه قايما ثم يقعد إذا عجز قال شمس الأيمة الحلواني رحمه الله تعالىٰ هو المذهب الصحيح ولو ترك هذا خفت أن لا تجوز صلاته، كذا في الخلاصة (۱/ ۱۳۶)

کیا قیام کے وقت کھڑا ہونا ضروری ہے؟

سوال ۴۴:۔ جو شخص قیام پر قادر ہو لیکن رکوع وسجدہ پر قادر نہ ہونے کی وجہ سے کرسی پر نماز ادا کر رہا ہو تو کیا ایسا شخص ہر رکعت کے قیام میں کھڑا ہوگا صرف رکوع وسجدہ ادا کرنے کے لیے کرسی پر بیٹھ جائے گا یا صرف وہ پہلی رکعت کا قیام کھڑا ہو کر ادا

کرے پھر بقیہ نماز بیٹھ کر ہی ادا کرے؟ اسی طرح جو شخص قیام کے ساتھ ساتھ رکوع پر بھی قادر ہو صرف سجدہ کرنے پر قادر نہ ہو اس کا کیا حکم ہوگا؟

الجواب۔ جو شخص رکوع اور سجدہ دونوں پر قادر نہ ہو تو اس پر قیام کرنا فرض نہیں ہے بلکہ ایسا شخص بیٹھ کر نماز ادا کرے اور سر کے اشارے سے رکوع وسجدہ کرے، تاہم ایسے شخص پر یہ بات لازم ہے کہ وہ سجدہ رکوع سے زیادہ جھک کر کرے۔

فی الدرالمختار :

و إن تعذرا ليس تعذر هما شرطا بل تعذر السجود كاف لا القيام أو مأ بالهمز قاعدا وهو أفضل من الإيماء قائما لقربه من الأرض ويجعل سجوده أخفض من ركوعه۔

فی ردالمحتار تحت قوله :

(تعذر السجود كاف) نقله البحر عن البدائع وغيرها۔ و في الذخيرة: رجل بحلقه خراج إن سجد سال وهو قادر على الركوع والقيام والقرائة يصلي قاعدا يومئ ولو صلى قايما بركوع و قعدد أو مأ بالسجود أجزأه والأول أفضل لأن القيام والركوع لم يشرعا قربة بنفسهما بل ليكونا وسيلتين إلى السجود۔ (۲/۹۷)

کیا صرف سر جھکانا کافی ہے یا ٹکانا بھی ضروری ہے؟

سوال ۴۵ :۔ جو شخص کرسی پر بیٹھ کر نماز ادا کر رہا ہو تو اس کا سجدہ کیا صرف جھکا دینے سے ادا ہو جائے گا یا وہ کسی چیز مثلاً تختہ یا میز وغیرہ) پر باقاعدہ سر ٹکا کر سجدہ کرے گا؟

الجواب۔ جواب (۴۱) کی تفصیل کے مطابق جو شخص کسی عذر کی وجہ سے کرسی

پر بیٹھ کر نماز پڑھ رہا ہو لیکن سر ٹکا کر سجدہ کرنے پر قادر ہو تو ایسی صورت میں اس پر باقاعدہ زمین، تخت یا میز وغیرہ پر سر ٹکا کر سجدہ کرنا ضروری ہے، محض سر جھکا کر اشارے سے کرنا جائز نہیں اور اس سے نماز نہیں ہوگی، البتہ اگر وہ باقاعدہ سر ٹکا کر سجدہ کرنے پر قادر نہیں یا سر ٹکا کر سجدہ کرنے میں اسے شدید تکلیف ہوتی ہو تو اس کے لئے زمین، تخت یا میز وغیرہ پر سجدہ کرنا لازم نہیں بلکہ وہ مذکورہ چیزوں پر سر رکھے بغیر محض اشارہ سے سجدہ ادا کرے گا اور اس کا سجدہ ادا ہو جائے گا، لیکن اس صورت میں بھی اس پر لازم ہے کہ وہ سجدہ رکوع سے زیادہ جھک کر کرے۔

فی المحیط البرھانی :

و ان عجز عن القیام و قدر علی القعود فانہ یصلی المکتوباۃ قاعداً برکوع وسجود ولا یجزءہ غیر ذلک۔
(۲۶/۳) (وحوالہ بالا جواب نمبر۴)

میز کی اونچائی اور کیفیت کیسی ہو؟

سوال ۴۶:۔ اگر سجدۃ تختہ یا میز وغیرہ پر کرنا ہوگا تو اس میز کی کیا کیفیت ہو؟ یعنی زمین سے کتنا اونچا ہو؟ زمین سے اس کا کوئی تعلق ہونا ضروری ہے یا نہیں؟ کتنا سخت ہو کیونکہ بعض اوقات تختہ یا میز کی عدم موجودگی کی وجہ سے لوگ سامنے رکھے ہوئے صوفے یا بستر پر سجدہ کرتے ہیں؟

الجواب۔ تختہ یا میز وغیرہ کی اونچائی سے متعلق تفصیل جواب نمبر۲ میں گزر چکی ہے، اور جس چیز پر سجدہ کیا جا رہا ہے وہ اتنی سخت ہو کہ اس پر صحیح طرح سے پیشانی ٹکا سکے، اور اگر پیشانی صحیح طریقہ سے نہ ٹکے بلکہ وہ چیز دبتی ہی چلی جائے تو اس پر سجدہ درست نہیں ہوگا۔ (مأخذ احسن الفتاویٰ بتصرف،۴۳۲/۳)

فی حاشیة الطحطاوی :

و من شروط صحة السجود کونه علی ما ای شئی یجد الساجد حجمه بحیث لو بالغ لا تتسفل رأسه......و تستقر جبهته۔ (ص، ۲۳۱)

فی ردالمحتار :

قوله و أن یجد حجم الأرض تفسیره أن الساجد لو بالغ لا یتسفل رأسه أبلغ من ذلک فصح علی طنفسة وحصیر و حنطة و شعیر وسریر و عجلة و إن کانت علی الأرض لا علی ظهر حیوان کبساط مشدودٍ بین أشجار۔ (۱/۵۰۰)

کرسی کی گدی اور قدم رکھنے کی جگہ پاک ہونا ضروری ہے

سوال ۴۷:۔جس کرسی پر یہ مصلی نماز پڑھ رہا ہے کیا اس کی گدّی کا پاک ہونا ضروری ہے؟ اسی طرح جس چیز پر یہ سجدہ کررہا ہے کیا اس کا بھی پاک ہونا ضروری ہے؟ اسی طرح زمین کے جتنے حصے میں اس مصلی کے قدم ہیں کیا اس کا بھی پاک ہونا ضروری ہے کیونکہ عام طور پر گھر میں قالین بچھا ہوا ہوتا ہے جو بعض اوقات بچوں کے پیشاب کردینے کی وجہ سے نجس ہوجاتا ہے)

الجواب۔نمازی جس گدّی پر نماز پڑھ رہا ہے، اسی طرح جس چیز پر سجدہ کررہا ہے اور قالین کے جس حصہ پر قدم رکھا ہوا ہے ان سب چیزوں کا پاک ہونا ضروری ہے، اگر قالین یقینی طور پر غالب گمان کے مطابق ناپاک ہو تو پاک کپڑا بچھا کر نماز پڑھنا ضروری ہے۔

الفتاویٰ الهندیة :

تطهیر النجاسة من بدن المصلی و ثوبه والمکان الذی

يصلي عليه واجب۔ هكذا في الزاهدي في باب الأنجاس...... و إن كانت النجاسة تحت قدمي المصلي منع الصلاة كذا في الوجيز للكردي ولا يفترق الحال بين أن يكون جميع موضع القدمين نجسا و بين أن يكون موضع الأصابع نجس۔ (۱/۵۸،۶۱)

دل کے مریض کے لئے اشارہ سے نماز پڑھنے کا حکم

سوال ۴۸۔ زید کی عمر تقریبا ۶۸ سال ہے اور وہ دل کا مریض ہے، اسے تین دفعہ دل کا دورہ بھی پڑ چکا ہے اب کی بار جب اسے دل کا دورہ پڑا یعنی ۶۸ سال کی عمر میں تو اس کا دل اس قدر کمزور ہو گیا کہ اطباء نے کہہ دیا کہ اب اس شخص کا دل کا آپریشن بھی ممکن نہیں ہے (دل کی کمزوری کی وجہ سے) اب زید کی کیفیت یہ ہے کہ اطباء نے اسے چلنے پھرنے اور زیادہ بات چیت کرنے سے منع فرمایا ہے کیونکہ اس سے دل پر زور پڑتا ہے جو کہ زید کی زندگی کے لیئے نہایت خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔ لہٰذا زید اپنے بستر پر لیٹا رہتا ہے صرف قضائے حاجت کے لئے ہی کھڑا ہو کر بیت الخلاء جاتا ہے اور دن میں ایک یا دو مرتبہ تھوڑا بہت اپنے کمرے میں چل پھر لیتا ہے۔ اس کے علاوہ زید کو گھٹنوں کی تکلیف بھی ہے جس کی وجہ سے وہ کرسی پر نماز ادا کرتا ہے، اب زید کہتا ہے کہ وہ میز پر سر ٹکا کر با قاعدہ سجدہ کرنے پر قادر ہے لیکن اس طرح کرنے سے اسے دل پر معمولی سا بوجھ محسوس ہوتا ہے تو کیا اگر وہ صرف سر کے اشارے سے سجدہ کرے تو کیا اس کا سجدہ ادا ہو جائے گا؟ نیز کیا اس پر قیام فرض ہوگا؟

الجواب۔ صورت مسئولہ میں جب زید کو جو کہ دل کا مریض ہے سر ٹکا کر با قاعدہ سجدہ کرنے میں دل پر بوجھ محسوس ہوتا ہے، اور اس سے بیماری بڑھ جانے کا اندیشہ ہے تو اس پر سر ٹکا کر سجدہ کرنا لازم نہیں ہے، نیز اس صورت میں قیام بھی فرض

نہیں ہے بلکہ وہ بیٹھ کر نماز ادا کریگا اور اشارے سے رکوع وسجدہ کرے گا، اور وہ سجدہ رکوع سے زیادہ جھک کر کرے، اس سے اس کی نماز ہو جائیگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

محمد عارف عفا اللہ عنہ
۱۴۲۹/۱۲/۱۹ھ

الجواب صحیح	الجواب صحیح	الجواب صحیح
احقر محمود اشرف غفرالہٗ	محمد عبدالمنان عفی عنہ	بندہ محمد عبداللہ عفی عنہ
۱۴۲۹/۱۲/۲۰ھ	۱۴۲۹/۱۲/۱۹ھ	۱۴۲۹/۱۲/۲۱ھ
الجواب صحیح	الجواب صحیح	الجواب صحیح
سید حسین احمد	محمد یعقوب عفا اللہ عنہ	شاہ محمد تفضل علی عفی عنہ
۱۴۲۹/۱۲/۲۱ھ	۱۴۲۹/۱۲/۲۱ھ	۱۴۲۹/۱۲/۲۲ھ

☆☆☆

کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کی صورت میں پاؤں زمین پر ٹکانا ضروری ہے یا نہیں؟

(فتویٰ نمبر ۵۰/۱۱۶۶)

سوال ۴۹۔ کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھی جائے تو اگر ایسی صورت میں پاؤں زمین سے اٹھ جائیں تو کیا نماز ہو جائے گی؟

الجوب۔ اگر کوئی شخص قیام پر قادر نہیں اور زمین پر بیٹھ کر نماز ادا کرنے کی بھی استطاعت نہیں رکھتا جس کی وجہ سے وہ کرسی پر بیٹھ کر نماز ادا کرتا ہے اور ایسی صورت میں یہ شخص اگر سجدہ کرتے وقت زمین پر جا کر براہ راست سجدہ نہیں کرسکتا بلکہ عذر کی

وجہ سے سامنے رکھی ہوئی تپائی وغیرہ پر سجدہ کرتا ہے تو اس وقت اگر وہ زمین پر یا زمین پر رکھی ہوئی کسی چیز یا کرسی کے کسی حصہ پر اپنا پاؤں یا پاؤں کا کچھ حصہ ٹکانے پر قادر ہو تو دورانِ سجدہ کم از کم ایک تسبیح پڑھنے کے بقدر اسے ٹکانا ضروری ہے، اگر کسی نے قدرت کے باوجود پورے سجدہ کے دوران ایک تسبیح کے برابر بھی زمین یا زمین پر رکھی کسی چیز پر پاؤں نہیں ٹکایا یا پاؤں کی انگلیوں میں سے ایک انگلی بھی نہیں ٹکائی تو اس کی نماز واجب الاعادۃ ہوگی۔

لیکن اگر وہ پاؤں یا اس کا کچھ حصہ یعنی چھنگلی بھی ٹکانے پر قادر نہ ہو تو پھر زمین پر ٹکانا ضروری نہیں۔ بلکہ ٹکائے بغیر سجدہ کرنے سے سجدہ ہو جائے گا اور اسکی نماز ادا ہو جائے گی۔

لما فی بعدائع الصنائع :

أما الحقيقة فلأن القيام اسم لمعنيين في محلين مختلفين وهما الانتصابان في النصف الأعلى والنصف الأسفل فلو تبدل الانتصاب في النصف الأعلى بما يضاده وهو الانحناء سمي ركوعا لوجود االانحناء...... ولو تبدل الانتصاب في النصف الأسفل بما يضاده وهو انضمام الرجلين و إلصاق الألية بالأرض يسمى قعودا فكان القعود اسما لمعنيين مختلفين في محلين مختلفين وهما الانصاب في النصف الأعلى والانضمام والا ستقرار على الأرض في النصف الأسفل فكان القعود مضادا للقيام في أحد معنييه و كذا الركوع والركوع مع القعود يضاد كل كل واحد منهما للآخر بمعنى واحد وهو صفة النصف الأعلى......و أما الحكم فلأن ما صار القيام لأجله طاعة يفوت رجليه لما

يلحق رجليه من المشقة وهو بالكلية يفوت عند الجلوس فثبت حقيقة وحكما أن القيام يفوت عند الجلوس فصار الجلوس بدلا عنه والبدل عند العجز عن الأصل أو تعذر تحصيلة يقوم مقام الأصل ـ (۱/۳۵٦، ۳۵۷ ـ بيان شرائط الإقتداء المكتبة الرشيدية)

ولما فی الجوهرة النيرة :

ولو صلى على الدكان و أدلى رجليه عن الدكان عند السجود لا يجوز وكذا على السرير إذا أدلى رجليه عنه لا يجوز ـ (۱/٦۳ . باب صفة الصلاة ـ طبع قديمى)

ولما فی الهندية :

إذا صلى المريض قاعدا كيف يقعد؟ الأصح أن يقعد كيف يتيسر عليه هكذا فی السراج الوهاج وهو الصحيح هكذا فی العينی شرح الهداية ـ (۱/۱۳٦ ـ الباب الرابع عشر فی صلاة المريض . المكتبة الرشيدية)

ولما فی ردالمحتار :

أقول : ينبغي أن يقال إن كان جلوسه كما يجلس للتشهد أيسر عليه من غيره أو مساويا لغيره كان أولى وإلا اختار الأيسر فی جميع الحالات ولعل ذلک محمل القولين والله أعلم ـ (۲/ ۹٦، ۹۷ ـ باب صلاة المريض . ايج ايم سعيد. كراچی)

ولما فی الفتاویٰ الهندية ـ

و تعديل الأركان هو تسكين الجوارح حتى تطمئن مفاصله

و أدناه قدر تسبيحة ـ(١ / ١٧ ـ الباب الثانى فى واجبات الصلاة ـ المكتبة الرشيدية)

ولما فى الدرالمختار :

ووضع أصبع واحدة منهما شرط ـ (٢/ ٤٤٧ .باب صفة الصلاة . طبع ايچ ايم سعيد كراچى)

ولما فى الشامية :

والحاصل أن المشهور فى كتب المذهب اعتماد الفرضية والأرجح من حيث الدليل والقواعد عدم الفرضية ولذا قال فى العناية والدرر : إنه الحق ـ ثم الأوجه حمل عدم الفرضية على الوجوب والله أعلم قوله : (ولو واحدة) صرح به فى الفيض) قوله : (نحو القبلة) قال فى البزازية: والمراد بوضع القدم هنا وضع مع ذلك إحدى قدميه صح و إلا لا. قال فى شرح المنية بعد نقله ذلك : و فهم منه أن المراد بوضع الأصابع توجيهها نحو القبلة ليكون الاعتماد عليها وإلا فهو وضع ظهر القدم وقد جعلوه غير معتبر وهذا مما يجب التنبه له فإن أكثر الناس عنه غافلون.

أقول : و فيه نظر فقد قال فى الفيض : ولو وضع ظهر القدم دون الأصابع بأن كان المكان ضيقا أو وضع إحداهما دون الأخرى لضيقه جاز كما لو قام على قدم واحد و إن لم يكن المكان ضيقا يكره ـ فهذا صريح فى اعتبار وضع ظاهر القدم و إنما الكلام فى الكراهة بلا عذر ـ(١/ ٥٠٠ ـ تحت مطلب فى إطالة الركوع للجائى. طبع ايچ ايم سعيد)

کرسی پر سجدہ کرنے کا طریقہ کیا ہے

(فتویٰ نمبر ۵۰/۱۱۶۶)

سوال ۵۰:۔ کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کی صورت میں سجدہ کیسے کیا جائیگا؟

الجواب۔ کرسی پر نماز پڑھتے وقت سجدہ کرنے سے متعلق تفصیل یہ ہے کہ اگر وہ باقاعدہ سر ٹکا کر سجدہ کرنے پر قادر ہو تو اس میں دو صورتیں ہیں:

(۱) اگر وہ زمین پر اتر کر باقاعدہ سجدہ کرنے پر قادر ہے تو وہ زمین پر اتر کر سجدہ کرے پھر کرسی پر بیٹھے۔

(۲) اگر وہ زمین پر اتر کر سجدہ کرنے پر قادر نہیں ہے، لیکن کرسی کی سیدھ میں تختہ یا میز وغیرہ پر سجدہ کرنے پر قادر ہے تو اس صورت میں وہ تختہ یا میز وغیرہ پر باقاعدہ سر ٹکا کر سجدہ کرے، نیز مذکورہ صورت میں تختہ یا میز پر ہاتھ بھی رکھے، البتہ اس میں یہ بات ضروری ہے کہ تختہ یا میز اونچائی میں کرسی پر بیٹھنے کی جگہ کے برابر ہو یا زیادہ سے زیادہ اس سے ایک یا دو اینٹ یعنی تقریباً نو (۹) انچ سے کم کم اونچا ہو، لیکن اگر اس سے زیادہ اونچا ہو تو اس پر سجدہ کرنا درست نہیں ہوگا، اور چونکہ یہ شخص رکوع وسجدہ پر قادر ہے لہٰذا اس کے لئے محض اشارے سے رکوع وسجدہ کرنا جائز نہیں۔

البتہ جو شخص زمین یا تختہ وغیرہ میں سے کسی پر بھی باقاعدہ سر ٹکا کر سجدہ کرنے پر قادر نہ ہو یا سر ٹکا کر سجدہ کرنے میں اسے شدید تکلیف ہوتی ہو تو اس کے لئے زمین، تخت یا میز وغیرہ پر سجدہ کرنا لازم ہی نہیں، اور نہ ہی تخت وغیرہ پر ہاتھ رکھنا ضروری ہے، بلکہ وہ تخت وغیرہ پر سر، ہاتھ رکھے بغیر محض سر کے اشارہ سے سجد ادا کرے گا اور اس کا سجدہ ادا ہو جائیگا، لیکن اس صورت میں بھی اس پر لازم ہے کہ سجدہ ورکوع سے جھک کر کرے۔ (مأخذہ تبویب بتصرف: ۱۰۸۷،۱۸)

جہاں تک صف پر کرسی رکھنے کا مسئلہ ہے، اس کے بارے میں عرض یہ ہے کہ صف کے ساتھ چاہے کرسی اگلے پائے رکھیں یا پچھلے پائے، معذور کے لئے عذر کی بنا پر دونوں صورتوں کی گنجائش ہے، البتہ اگر معذور پوری نماز کرسی پر بیٹھ کر ادا کرتا ہے تو اس صورت میں بہتر یہ ہے کہ صف پر کرسی کے پچھلے پائے رکھے جائیں تاکہ معذور کا کندھا دیگر نمازیوں کے کندھے کے برابر اور سیدھ میں ہو جائے لیکن اگر معذور قیام کے وقت قیام کرتا ہے اور رکوع وسجدہ کرسی پر بیٹھ کر ادا کرتا ہے تو اس صورت میں صف پر کرسی کے اگلے پائے رکھے جائیں اور کرسی کا بقیہ حصہ پچھلی صف میں ہو تاکہ کھڑے ہوتے وقت معذور دیگر نمازیوں کی سیدھ میں آجائے۔

اور رہا پچھلی صف والوں کا مسئلہ تو اس کا حل یہ ہے کہ جتنے معذور حضرات ہوں گے وہ صف کے کنارے پر ایک دوسرے کے پیچھے نماز پڑھیں تاکہ بیچ میں خلل نہ آئے۔(ماخذہ تبویب بتصرف یسیر:۸۵۲/۹)

لما فی مشکوٰۃ المصابیح :

عن ابن عمر رضی الله عنهما قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم : أقیموا الصفوف و حاذوا بین المناکب و سدوا الخلل ولیّنوا بأیدی اخوانکم ولا تذروا فرجات الشیطان و من وصل صفا وصله الله ومن قطعهٗ قطعهٗ اللّٰه۔

(۱/۹۸ ۔ باب تسویة الصف ۔ طبع قدیمی)

ولما فی المحیط البرهانی

الأصل فی هذا الفصل : أن المریض إذا قدر علی الصلاة قایماً برکوع وسجود فإنه یصلی المکتوبة قایماً برکوع و سجود ولا یجزیه غیر ذلک ، لأنه لما قدر علی القیام

والـركـوع وسـجـود كـان بـمـنزلة الصحيح والصحيح لا يـجـزيـه أن يـصـلـى الـمـكـتـوبة إلا قـائماً بركوع وسجود كـذلك هـذا ــ و إن عجز عن القيام وقدر على القعود فإنه يـصـلـى الـمـكـتـوبة قـاعداً بركوع وسجود ولا يجزيه غير ذلك ــ (٢٦/٣ ــ الـفـصـل الـحادى والثلاثون فى صلاة المريض ـ إدارة القرآن والعلوم الإسلامية)

ولما فى ردالمحتار :

بـل يـظهر أنه لو كان قادرا على وضع شئى على الأرض مما يـصـح السجود عليه أنه يلزمه ذاك لأنه قادر على الركوع والسـجـود حقيقة ولا يصح الإيماء بهما مع القدرة عليهما بـل شـرطـه تـعذرهما كما هو موضوع المسألة ـ (٩٨/٢ ـ صلاة المريض . طبع ايج ايم سعيد)

ولما فى الهندية :

إذا كـان مـوضع السجود أرفع من موضع القدمين بقدر لبنة أو لبنتين منصوبتين جاز و إن زاد لم يجز كذا فى الزاهدى ـ وحـد الـلـبـنة ربع ذراع كذا فى السراج الوهاج ـ (٧٠/١ ـ الفصل الثانى فى واجبات الصلاة المكتبة الرشيدية)

ولما فيها أيضاً :

و إن عـجـز عـن الـقـيـام والـركـوع والسـجـود و قدر على الـقـعـود يـصـلـى قاعدا بإيماء و يجعل السجود أخفض من الـركـوع كـذا فى فتاوى قاضى خان حتى لو سوّى لم يصح

كذا في البحر الرائق۔ (۱/ ۱۳۶ ۔ الباب الرابع عشر في صلاة المريض ۔ المكتبة الرشيدية)

ولما في مراقي الفلاح :

و إن تعذر الركوع والسجود و قدر على القعود ولو مستندا صلى قاعدا بالإيماء للركوع والسجود برأسه ولا يجزيه مضطجعا وجعل إيماء برأسه للسجود أخفض من إيماءه برأسه للركوع۔ (ص ۴۳۱، باب صلاة المريض ۔ طبع قديمي)

لما في البحر الرايق :

و أما اليدان والركبتان فظاهر الرواية عدم افتراض وضعهما قال في التجنيس والخلاصة وعليه فتوىٰ مشايخنا وفي منية المصلي ليس بواجب عندنا واختار الفقيه أبو الليث الافتراض وصححه في العيون ولا دليل عليه، لأن القطعي إنما أفاد وضع بعض الوجه على الأرض دون اليدين والركبتين والظني المتقدم لا يفيده لكن مقتضاه و مقتضى المواظبة الوجوب و قد اختاره المحقق في فتح القدير وهو إن شاء الله تعالىٰ أعدل الأقوال لموافقته الأصول .

(۱/۹ ۰ ۲ ۔ أحكام السجود ۔ دار إحياء التراث العربي)

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

محمد عارف عفا اللہ عنہ

۱۳/۶/۱۴۳۰ھ

الجواب صحیح
محمود اشرف غفر اللہ لہٗ
۱۳/۶/۱۴۳۰ھ

الجواب صحیح
بندہ محمد عبداللہ عفی عنہ
۱۴/۶/۱۴۳۰ھ

الجواب صحیح
محمد عبدالمنان عفی عنہ
۱۳/۶/۱۴۳۰ھ

الجواب صحیح
محمد یعقوب عفا اللہ عنہ
۱۳/۶/۱۴۳۰ھ

الجواب صحیح
سید حسین احمد
۱۳/۶/۱۴۳۰ھ

الجواب صحیح
عصمت اللہ
۱۳/۶/۱۴۳۰ھ

((..))

کیا مریض کے لئے کرسی پر ہی بیٹھ کر نماز پڑھنا ضروری ہے؟

(فتویٰ نمبر ۸۴۰/۲۶)

سوال ۱۵:۔ ہماری مسجد فاروق اعظم، بلاک ۷، فیڈرل بی ایریا، کراچی الحمدللہ علاقے کی معروف مسجد ہے اور اس میں نمازی حضرات کی تعداد بھی بلاک ۷ کی دیگر مساجد سے بہت زیادہ ہے۔ ان محترم نمازیوں میں کچھ ایسے افراد بھی ہیں جو ضعیف اور انتہائی معذور ہیں کہ نماز میں قیام کے لئے کھڑے بھی نہیں رہ سکتے۔ اس لئے وہ اکثر بیٹھ کر نماز ادا کرتے تھے جس کے لئے شریعت نے ان کو اجازت دی ہے۔ نماز میں بلاشک قیام فرض ہے لیکن ایسے افراد کے لئے (جو واقعی قیام سے معذور ہیں) ترکِ قیام کی اجازت ہے۔ کچھ عرصہ ہوا کہ ایک مخلص نمازی نے ایسے افراد کے لئے

مسجد میں کچھ کرسیاں عطیہ کردیں۔ ابتداء میں صرف دو یا تین کرسیاں تھیں۔ لیکن اب ان کی تعداد میں کافی اضافہ ہوگیا ہے۔ ہر طرف کرسی ہی کرسی نظر آتی ہے۔ عطیہ دینے والوں کے جذبہ خیر کی بلاشبہ قدر کی جانی چاہئے اور کی جاتی ہے لیکن کئی نمازی حضرات کو ان کرسیوں پر شدید اعتراض ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ اس طرح کرسیوں میں اضافے کی موجودہ روش سے چرچ (گرجا گھروں) کا منظر نظر میں آتا ہے جہاں کرسیوں اور بنچوں میں بیٹھ کر عیسائی حضرات عبادت کرتے ہیں۔ یہ طریقہ شریعت اسلام کے خلاف ہے۔ ان نمازیوں کے اعتراضات درج ذیل دلائل پر ہی ہیں:

۱: بہت سے نمازی حضرات باجماعت/ انفرادی نماز میں تکبیر اولیٰ سے ہی کرسیوں پر بیٹھے ہوئے ہوتے ہیں قیام نہیں کرتے۔ بعض کرسی نشین حضرات قیام کے وقت کھڑے ہوجاتے ہیں اور پھر رکوع، سجود اور جلسوں کو بیٹھ کر ادا کرتے ہیں۔ اس طرح دونوں طرح کے لوگ تمام نمازوں میں رکوع، سجود وغیرہ اشاروں سے کرتے ہیں۔ ان میں سے بعض نمازیوں کو دیکھا گیا ہے کہ وہ اپنے دونوں پاؤں کے پنجے بھی زمین پر اس طرح نہیں رکھتے جیسے (کھڑے ہوکر) قیام کرنے میں رکھے جاتے ہیں یعنی دونوں پیروں کے پنجے سیدھے زمین پر نہیں رکھتے۔ بلکہ لاپروائی سے رکھتے ہیں مثلاً پنجے پر پنجہ رکھا یا پنجوں کو مڑے ہوئے رکھا یا ٹخنوں پر ٹخنہ لگا کر رکھا یا دونوں پیروں کو کرسی کے نچلے حصہ میں اندر کی طرف موڑ کر رکھا وغیرہ۔

۲: بلاشبہ ایسے افراد میں جو قیام کے لئے کھڑے نہیں ہوتے ایسے لوگ بھی ہیں جو چل پھر سکتے ہیں اور ضرورت کے وقت کافی دیر تک کھڑے بھی رہتے ہیں۔ اور کھڑے کھڑے دیر تک باتیں کرنے کی صلاحیت بھی رکھتے ہیں۔ لیکن نماز کرسی پر بیٹھ کر بلا قیامِ شرعی پڑھتے ہیں۔

۳: گزشتہ رمضان میں دیکھا گیا کہ بہت سے جوان وتندرست نمازی حضرات (جو بلاشبہ نماز تو عام نمازیوں کی طرح بغیر کرسی کے پڑھتے تھے لیکن) نماز کے بعد بڑے سکون

سے کرسیوں پر استراحت فرماتے تھے یا اس پر بیٹھے تلاوت کرتے تھے۔ ان میں سے بعض صحت مند نمازی حضرات کرسیوں کو ایک دائرے کی شکل دے کر اُس پر بیٹھے باتوں میں مشغول رہتے تھے۔ ایسا محسوس ہوتا تھا کہ یہ لوگ کسی پارک یا کلب وغیرہ میں بیٹھے ہوں۔

۴:۔ کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے والے بعض نمازی حضرات (خواہ قیام کھڑے ہو کر کرتے ہوں یا بیٹھ کر) نماز کے بعد زمین پر بیٹھ جاتے تھے اور دیگر نمازیوں سے محوِ گفتگو رہتے تھے۔ معترضین کا کہنا تھا کہ جس طرح زمین پر بیٹھے گفتگو کر سکتے ہیں اسی طرح زمین پر بیٹھے نماز بھی پڑھ سکتے ہیں۔ پھر کرسی کا استعمال کیوں کرتے ہیں؟ ان کو بیٹھ کر نماز پڑھنی چاہئے جس کے لئے شریعت نے اجازت دی ہے۔

۵:۔ ایسے نمازی بھی تھے جو عام نمازیوں کی طرح کھڑے ہو کر پڑھتے تھے لیکن بعدِ نماز، قرآن کی تلاوت کرسی پر آرام سے بیٹھے ہوئے کرتے تھے۔ ان میں حفاظ اور صاحبِ علم وفہم لوگ بھی ہیں۔

۶:۔ اس طرح دن بدن کرسی کی تعداد میں اضافہ ہوتا رہتا ہے جس پر بعض حضرات و سخت اعتراضات ہیں۔

ایک صاحب نے مشورہ دیا کہ تمام کرسیوں کو ہٹا دیا جائے۔ شریعت نے معذور کو زمین پر بیٹھ کر (یا انتہائی حالات میں لیٹ کر حتیٰ کہ اشاروں سے نماز پڑھنے کی تلقین کی ہے) اور تمام مساجد میں لوگ پڑھتے بھی ہیں۔ اسی طرح ان معذورین کو بھی زمین پر بیٹھے نماز پڑھنی چاہئے (خواہ کسی طرح بھی بیٹھ سکتے ہوں) کرسی کا استعمال نہیں کرنا چاہئے۔ اس سے بے شمار قباحتیں پیدا ہوتی ہیں اور لوگ مساجد کے تقدس کو قائم نہیں رکھ پاتے وہ عموماً ان کرسیوں پر بڑے ٹھاٹھ سے بیٹھتے ہیں۔ آخر کار یہ طے پایا کہ کوئی فیصلہ کرنے سے پہلے ہمیں فتویٰ حاصل کرنا چاہئے تاکہ شرعی طریقہ معلوم ہو سکے۔

میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ ازارہ کرم اس معاملے میں شریعت کی

روشنی میں رہنمائی فرمائیں۔ جزاک اللہ۔ فقط طالب دعاء

ا احقر احمد علی میمن

الجواب:۔ معذور افراد جو فرض نماز کھڑے ہو کر پڑھنے پر قادر نہیں یا وہ کھڑے ہونے پر تو قادر ہیں لیکن زمین پر سر ٹکا کر سجدہ کرنے پر قادر نہیں، ان کے لئے اصل حکم تو زمین پر بیٹھ کر ہی نماز پڑھنے کا ہے، کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کا حکم، ان معذور افراد کے لئے ایک جائز صورت ہے کوئی لازم یا ضروری نہیں ہے بلکہ حضراتِ فقہاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ نے معذور افراد کے لئے زمین پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کو ''اقرب الی الارض'' یعنی زمین سے قریب تر ہونے کی وجہ سے افضل قرار دیا ہے۔ اور جو افراد شرعی نقطۂ نظر سے معذور کے حکم میں نہیں آتے ان کے لئے زمین پر بیٹھ کر یا کرسی پر بیٹھ کر فرض نماز پڑھنا جائز ہی نہیں ہے اس طرح نماز پڑھنے سے ان کی نماز نہیں ہوگی لہٰذا مسجد میں کرسیاں ہونے کی وجہ سے اگر واقعۃً خرابیاں پیدا ہو رہی ہیں جیسا کہ سوال میں مذکور ہے اور مشاہدہ بھی ہو رہا ہے تو کرسیوں کو ہٹا دینے یا مسجد میں ان کو لانے پر پابندی کا اعلان کرنے میں شرعاً کوئی ممانعت نہیں۔

فی الدر المختار (۲/۹۷) :

(و ان تعذرا) لیس تعذرهما شرطا بل تعذر السجود کاف (لا القیام أ وما) قاعدا. واللّٰہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم.

محمد یعقوب عفا اللہ عنہ
۱۴۲۹/۱۱/۲۱ھ

الجواب صحیح

احقر محمود اشرف غفر اللہ
۱۴۲۶/۱۱/۲۱ھ

مساجد میں رکھی ہوئی کرسیوں کے احکام

(فتویٰ نمبر ۱۲۰۵/۳۲)

مسجدوں میں جو کرسیاں رکھی ہوتی ہیں ان پر نماز پڑھنے کا حکم

سوال ۵۲:۔ ہمارے ہاں مساجد میں عام طور پر معذروں کے لئے کرسی کا جو اہتمام کیا جاتا ہے اور اس کرسی کے آگے سجدہ کرنے کے لئے ایک لکڑی لگی ہوئی ہے اور آج کل ہماری مسجد میں یہ رواج عام ہے کہ لوگ اس کرسی پر لگی ہوئی لکڑی کو آڑ بناتے ہوئے اس کے آگے سے گزر جاتے ہیں جب کہ وہ کرسی نمازی کے استعمال میں ہوتی ہے۔ اور بعض اوقات وہ کرسی والا نمازی اس لکڑی پر حالتِ سجدہ میں ہوتا ہے۔ کیا ایسی لکڑی کا استعمال کرنا درست ہے۔ مہربانی فرما کر دلیل بھی بیان فرمائیں۔

الجواب۔ معذور افراد کے لئے مسجد میں جو کرسیاں رکھی ہوئی ہیں ان میں نماز پڑھنے کے بارے میں تفصیل ہے اور وہ یہ ہے کہ:

جو شخص کھڑے ہو کر نماز پڑھنے پر قادر نہ جس کی وجہ سے وہ بیٹھ کر نماز پڑھتا ہو تو اس کے لئے زمین پر یا کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہے، پھر کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کی صورت میں اگر وہ با قاعدہ سر ٹکا کر سجدہ کرنے پر قادر ہو تو اس میں دو صورتیں ہیں:

(۱)۔ اگر وہ زمین پر اتر کر با قاعدہ سجدہ کرنے پر قادر ہے تو یا تو وہ زمین پر بیٹھ کر نماز پڑھے اور با قاعدہ سجدہ کرے ورنہ مجبوری میں کرسی پر بیٹھنے کی صورت میں وہ زمین پر اتر کر سجدہ کرے پھر کرسی پر بیٹھے۔

(۲)۔ اگر وہ کرسی سے اتر کر سجدہ کرنے پر قادر نہیں ہے، لیکن کرسی کی سیدھ میں تختہ یا میز وغیرہ پر سجدہ کرنے پر قادر ہے تو اس صورت میں وہ تختہ یا میز وغیرہ پر

با قاعدہ سر ٹکا کر سجدہ کرے، البتہ اس صورت میں یہ ضروری ہے کہ تختہ یا میز اونچائی میں کرسی پر بیٹھنے کی جگہ کے برابر ہو یا زیادہ سے زیادہ اس سے ایک یا دو اینٹ تقریباً نو انچ سے کم کم اونچا ہو لیکن اگر اس سے زیادہ اونچا ہو تو اس پر سجدہ کرنا درست نہ ہوگا، لہٰذا مسجدوں میں رکھی ہوئی سامنے تختہ والی کرسی کا تختہ اگر مذکورہ تفصیل کے مطابق ہو تو اس میں سر ٹکا کر سجدہ کرنا معتبر ہے ورنہ معتبر نہیں اور اور نماز درست نہ ہوگی۔

البتہ اگر یہ شخص (یعنی کھڑے ہو کر نماز پڑھنے پر قادر نہ ہونے کی وجہ سے زمین یا کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے والا) سر ٹکا کر با قاعدہ سجدہ کرنے پر قادر نہ ہو یا سر ٹکا کر سجدہ کرنے کی وجہ سے نا قابلِ برداشت تکلیف ہوتی ہے تو اس کے لئے زمین یا کرسی پر بیٹھ کر سجدہ کرنا کافی ہے زمین یا تختہ پر سجدہ کرنا لازم نہیں ہے، ایسی صورت میں مسجدوں میں رکھی ہوئی سامنے تختہ والی کرسی پر سجدہ کرنا ضروری نہیں ہے، اس کے باوجود اگر کسی نے اس اونچے تختہ پر سر رکھ کر سجدہ کرلیا تو اس کی نماز درست ہو جائے گی۔
(علی انه ایماء لاسجود)

کرسی کے ساتھ لگا ہوا تختہ سترہ کے حکم میں ہے یا نہیں؟

سوال ۵۴:۔ایسی کرسی کے آگے سے گزرنا درست ہے یا نہیں؟

الجواب۔کرسی پر نماز پڑھنے والے کے آگے اگر سترہ نہ ہو تو کھڑے ہونے کی جگہ سے تقریباً آٹھ فٹ یعنی اندازاً دو صف کے اندر اندر سے گزرنا جائز نہیں ہے اس کے بعد سے گزرنے کی گنجائش ہے اور کرسی کے ساتھ جو تختہ لگا ہوا ہوتا ہے اس پر سترہ کے احکام جاری نہیں ہونگے کیونکہ سترہ کی حقیقت یہ ہے وہ زمین سے متصل ہو کر کم از کم ایک ہاتھ اونچا ہو اور ایک انگلی کے برابر موٹا اور لمبائی میں ہو، جبکہ کرسی کے ساتھ جو تختہ لگا ہوا ہوتا ہے وہ نہ تو سترہ کے طور پر ہوتا ہے اور نہ اس پر سترہ کی حقیقت

صادق آتی ہے۔ (مآخذہ تبویب:۲/۷۷-۲۲۔والعبارۃ الآتیۃ)

فی الدرالمختار (ج ۱/ص۶۳۷)

(ولا يكفي الوضع ولا الخط) و قيل يكفي فيخط طولا ، وقيل كالمحراب.

و في الشامية

(قوله ولا يكفي الوضع) أي وضع السترة على الأرض إذا لم يكن غرزها وهذا ما اختاره في الهداية و نسبه في غاية البيان إلى أبي حنيفة ومحمد وصححه جماعة منهم قاضي خان معللا بأنه لا يفيد المقصود بحر.

(قوله ولا الخط) أي الخط في الأرض إذا لم يجد ما يتخذه سترة و هذا على إحدى الروايتين أنه ليس بمسنون و مشى عليه كثير من المشايخ واختاره في الهداية لأنه لا يحصل إذ لا يظهر من بعيد.

(قوله و قيل يكفي) أي كل من الوضع والخط أي يحصل به السنة فيسن الوضع كما نقله القدوري عن أبي يوسف ثم قيل يضعه طولا لا عرضا ليكون على مثال الغرز ويسن الخط كما هو الرواية الثانية عن محمد لحديث أبي داود فإن لم يكن معه عصا فليخط خطا وهو ضعيف لكنه يجوز العمل به في الفضائل ولذا قال ابن الهمام والسنة أولى بالاتباع مع أنه يظهر في الجملة إذا المقصود جمع الخاطر بربط الخيال به كي لا ينتشر كذا في البحر و شرح المنية، قال في الحلية و قد يعارض تضعيفه بتصحيح أحمد وابن

حبان وغيرهما له.

(قوله فيخط طولا الخ) قال في شرح المنية و قال أبو داؤد قالوا الخط بالطول و قالوا بالعرض مثل الهلال اه وذكر النودي أن الأول المختار ليصير شبه ظل السترة بحر.

[تنبيه] لم يذكروا ما إذا لم يكن معه سترة ومعه ثوب أو كتاب مثلا هل يكفي وضعه بين يديه والظاهر نعم كما يؤخذ من تعليل ابن الهمام المار آنفا و كذا لو بسط ثوبه وصلى عليه ثم المفهوم من كلامهم أنه عند إمكان الغرز لا يكفي الوضع و عند إمكان الوضع لا يكفي الخط.

کرسی پر بیٹھ کر نفلی عبادت کرنے کا حکم:

سوال ۵۴:۔ کیا صحت مند افراد ان کرسیوں پر نفلی عبادت کر سکتا ہے؟

الجواب۔ کرسی پر بیٹھ کر نفلی عبادت کرنا جائز ہے خواہ عذر ہو یا نہ ہو، لیکن نماز کے لئے جھک کر رکوع کرنا اور سر ٹکا کر سجدہ کرنا ضروری ہے (جبکہ وہ شرعاً معذور نہ ہو) جس کی تفصیل جواب نمبر (۱) گزر چکی ہے۔

و في الهندية (ج ١/ ١١٤)

ويجوز ان يتنفل القادر على القيام قاعداً بلا كراهة في الاصح كذا في شرح مجمع البحرين لابن الملک... ولو صلى التطوع بالايماء من غير عذر لا يجوز.

واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

محمد یعقوب عفا اللہ عنہ

۱۸/۱۱/۱۴۳۰ھ

الجواب صحیح
احقر محمود اشرف غفر اللہ لہٗ
۱۸/۱۱/۱۴۳۰ھ

الجواب صحیح
محمد عبد المنان عفی عنہ
۲۱/۱۱/۱۴۳۰ھ

صف کے درمیان میں کرسی رکھنے کا حکم

(فتویٰ نمبر ۸۴۵/۱)

سوال ۵۵:۔ کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک شخص جو قیام پر قادر نہیں، جس کی وجہ سے وہ کرسی میں نماز پڑھتا ہے اس کے علاوہ اس میں کوئی ایسی بیماری وغیرہ نہیں جس سے لوگوں کو تکلیف یا نفرت ہو، مذکورہ شخص نماز کے لئے مسجد میں جلدی آجاتا ہے، اور صف میں ابھی اکثر جگہ خالی ہوتی ہے، اگر وہ اپنی کرسی امام صاحب کے پیچھے یا دائیں بائیں صف کے درمیان میں رکھ لے تو دوسرے نمازی اسے کرسی صف کے کنارے پر لیجانے کا کہتے ہیں اب پوچھنا یہ ہے کہ۔

(۱) مذکورہ شخص پہلی صفت میں امام صاحب کے پیچھے دائیں بائیں کرسی رکھ کر نماز پڑھ سکتا ہے؟

(۲) کیا عام نمازی مذکورہ شخص کو صف کے کنارے پر جانے کا حکم دے سکتے ہیں؟

الجواب (۱)۔ صورت مسئولہ میں مذکورہ شخص کے لئے ...... امام کے پیچھے صف کے درمیان نماز پڑھنا جائز ہے، البتہ اس کے لئے بہتر یہ ہے کہ وہ صف کے کنارے پر نماز پڑھے تاکہ درمیان میں کرسی رکھ کر نماز پڑھنے کی وجہ سے صف میں جو کچھ ٹیڑھا پن اور معمولی سا خلا پیدا ہو جاتا ہے وہ بھی نہ ہو، اس لئے کہ احادیث مبارکہ میں صفوں کو سیدھا رکھنے اور باہم خوب مِل مِل کر کھڑا ہونے کی بہت تاکید آئی ہے۔

في الصحيح لمسلم (كتاب الصلوٰة باب تسوية الصفوف)

عن ابی مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال، كان رسول الله صلی الله علیه وسلم یمسح مناكبنا في الصلوٰة و یقول استووا ولا تختلفو فتخلف قلو بكم (الحديث).

و فیه ایضاً:

عن أنس بن مالک رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: سووا صفو فكم فان تسوية الصف من تمام الصلوٰة.

و في سنن ابی داؤد. باب تسوية الصفوف.

عن أنس بن مالک رضی الله عنه عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال: رصوا صفوفكم و قاربو ابینها و حاذوا بالأعناق فوالذی نفسي بيده انی لأری الشيطان يدخل من خلل الصف كانها الخذف.

وفي التاتر خانیه (۱/۶۳۳)

و اذا قاموا في الصفوف تراصوا و سووا بين مناكبهم في جامع الجوامع: وليسدون الخلل كذا في الدرالمختار (۱/۵۶۸) و مثله في البحر الرائق (۱/۳۵۳)

(۲)۔ عام نمازیوں کو یہ حق نہیں کہ وہ مذکورہ شخص کو صف کے کنارے پر جانے کا حکم دیں، البتہ اگر کوئی شخص حکمت اور نرمی کے ساتھ مذکورہ شخص کو جواب نمبر ا میں ذکر کردہ بات سمجھا دے تو اس کی گنجائش ہے۔

في الدر المختار (۱/۶۶۲)

وليس له از عاج غيره منه ولو مدرسا.

و فی الشامية:

(قوله ليس له الخ قال فی القنية : له فی المسجد موضع معين يواظب عليه و قد شغله غيره ، قال الأوزاعی له أن يزعجه، وليس له ذلک عندنا اھ. أی المسجد ليس ملكا لأحد بحر عن النهاية.

و فی البحر الرائق (۲/۳۴).

ولا يتعين مكان مخصوص لأحد حتى لو كان للمدرس موضع من المسجد يدرس فيه فسبقه غيره اليه ليس له ازعاجلة. واقامته منه......والله سبحانه و تعالىٰ اعلم.

عطاء اللہ عباسی
۱۴۲۶/۱۲/۲۰ھ

الجواب صحیح	الجواب صحیح	الجواب صحیح
بندہ عبدالرؤف سکھروی ۱۴۲۶/۱۲/۲۰ھ	اصغر علی ربانی ۱۴۲۶/۱۲/۲۰ھ	بندہ محمد عبداللہ عفی عنہ ۱۴۳۰/۱۲/۲۰ھ

محمد عبدالمنان عفی عنہ
۱۴۳۰/۱۲/۲۰ھ

☆☆☆

کیا کرسی صف کے کنارے پر لگانا ضروری ہے؟

(فتویٰ نمبر ۹۱۶/۳۲)

سوال ۵۶۔ اکثر کرسی پر نماز پڑھنے والے حضرات کو لوگ صف کے کنارے

کھڑا کرنے کو ضروری سمجھتے ہیں، اس کا کیا حکم ہے۔

الجواب۔ کرسی پر نماز پڑھنے والے حضرات کے لئے صف کے درمیان میں نماز پڑھنا جائز ہے البتہ بہتر یہ ہے کہ وہ صف کے کنارے میں نماز پڑھیں تا کہ کرسی رکھنے کی وجہ سے صف میں جو تھوڑا سا خلا وغیرہ پیدا ہوتا ہے وہ پیدا نہ ہو۔
(ماخذہ التبویب ۱/ ۸۴۵)

فی الصحیح لمسلم (کتاب الصلوٰۃ باب تسویۃ الصفوف)

عن ابی مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمسح مناکبنا فی الصلوٰۃ و یقول استووا ولا تختلفوا افتختلف قلو بکم (الحدیث)

عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سووا صفوفکم فان تسویۃ الصف من تمام الصلوٰۃ.

و فی سنن ابی داؤد (باب تسویۃ الصفوف)

عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال رصوا صفوفکم و قاربوا بینھما و حاذوا بالاعناق فو الذی نفسی بیدہ انی لأری الشیطٰن یدخل من خلل الصف کانھا الخذف . واللہ اعلم بالصواب.

۱.....حماد اللہ لغاری
۱۴۲۷/۹/۲۴ھ

۲.....محمد یعقوب عفا اللہ عنہ
۱۴۲۷/۹/۲۵ھ

الجواب صحیح
بندہ عبدالرؤف سکھروی
۱۴۲۷/۹/۲۵ھ

الجواب صحیح
بندہ محمود اشرف غفرلہٗ
۱۴۲۷/۹/۲۵ھ

محمد عبدالمنان عفی عنہ
۱۴۲۷/۹/۲۵ھ

بندہ محمد عبداللہ عفی عنہ
۱۴۲۷/۹/۲۵ھ

صف میں کرسی رکھنے کا طریقہ کیا ہے؟

(فتویٰ نمبر ۹۱۶/۳۲)

سوال ۵۷:۔ کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کی صورت میں کرسی کا پچھلا پایا اپنی صف کے کنارے پر رکھیں یا دوسری صف میں رکھ کر سب نمازیوں کے برابر کھڑے ہوں؟

سوال ۵۸:۔ کرسی پر نماز پڑھنے کی صورت میں قیام اور رکوع کر رہے ہیں تو اس صورت میں کرسی کا پایا اگر اپنی صف سے ملا کر رکھتے ہیں تو قیام اور رکوع میں عام نمازیوں سے آگے کھڑے ہوں گے اور سجود اور قعدہ وغیرہ میں برابر ہوں گے لیکن اگر کرسی پچھلی صف میں رکھیں تو پچھلی صف والوں کو سجدہ میں مشکل ہوگی اس لئے کرسی کہاں رکھیں؟

الجواب۔ جو حضرات شرعی عذر کی نبیاد پر بیٹھ کر نماز پڑھتے ہیں وہ اگر کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھیں تو جماعت میں شرکت کے وقت کرسی رکھنے کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ کرسی اس طرح رکھی جائے کہ اس کے پچھلے پائے صف میں کھڑے مقتدیوں کی ایڑیوں کے برابر ہوں تاکہ بیٹھنے کی صورت میں ان معذورین کا کندھا دیگر نمازیوں کے کندھے کے برابر اور سیدھ میں ہو لیکن اگر یہ حضرات قیام فرض نہ ہونے کے باوجود کھڑے ہو کر نماز پڑھتے ہیں اور رکوع، سجدے اور قعدے کرسی پر بیٹھ کر کرتے ہیں یا قیام اور رکوع پر قادر ہونے کی وجہ سے قیام اور رکوع باقاعدہ کرتے ہیں لیکن سجدے اور قعدے کرسی پر بیٹھ کر کرتے ہیں تو ان دونوں صورتوں میں کرسی صف میں اس طرح رکھی جائے کہ اس کے اگلے پائے صف میں کھڑے مقتدیوں کی ایڑیوں کے برابر ہوں تاکہ اس صورت میں حالتِ قیام میں ان معذورین کا کندھا دیگر نمازوں

کے کندھے کے برابر سیدھ میں ہو کیونکہ احادیث میں صف بندی اور اقامتِ صفوف کی تاکید میں کندھوں کے برابر و سیدھ میں کرنے کا بھی حکم دیا گیا ہے۔ مگر خیال رہے کہ یہ دوسری صورت محض جائز ہے افضل اور بہتر صورت وہی پہلی صورت ہے نیز اس دوسری صورت میں پچھلی صف میں کھڑے مقتدیوں کو تکلیف ہوگی یا پچھلی صف میں اس معذور شخص کی کرسی کی سیدھ میں خلا رہ جائیگا اس لئے ایسے معذورین کو پہلی صورت پر ہی عمل کرنا چاہئے تاکہ یہ قباحتیں لازم نہ آئیں، یا دوسری صورت پر عمل کرنے کے واسطے کوئی ایسی ترکیب اختیار کرنی چاہئے جس سے مذکورہ بالا قباحتیں لازم نہ آئیں۔ مثلاً جس مسجد میں معذورین کی تعداد زیادہ ہو وہاں تمام معذور افراد صف کے کسی ایک طرف ایک دوسرے کے پیچھے اپنی اپنی کرسی ذکر کردہ تفصیل کے مطابق رکھ کر اگر نماز پڑھیں گے تو یہ قباحتیں لازم نہیں آئینگی۔ خلاصہ یہ ہے کہ اس صورت کو اختیار کرنے کے لئے مذکورہ احتیاط کا اہتمام کرنا ہوگا جو عام طور پر مشکل ہوتا ہے اس لئے پہلی صورت پر ہی عمل کرنے کو ہر حال میں ترجیح دینی چاہئے جو افضل بھی ہے اور قباحتوں سے بھی پاک ہے۔

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : اقيموا الصفوف وحاذوا بين المناكب والاعناق الخ (مجمع الزوائد)

امام کے قریب کرسی رکھ کر نماز پڑھنے کا حکم

سوال ۵۹:۔ کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کے لئے شروع نماز میں کونے میں کرسی رکھ کر نماز پڑھنا بہتر ہے یا وہ امام کے قریب بھی کرسی رکھ کر نماز پڑھ سکتا ہے؟ امید ہے کہ ان مسائل کے جوابات عنایت فرما کر مشکور فرمائیں۔ اور عنداللہ ماجور ہوں۔

الجواب۔ بہتر اور افضل وہی ہے جو جواب نمبر ۵ اور ۶ میں بیان کردہ پہلی

صورت ہے اگر چہ امام کے قریب یا صف کے درمیان میں بھی ان کے واسطے نماز پڑھنا جائز ہے تاہم دوسری صورت پر عمل کرنے والوں کے حق میں بہتر یہ ہے کہ وہ صف کے کنارے میں نماز پڑھیں تاکہ کرسی رکھنے کی وجہ سے صف میں خلا پیدا نہ ہو۔واللہ اعلم بالصواب شاہ محمد تفضّل علی

الجواب صحیح

بندہ عبدالرؤف سکھری

۱۴۲۹/۶/۲ھ

صف میں کرسی رکھنے کا طریقہ کیا ہے؟

(فتویٰ نمبر ۸۵۲/۹)

سوال ۶۰:۔ جو حضرات کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھتے ہیں ان کے متعلق سوال ہے کہ وہ اپنی کرسی صف کے ساتھ رکھتے ہیں جس سے ان کے پیر صف سے آگے ہوتے ہیں اور تکبیر تحریمہ کے وقت وہ جب کھڑے ہوتے ہیں ان کے پیر اور کندھے باقی نمازیوں سے نہیں ملتے تو کیا یہ طریقہ صحیح ہے یا وہ کرسی صف کے پیچھے رکھیں اور پیر ان کے صف کے ساتھ ہوں کونسا طریقہ صحیح ہے؟ بعض صورتوں میں دوسرے طریقہ میں پچھلی صف والوں کے لئے مسئلہ ہوگا تو اس صورت میں کیا حکم ہوگا۔اور اگر جگہ ہو اور پیچھے والوں کو مسئلہ نہ ہو تو اس صورت میں کیا حکم ہوگا؟ خلاصہ یہ ہے کہ ساری صورتوں کا حکم لکھیں۔

الجواب۔صورت مسئولہ میں جو لوگ کسی عذر شرعی کی بناء پر رکوع اور سجدہ پر قادر نہ ہوں بلکہ صرف قیام پر قدرت رکھتے ہوں تو ان کے لئے حالت قیام میں کھڑا

ہونا فرض نہیں لہٰذا بہتر یہ ہے کہ ان ایسے حضرات تمام ارکان زمین پر یا کرسی پر بیٹھ کر ادا کریں لہٰذا اس صورت میں صف میں کرسی رکھنے کا درست طریقہ یہ ہے کہ کرسی اس طرح رکھی جائے کہ اس کا پچھلا پایہ صف کے کنارہ پر ہو تاکہ بیٹھنے کی صورت میں معذورین کا کندھا دیگر نمازیوں کے کندھے کے برابر اور سیدھ ہو جائے، لیکن اگر ایسے حضرات قیام فرض نہ ہونے کے باوجود قیام کرتے ہوں اور رکوع وسجدہ کرسی پر بیٹھ کر ادا کرتے ہوں تو اس صورت میں کرسی صف میں اس طرح رکھی جائے کہ اس کا اگلا پایہ صف کے شروع میں ہو اور بقیہ حصہ پچھلی صف میں ہو تاکہ کھڑے ہوتے وقت یہ حضرات دیگر نمازیوں کے سیدھ میں آجائیں۔ اور رہا پچھلی صف والوں کا مسئلہ تو اس کا حل یہ ہے کہ تمام معذور افراد تین تین، چار چار کی تعداد میں صف کے ایک طرف ایک دوسرے کے پیچھے نماز پڑھیں تاکہ بیچ صف میں خلل نہ آئے۔ وکذا فی التبویب بتغیر:

و فی المشکوٰۃ: ۱/۹۸)

عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقیموا الصفوف وحاذوا بین المناکب وسدوا الخلل ولیّنوا فی ایدی اخوانکم ولا تذروا فرجات الشیطان ومن وصل صفاً و صلۂ اللہ و من قطعۂ قطعۂ اللّٰہ.

فی الھندیۃ: ۱/۱۳۶)

و کذا لو عجز عن الرکوع والسجود و قدر علی القیام فالمستحب أن یصلی قاعداً بایماء و ان صلی قائما بایماء جاز عندنا ھکذا فی فتاویٰ قاضی خان.

فی الھدایۃ: ۱/۱۶۲)

و ان قدر علی القیام ولم یقدر علی الرکوع والسجود لم

یلزمۃ، القیام و یصلی قاعداً یؤمی ایماءً) لأن رکنیۃ القیام للتوسل بہٖ الی السجدۃ لما فیھا من نھایۃ التعظیم فاذا کان لا یتعق بہ السجود لا یکون رکنا فتخیر والأفضل ھو الایماء قاعداً لأنۃ اشبہ بالسجود. واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

حسین احمد اعظمی

۱۴/۱/۱۴۲۷ھ

الجواب صحیح	الجواب صحیح	الجواب صحیح
بندہ عبدالرؤف سکھروی	بندہ محمد عبداللہ عفی عنہ	محمد عبدالمنان عفی عنہ
۱۵/۱/۱۴۲۷	۱۵/۱/۱۴۲۷	۱۵/۱/۱۴۲۷

حالتِ قیام میں کھڑے ہونے کی وجہ سے اگر صف سے آگے نکل آئے تو کیا کیا جائے؟

(فتویٰ نمبر ۸۱۶/۵۶)

سوال ۱۶۱:۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ آج کل مساجد میں کرسیوں اور معذور حضرات کی بہتات ہے وہ رکوع اور سجدہ، تشہد میں کرسی پر بیٹھتے ہیں، اور حالت قیام میں کھڑے ہوتے ہیں تو اس صورت میں صف سے آگے بڑھ جاتے ہیں اور ان کے کندھے وغیرہ دوسرے نمازیوں سے ملے ہوئے نہیں ہوتے، تو اس بارے میں شریعت کیا فرماتی ہے؟

الجواب۔ صورتِ مسئولہ میں اگر چہ یہ حضرات باقاعدہ رکوع کرنے پر قادر نہ ہوں یا ناقابل برداشت تکلیف ہو تو ان پر کھڑے ہو کر نماز پڑھنا فرض نہیں، بلکہ بہتر اور افضل بھی یہی ہے کہ زمین پر یا کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھیں، اور سر کے اشارہ سے رکوع اور سجدہ ادا کریں، اور اس صورت میں اگر وہ جماعت سے کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھتے

ہوں، تو ان کو چاہئے کہ کرسی کو اس طریقہ سے رکھیں کہ کرسی کا پچھلا حصہ صف کے برابر ہو، اور نمازی کے کندھے بقیہ نمازیوں کے کندھوں کے برابر اور سیدھ میں ہوں، تا کہ صف بھی سیدھی رہے اور پچھلے صف میں کوئی خلل بھی واقع نہ ہو۔

البتہ اگر یہ اس کے باوجود قیام کے وقت کھڑے ہوکر ہی نماز پڑھتے ہوں تو اس صورت میں ان کو چاہئے کہ صف کے ایک کنارہ پر نماز پڑھیں، اور حالتِ قیام میں صف کے برابر کھڑے ہوں اس سے پچھلے صف کے وسط میں خلل لازم نہ آئے گا۔

في مشكوٰة المصابيح (۱/۹۸):

عن ابی امامة رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ان الله و ملائكته يصلون على الصف الاول...(فيه)... و قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: سووا صفوفكم وحاذو بين مناكبكم و لیّنوا فی ايدی اخوانكم و سدوا الخلل فان الشيطان يدخل فيما بينكم بمنزلة الحذف يعني اولاد الضان الصغار. رواه احمد.

و عن ابن عمر رضی الله عنهما قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: قيموا الصفوف خاذوا بين المناكب و سدوا الخلل ولیّنوا بايدی اخوانكم ولا تذروا فرجات الشيطان و من صل صفا وصله الله ومن قطعه قطعه الله. رواه ابوداؤد.

وفي الدر: (۱/۵٦۸):

قال الشعنی و ينبغی أن يأمرهم بأن يتواصوا ويدوا الخلل ويسووا مناكبهم.

وفيه (۲/۹۵):

(من تعذر عليه القيام) اى كله (لمرض) حقيقي، وحده ان يلحقه بالقيام ضرر، به يفتى (قبلها او فيها) اى الفريضة......(صلى قاعدا... بركوع وسجود وان تعذرا) ليس تعذرهما شرطا بل تعذر السجود كافٍ (لا القيام أوما) بالهمز (قاعداً) وهو افضل من الايماء قائما لقربه من الارض . قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تحته، لان ركنية القيام للتوصل الى السجود فلا يجب دونه وهذا اولٰى من قول بعضهم صلى قاعدا،اذ يفترض عليه ان يقوم للقراء ة، فاذا جاء اوان الركوع والسجود اوما قاعدا، كذا في النهر، أقول التعبيريصلى قاعدا هو ما في الهداية والقدورى وغيرهما واما ماذكره من افتراض القيام لم أره لغيره فيما عندى من كتب المذهب بل كلهم متفقون على التعليل بان القيام سقط لانه وسيلة الى السجود، بل صرح في الحلية بأن هذه المسالة من المسائل التى سقط فيها وجوب القيام مع انتفاء العجز الحقيقي والحكمى اه.

ومثلهٗ في البحر (۲/۱۱۳) و في الهداية (۱/۱٦۱)

وفي الفتح (۱/٤٦۰) :

و ان قدر على القيام ولم يقدر على الركوع والسجود لم يلزمه القيام) المنفيُّ اللزوم فأفاد انه لو أوما قائما جاز الا ان الايماء قاعدا افضل لانه اقرب الى السجود و قال خواهرزاده يومى للركوع قائما وللسجود قاعداً ثم هذا مبنى على صحة المقدمة القائلة ركينة القيام ليس الا للتوسل الى السجود و قد اثبتها بقوله لما فيها من زيادة

التعظيم اى السجود على وجه الا نحطاط من القيام فيها نهاية التعظيم وهو المطلوب فكان طلب القيام لتحقيقه فاذا سقط، سقط ما وجب له، و قد يمنع ان شرعيته لهذا على وجه الحصر بل له ولما فيه نفسه من التعظيم كما يشاهد في الشاهد من اعتبار كذالک . والله اعلم بالصواب.

محمد عثمان غفر اللہ لہ............۲۱/۷/۱۴۲۶ھ

الجواب صحیح	الجواب صحیح
احقر محمد اشرف غفر اللہ	اصغر علی ربانی
۲۳/۷/۱۴۲۶ھ	۲۳/۷/۱۴۲۶ھ

کرسی پر نماز پڑھنے کا ثبوت اور فقہی میز میسر نہ ہونے کے احکام

مریض کے لیے کرسی پر بیٹھ کر میز یا ٹیبل پر سجدہ کرنے کا حکم کس دلیل سے ثابت ہے؟

(فتویٰ نمبر ۱۳۱۰/۲۵)

سوال ۶۲: ایک شخص زمین پر بیٹھ کر سر ٹکا کر سجدہ نہیں کرسکتا البتہ کرسی پر بیٹھ کر سامنے موضع نشست سے نو انچ سے کم کم اونچی میز یا ٹیبل پر سر ٹکا کر سجدہ کرسکتا ہے تو اس کے لیے کیا حکم ہے، مذکورہ صورت میں اگر میز وغیرہ پر سجدہ کرنے کا حکم ہے تو اس حکم کا ثبوت کس دلیل سے ہے؟

بعض حضرات کا خیال ہے کہ "مذکورہ شخص کے لیے زمین ہی پر بیٹھ کر سر کے اشارے سے سجدہ کرنا کافی ہے کرسی پر بیٹھ کر سامنے میز یا ٹیبل پر سجدہ کرنے کا حکم نہیں ہے کیونکہ اگر زمین پر سجدہ کرنے پر قادر نہیں ہے تو اس سے سر ٹکا کر سجدہ کرنے کی

فرضیت ساقط ہوگئی کیونکہ حضرات فقہاء کرام رحمہم اللہ نے اس کی تصریح فرمائی ہے کہ موضع قدمین سے دو اینٹ سے زیادہ اونچی چیز پر سجدہ کرنا جائز نہیں ہے اور کرسی کے سامنے کی میز ظاہر ہے کہ موضع قدمین سے دو اینٹ سے خاصی اونچی ہوتی ہے"۔ (واذا کان موضع السجود ارفع من موضع القدمين بقدر لبنة او لبنتين منصوبيتين جاوز وان زاد لم يجز)

جواب: صورت مسئولہ میں اگر موضع نشست سے نو انچ سے کم کم اونچی میز یا تختیہ میسر ہو اور بآسانی اس پر سر ٹکا کر سجدہ بھی کر سکتا ہو (جیسا کہ سوال میں مذکور ہے) تو اس کے ذمہ اس میز یا تختہ پر سر ٹکا کر سجدہ کرنا ضروری ہے۔ لما فی الشامية (ج ۲ ص ۹۹):

لو كان قادرا على وضع شيء على الارض مما يصح السجود عليه انه يلزمه ذلک لانه قادر على الركوع والسجود حقيقة ولا يصح الايماء بهما مع القدرة عليهما، بل شرطة تعذرهما.

یعنی مریض اگر زمین پر کوئی چیز رکھ کر اس پر سجدہ کرنے پر قادر ہو بشرطیکہ اونچائی اتنی ہو جس میں سجدہ معتبر ہے (یعنی دو اینٹ کی مقدار سے زیادہ نہ ہو) تو اس کے ذمہ اس چیز پر سجدہ کرنا ضروری ہے ایسی صورت میں اشارہ سے سجدہ کرنا درست نہ ہوگا، کیونکہ وہ حقیقی سجدہ کرن پر قادر ہے جبکہ اشارہ سے سجدہ معتبر ہونے کے لیے حقیقی سجدہ سے معتذر رہنا شرط ہے۔

رہا یہ سوال کہ حضرات فقہاء کرام رحمہم اللہ نے فرمایا کہ: واذا كان موضع السجود ارفع من موضع القدمين بقدر لبنة او لبنتين منصوبتين جاز وان زاد لم يجز جبکہ کرسی پر بیٹھنے کی صورت میں سامنے کی میز یا تختہ کی اونچائی موضع قدمین سے لبنتین (نو انچ) سے کہیں زیادہ ہوتی ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ

حضرات فقہاء کرام رحمہم اللہ کی عبارات میں موضع قدمین والی بات کا تعلق اس قعوس سے ہے جس میں آدمی قدمین کو موضع نشست بنا کر ان پر اپنا سارا زور ڈال کر بیٹھتا ہے مثلاً سنت کے مطابق زمین پر بیٹھنے کی ہیئت، (بلکہ نماز کے اندر قعود کے وقت سنت کے مطابق بیٹھنا ہی اصل ہے) اس لیے حضرات فقہاء کرام رحمہم اللہ نے اس حالت کا اعتبار کرتے ہوئے موضع قدمین کا ذکر کیا ہے اور اس کی مساوی جگہ یا زیادہ سے زیادہ دو اینٹ (دو انچ) کے بمقدار اونچی جگہ کو موضع سجدہ قرار دیا ہے، بخلاف اس معذور آدمی کے جو کرسی پر پاؤں لٹکا کر بیٹھتا ہے وہ چونکہ اپنا سارا زور سرین پر ڈال کر بیٹھتا ہے قدمین پر نہیں اس لیے اس کی نشست ہی اس کے لیے موضع قدمین کے حکم میں ہے اور جس طرح سرین کے توسط سے قدمین پر بیٹھنے والے کی سجدے کی جگہ اس کے موضع قدمین سے شمار کی جاتی ہے اسی طرح کرسی پر بیٹھنے والے کے لیے بھی موضع سجدہ اس کی نشست کے مساوی یا زیادہ سے زیادہ دو اینٹ کے بمقدار اونچی جگہ کو شمار کیا جائے گا، لہٰذا حضرات فقہاء کرام رحمہم اللہ کی یہ عبارات کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کے لیے بھی مستدل ہیں۔ (مأخذہ: تبویب ۱۸/۱۰۸۷)۔

وفی الدر المختار (ج ۲ ص ۹۸)

(وان تعذرا) لیس تعذرهما شرطا بل تعذر السجود کاف (لا القیام أومأ قاعدا) وهو افضل من الایماء قائما لقربه من الارض (ویحصل سجوده اخفض من رکوعه) لزوما (ولا یرفع الی وجهه شیئا یسجد علیه) فانه یکره تحریما (فان فعل وهو یخفض برأسه لسجوده اکثر من رکوعه صح علی انه ایمان لا سجودا لا ان یجد قوة الارض (والا) یخفض (لا) یصح لعدم الایماء.

وفی الشامیة (ج۲ ص۹۸)

(قولـه : فانه یکره تحریما) ...... اقول: هذا محمول علی ما اذا کان یجعل الی وجهه شیئا یسجد علیه، بخلاف ما اذا کانت موضوعا علی الارض، یدل علیه ما فی الذخیرة حیث نقل عن الاصل الکراهة فی الاول ثم قال فان کانت الوسادة موضوعة علی الارض و کان یسجد علیها جازت صلاته فقد صح ان ام سلمة کانت تسجد علی مرفقة موضوعة بین یدیها لعلة کانت بها ولم یمنعها رسول الله صلی الله علیه وسلم من ذلک فان مفاد هذه المقابلة والاستدلال عدم الکراهة فی الموضوع علی الارض المرتفع ثم رایت القهستانی صرح بذلک.

(قوله: الا ان یجد قوة الارض) ...... قال الزیلعی: کان ینبغی ان یقال ان کان ذلک الموضوع یصح السجود علیه کان سجودا والا فایماء اه وجزم به فی شرح المنیة......

اقول :الحق التفصیل وهو انه ان کان رکوعه بمجرد ایماء الرأس من غیر انحناء ومیل الظهر فهذا ایماء لا رکوع فلا یعتبر السجود بعد الایماء مطلقاً، وان کان مع الانحناء کان رکوعه معتبرا حتی انه یصح من المتطوع القادر علی القیام، فحینئذ ینظر ان کان الموضوع مما یصح السجود علیه کحجر مثلا ولم یزد ارتفاعه علی قدر لبنتین فهو سجود حقیقی فیکون راکعا وساجدا الا مومئا حتی انه یصح اقتداء القائم به واذا قدر فی صلاته علی القیام یتمها

قائما، وان لم یکن الموضوع کذلک یکون مومئا فلا یصح اقتداء القائم به واذا قدر فیها علی القیام استأنفها.

بل یظهر لی انه لو کان قادرا علی وضع شیء علی الارض مما یصح السجود علیه انه یلزمه ذلک لانه قادر علی الرکوع والسجود حقیقة ولا یصح الایماء بهما مع القدرة علیها، بل شرطه تعذرهما کما هو موضوع المسئلة.

وفی منحة الخالق (ج۲ ص۱۱۳)

اقول: قال فی الذخیرة فان کانت الوسادة علی الارض وکان یسجد علیها جازت صلاته فقد صح ان ام سلمة رضی الله تعالی عنها کانت تسجد علی مرفقة موضوعة بین یدیها لعلة کانت بها، ولم یمنعها رسول الله صلی الله علیه وسلم من ذلک، وهذا یفید عدم الکراهة ...... ثم رأیت القهستانی بعد قوله "ولا یرفع الی وجهه شیء یسجد علیه" فیه اشارة الی انه لو سجد علی شیء مرفوع علی الارض لم یکره ولو سجد علی دکان دون صدره یجوز کالصحیح لکن لو زاد یومی ولا یسجد علیه کما فی الزاهدی.

میز یا ٹیبل پر سجدہ کرنے کے سلسلے میں علامہ شامی رحمہ اللہ کی عبارت کی تائید دیگر فقہاء کرام رحمہم اللہ کی عبارات سے ہوتی ہے یا نہیں؟

(فتویٰ نمبر ۲۵/۱۳۱۰)

سوال نمبر ۶۳: سوال نمبر (۶۲) میں کردہ شخص کے لیے سامنے کی میز یا ٹیبل

وغیرہ پر سجدہ کرنے کے حکم کے لیے علامہ شامی رحمہ اللہ درج ذیل عبارت کو بطور حوالہ پیش کیا جاتا ہے:

بل يظهر لي انه لو كان قادرا على وضع شيء على الارض مما يصح السجود عليه انه يلزمه ذلك لانه قادر على الركوع والسجود حقيقة ولا يصح الايماء بهما مع القدرة عليهما، بل شرطه تعذرهما.

سوال یہ ہے کہ کیا یہ صرف علامہ شامی رحمہ اللہ کی رائے ہے یا دیگر فقہاء کرام رحمہم اللہ کی عبارات سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے؟

جواب: دیگر فقہاء کرام رحمہم اللہ کی عبارات سے بھی تائید ہوتی ہے چنانچہ امام محمد رحمہ اللہ کتاب الاصل (ج ۱ ص ۲۰۹) میں فرماتے ہیں:

قلت أريت رجلا في جبهته جرح ولا يستطيع ان يسجد عليه هل يجزيه ان يومي ايماء؟ قال لا، ولكن يسجد على انفه، قلت فان اومى ايماء ؟ قال لا يجزيه وعليه ان يعيد الصلاة.

قلت: وكذلك لو كان الجرح بانفه وهو يستطيع ان يسجد على جبهته؟ قال نعم.

امام سرخسی رحمہ اللہ مبسوط (ج ۱ ص ۱۳۷۵ اور ۱۸۱) میں فرماتے ہیں

المريض اذا كان قادرا على القيام يصلي قائما فاذا عجز عن القيام يصلي قاعدا بركوع وسجود واذا كان عاجزا عن القعود يصلي بالايماء لانه وسع مثله ...... لان الطاعة على حسب الطاقة قال الله تعالى: لا يكلف الله نفسا الا وسعها، البقرة ولقوله تعالى: فاتقوا الله ما استطعتم التغابن.

قال: وان كان على جبهته جراحة ولا يمكنه ان يسجد على الجبهة قال يسجد على انفه، لأن الانف مسجد كالجبهة. واذا لم يستطع السجود لمرض او جرح او خوف فهو كما سواء ويومي لانه وسع مثله.

امام قاضی خان رحمہ اللہ خانیہ (ج ۱ص ۱۷۱) میں فرماتے ہیں:

وان عجز عن القيام وقدر على الركوع والسجود يصلي قاعدا بركوع وسجود لا يجزيه الا ذلك.

صاحب محیط برہانی علامہ محمود بن صدر الشریعۃ رحمہ اللہ المحیط البرہانی (ج ۳ص ۲۶) میں فرماتے ہیں:

ان المريض اذا قدر على الصلاة قائما بركوع وسجود فانه يصلي المكتوبة قائما بركوع وسجود ولا يجزيه غير ذلك، لانه لما قدر على القيام والركوع والسجود كان بمنزلة الصحيح، والصحيح لا يجزيه ان يصلي المكتوبة الا قائما بركوع وسجود كذلك هذا، وان عجز عن القيام وقدر على القعود فانه يصلي قاعدا بركوع وسجود ولا يجزئه غير ذلك، لانه عجز عن نصف القيام وقدر على النصف فما قدر عليه لزمه وما عجز عنه سقط.

محیط برہانی (ج ۳ص ۳۳) میں مزید ہے کہ:

واذا كان بجبهته جرح لا يستطيع السجدة عليه لم يجزه الايماء وعليه ان يسجد على انفه، لان الانف مسجد كالجبهة فان لم يسجد على انفه وأوما لا تجوز صلاته لانه ترك السجود مع الامكان على فلا يجزئه.

جہاں میز یا کوئی اور چیز سجدہ کرنے کے لیے میسّر نہ ہو تو کیا حکم ہے؟

(فتویٰ نمبر ۱۳۱۰/۲۵)

سوال نمبر ۶۴: سوال نمبر (۶۲) میں ذکر کردہ شخص اگر کسی ایسی جگہ ہو جہاں میز یا اس کے متبادل کوئی اور چیز میسر نہ ہو تو وہ کیا کرے مثلاً دوران سفر راستہ کی مساجد میں اگر صرف کرسی دستیاب ہو میز وغیرہ نہ ہو تو اس شخص کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب:..... صورت مسئولہ میں سر کے اشارے سے سجدہ کرے۔ (نظیر المسائل)

۱ ...... ان من العجز الحكمي (للصلاة قاعدا او للايماء)......
ما لو خاف العدو لو صلى قائما، او كان في خباء لا يستطيع ان يقيم صلبه، وان خرج لا يستطيع الصلاة لطين او مطر، ومن به ادنى علة فخاف ان نزل عن المحمل بقي في الطريق يصلي الفرض في محمله وكذا المريض الراكب الا اذا وجد من ينزله بحر. (الشامية ج ۲ ص ۹۶ باب صلاة المريض).

۲ ...... مريض تحته ثياب نجسة، وكلما بسط شيئا تنجس من ساعته صلى على حاله وكذا لو لم يتنجس الا انه يلحقه مشقة بتحريكه. (الدر المختار ج ۲ ص ۱۰۳ قبيل باب سجود التلاوة)

اگر میز کی اونچائی نو انچ سے زیادہ ہو تو کیا حکم ہے؟

(فتویٰ نمبر ۱۳۱۰/۲۵)

سوال نمبر ۶۵: اگر کسی جگہ کرسی کے سامنے میز میسر ہو لیکن اس کی اونچائی نو

انچ سے اونچی ہو اس سے کم میسر نہ ہو جیسا کہ ہوائی جہاز میں یہ صورت پیش آجاتی ہے تو ایسی صورت میں نو انچ سے اونچی چیز پر سجدہ کرنا جائز ہوگا یا نہیں؟ حالانکہ مریض فی نفسہ نو انچ یا اس سے کم کم اونچی چیز پر سجدہ کرنے پر قادر ہے البتہ زمین پر بیٹھ کر نماز پڑھنے یا زمین پر سر ٹکا کر سجدہ کرنے پر قادر نہیں ہے۔

جواب......صورت مسئولہ میں یا تو سر کے اشارے سے سجدہ کرے یا مذکورہ میز ہی پر سجدہ کرلے کیونکہ نو انچ سے اونچی میز پر سجدہ کرنا بھی حقیقت ''ایماء'' یعنی سر کے اشارہ سے سجدہ کرنا ہے حقیقی سجدہ نہیں ہے اور جس طرح تعذر حقیقی کی صورت میں ''ایماء'' معتبر ہے اسی طرح تعذر حکمی کی صورت میں ایماء معتبر ہے اور مذکورہ صورتحال تعذر حکمی میں داخل ہے۔

لما فی الشامیة تحت مبحث صلاۃ المریض (ج ۲ ص ۹۶)

ان من العجز الحکمی ایضا...... ما لو خاف العدو لو صلی قائما، او کان فی خباء لا یستطیع ان یقیم صلبه، وان خرج لا یستطیع الصلاۃ لطین او مطر، ومن به ادنی علة فخان ان نزل عن المحمل بقی فی الطریق یصلی الفرض فی محمله، وکذا المریض الراکب، الا اذا وجد من ینزله بحر.

وفی التاتارخانیة (ج ۱ ص ۳۹۸)

ذکر الشیخ الاجل الشهید فی الواقعات : اذا اشتد المطر او الخوف ودخل وقت الصلاۃ ینزل ویصلی، فان لم یمکنه یصلی علی دابته واقفا یومی وان لم یمکنه الایقاف یصلی ذاهبا الی القبلة وان لم یمکنه التوجه الی القبلة یومی ویصلی کما تیسر ولا یدع الصلوۃ وان کان الخوف اشد

من ذلک فاخر الصلاة يجوز دفعا للهلاک عن نفسه.

وفی الدر المختار (ج۲ ص۱۰۳)

مريض تحته ثياب نجسة، وكلما بسط شيئا تنجس من ساعته صلى على حاله وكذا لو لم يتنجس الا نه يلحقه مشقة بتحريكه.

فی الشامية (ج۲ ص۹۹) تحت قول الدر (الا ان يجد قوة الارض)

ان كان الموضوع مما يصح السجود عليه كحجر مثلا ولم يزد ارتفاعه على قدر لبنتين فهو سجود حقيقي فيكون راكعا وساجدا الا مومئا حتى انه يصح اقتداء القائم به ...... وان لم يكن الموضوع كذلک يكون مومئا.

وفی البحر الرائق (ج۲ ص۱۱۳)

ولو رفع المريض شيئا يسجد عليه ولم يقدر على الارض لم يجز الا ان يخفض براسه لسجوده اكثر من ركوعه ثم يلزقه بجبينه فيجوز لانه لما عجز عن السجود وجب عليه الايماء والسجود على الشيء المرفوع ليس بالايماء الا اذا حرک راسه فيجوز لوجود الايماء لا لوجود السجود على ذلک الشيء، وصححه في الخلاصه قيد بكون فرضه الايماء لعجزه عن السجود.

میز نہ ہونے یا نوانچ سے زیادہ ہونے کی وجہ سے سر کے اشارے سے پڑھی ہوئی نماز لوٹانا ضروری ہے یا نہیں؟

(فتویٰ نمبر ۱۳۱۰/۲۵)

سوال نمبر ۶۶: سوال نمبر (۳،۴) کی صورتوں میں نماز پڑھنے کے بعد اس کا اعادہ کرنا ضروری ہوگا یا نہیں؟

(۵) مذکورہ دونوں صورتوں میں چونکہ وہ سجدہ پر قادر نہ تھا اس لیے بعد میں نماز لوٹانا ضروری نہیں ہے۔

فی الدر المختار (ج۲ ص ۹۹)

(من تعذر علیه القیام لمرض ...... صلی قاعدا کیف شاء ...... وان تعذرا لا القیام أومأ قاعدا ...... وان تعذر القعود اومأ مستلقیا علی ظهره ورجلاه نحو القبلة) ...... (او علی جنبه الایمن)

فی الشامیة تحته:

(قوله سقوط الشرائط) ای کالاستقبال وستر العورة والطهارة من الخبث (قوله بالاولی) لان العجز عن تحصیل الشرائط لیس فوق العجز عن تحصیل الارکان، فلو لم یقدر المریض علی التحول الی القبلة بنفسه ولا بغیره صلی کذلک ولا اعادة علیه بعد البرء فی ظاهر الجواب کما لو عجز عن الارکان، بدائع وتمامه فی البحر.

(قوله: ولا یعید) ای فی سقوط الشرائط او الارکان لعذر سماوی بخلاف ما لو کان من قبل العبد علی ما مر تفصیله

فی الطهارة وشمل ما لو عجز عن القراء ة.

وفی البحر عن القنية: ولو اعتقل لسانه يوما وليلة فصلی صلاة الاخرس ثم انطلق لسانه لا تلزمه الاعادة اه .

واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔

محمد یعقوب عفا اللہ عنہ

۴/ذوالعقدۃ ۱۴۳۱ھ

الجواب صحیح	الجواب صحیح
احقر محمود اشرف غفر اللہ	بندہ عبدالرؤف سکھروی
۱۴۳۱/۱۱/۵ھ	۱۴۳۱/۱۱/۱۴ھ
الجواب صحیح	الجواب صحیح
محمد عبدالمنان عفی عنہ	اصغر علی ربانی
۱۴۳۱/۱۱/۱۲ھ	۱۴۳۱/۱۱/۱۴ھ

رکوع وسجدہ کرنے سے معذور اگر قیام پر قادر ہو تو اس کے لیے قیام کرنا افضل ہے یا پوری نماز بیٹھ کر پڑھنا افضل ہے؟

(فتوی نمبر ۰۳۲۱/۷)

سوال ۶۷:۔ ایک شخص ضعیف العمر ہے رکوع اور سجدہ پر قادر نہیں ہے البتہ کھڑا ہوسکتا ہے وہ شخص کرسی پر بیٹھ کر اشارہ سے نماز پڑھتا ہے لیکن قیام کے وقت کھڑا ہو جاتا ہے، ان صاحب کو کسی نے بتلایا کہ جب آپ رکوع وسجدہ اشارہ سے کر رہے ہیں تو پوری نماز بیٹھ کر پڑھیں قیام کے وقت کھڑا ہونا صحیح نہیں ہے۔

سوال یہ ہے کہ رکوع وسجدہ پر قدرت نہ ہونے کی وجہ سے اشارہ سے نماز پڑھنے والے کے لئے قیام کے وقت کیا کھڑا ہونا ناجائز یا خلاف افضل ہے؟ اس شخص کے لیے افضل صورت کیا ہے؟

الجواب: باقاعدہ رکوع وسجدہ پر قدرت نہ ہونے کی صورت میں اشارہ سے رکوع وسجدہ کرنے والے شخص سے قیام کا فرض ساقط ہوجاتا ہے یعنی قیام کے وقت اس کے لئے کھڑا ہونا ضروری نہیں ہے لہٰذا ایسا شخص زمین پر بیٹھ کر یا مجبوری کی وجہ سے کرسی پر بیٹھ کر اشارہ سے نماز پڑھ سکتا ہے لیکن اس کے باوجود اگر یہ شخص قیام کے وقت کھڑا ہوجائے اور رکوع وسجدہ کے وقت بیٹھ کر اشارہ سے رکوع وسجدہ کرلے تو یہ بھی جائز ہے، کوئی ناجائز نہیں ہے، لیکن اس شخص کے لیے افضل صورت کونسی ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ

حضرت امام محمد رحمہ اللہ نے زیادات میں اور علامہ شامی رحمہ اللہ نے ذخیرہ کے حوالہ سے فرمایا کہ ایسے شخص کے لئے ابتداء ہی سے یعنی قیام کے وقت سے ہی بیٹھ کر نماز پڑھنا افضل ہے (دیکھئے عبارت نمبر ۲،۳)

لیکن حضرت امام زفر اور امام شافعی رحمہما اللہ فرماتے ہیں قیام مستقل رکن ہے اور سجدہ الگ رکن ہے لہٰذا ایک رکن یعنی سجدہ کرنے سے عاجز ہونے کی وجہ سے دوسرا رکن یعنی قیام کی رکنیت ساقط نہیں ہوگی۔

اس لئے معذور شخص اگر قیام کے وقت کھڑا ہوجائے تو اس میں بھی کراہت نہیں ہے، جائز ہے۔

فتصير المسئلة متفقا عليها ويخرج المصلي عن اختلاف الامامين الزفر والشافعي رحمهما الله تعالىٰ وتجوز الصلوة

بلا خلاف، ويستانس أيضا لهذه المسئلة اللتي ذكرها الفقهاء بأن من صلى بعض صلاته قائما ثم حدث به مرض يتمها قاعدا يركع ويسجد او يومي ان لم يقدر او مستلقيا ام لم يقدر لانه بناء الأدنى على الاعلى ولان اداء بعض الصلوة بالقيام اولى من اداء كلها بالايماء (يلاحظ رقم العبارة: ۴، ۵)

(۱)...... في الدر المختار (ج۲ ص۹۷)

(وان تعذرا) ليس تعذرهما شرطا بل تعذر السجود كاف (لا القيام اومأ) قاعدا، وهو أفضل من الإيماء قائما لقربه من الأرض إلخ.

(۲)......في الشامية :

(قوله بل تعذر السجود كاف) نقله في البحر عن البدائع وغيرها، وفي الذخيرة رجل بحلقة خراج إن سجد سال وهو قادر على الركوع والقيام والقرائة يصلي قاعدا يوميء ولو صلى قائما بركوع وقعد وأومأ بالسجود أجزأه والأول (أي يصلي قاعدا يوميء) أفضل لأن القيام والركوع لم يشرعا قربة بنفسهما بل ليكونا وسيلتين إلى السجود اھ.

(قوله أومأ قاعدا) لأن ركنية القيام للتوصل إلى السجود فلا يجب دونه. وهذا أولى من قول بعضهم صلى قاعدا إذ يفترض عليه أن يقوم للقراءة فإذا جاء أو أن الركوع والسجود أومأ قاعدا كذا في النهر.

أقول : التعبير بصلى قاعدا هو ما في الهداية والقدورى وغيرهما، وأما ما ذكره من افتراض القيام فلم أره لغيره فيما عندى من كتب المذهب بل كلهم متفقون على التعليل بأن القيام سقط لأنه وسيلة إلى السجود بل صرح في الحيلة بأن هذه المسألة من المسائل التى سقط فيها وجوب القيام مع انتفاء العجز الحقيقى اه و

(۳)...... في التاتارخانية (ج۲ ص ۱۳۱)

ذكر محمد في الزيادات : رجل بجبهته جراحة لا يستطيع أن يسجد إلا وتسيل جراحته وهو صحيح فيما سوا ذلك يقدر على الركوع والقيام والقراءة : يصلى قاعدا يومى ايماء، ولو صلى بركوع وقعد أومى بالسجود أجزأه والأول أفضل.

(۴)...... في الهداية (ج ا ص۷۷)

قال وإن قدر على القيام ولم يقدر على الركوع والسجود لم يلزمه القيام ويصلى قاعدا يومى إيماء لأن ركنية القيام للتوسل به إلى السجدة لما فيها من نهاية التعظيم فإذا كان لا يتعقبه السجود لا يكون ركنا فيتخر والأفضل هو الإيماء قاعدا لأنه أشبه بالسجود، وإن صلى بعض صلاته قائما ثم حدث به مرض يتمها قاعدا يركع ويسجد ، أو يومى إن لم يقدر أو مستلقيا إن لم يقدر، لأنه بناء الأدنى على الأعلى.

(۵)...... في فتح القدير (ج۳ ص۹۸)

(قولُهُ: لَم يَلزَمه) المنفى اللزوم فأفاد أنه لو أوما قائما جاز إلا إن الإيـماء قاعدا أفضل ؛ لأنه أقرب إلى السجود . وقال خواهر زاده : يومى للركوع قائما و للسوجد قاعدا ثم هذا مبنى علي صحة المقدمة القائلة ركنية القيام ليس إلا للتوسل إلى السجود وقد أثبتها بقوله: لما فيها من زيادة التعظيم: أى السجدة على وجه الانحطاط من القيام فيها نهاية التعظيم وهو المطلوب فكان طلب القيام لتحقيقه فإذا سقط سقط ما وجب له.

قوله أو يؤمى إن لم يقدر) هو ظاهر الجواب، وفى النوادر إذا صار إلى الإيماء بعد ما افتتح قادرا عليهما فسدت صلاته لأن تحريمته انعقدت مرجبة لهما، قلنا لابل للمقدور للمقدور غير أنه كان اذ ذاك الركوع والسجود فلزما فاذا صار المقدور الأيماء لزم وأداء بعض الصلوة بهما اولى من أداء كلها بالإيماء.

(٦)...... وفى الكفاية تحته:

(قوله ويصلى قاعدا يومى ايماء) هذا البيان الافضلية فنه لو اومأ يجوز ، ...... وقال زفر والشافعى رحمهما الله تعالى يصلى قائما لأن القيام ركن فلا يسقط بالعجز عن أداء ركن آخر .

(۷)...... فى المبسوط للسرخسى (ج ا ص ۲ ۹ ۳)

وأما إذا كان قادرا على القيام وعاجزا عن الركوع والسجود فانه يصلى قاعدا بإيماء وسقط عنه القيام لأن هذا

القيام ليس بركن لأن القيام إنما شرع لافتتاح الركوع والسجود به فكل قيام لا يعقبه سجود لا يكون ركنا. ولأن الإيماء إنما شرع للتشبه بمن يركع ويسجد والتشبه بالقعود أكثر ولهٰذا قلنا بأن المومىء يجعل السجود أخفض من ركوعه لأن ذلک أشبه بالسجود إلخ.

(۸)...... وفى الشامية (ج۲ ص۱۷۷)

قال فى البحر : وهو (أى تأخير الأكل عن صلوة عيد الأضحى) مستحب ولا يلزم من ترک المستحب ثبوت الكراهة إذ لا بد لها من دليل خاص.

(۹)...... وفيه أيضا(ج ۱ ص۶۵۳)

صرح فى البحر فى صلاة العيد عند مسألة الأكل لا يلزم من ترک المستحب ثبوت الكراهة إذ لا بد لها من دليل خاص. وأشار إلى ذلک فى التحرير الأصولى بأن خلاف الأولى ما ليس فيه صيغة نهى كترک صلاة الضحى بخلاف المكروه تنزيهاه والظاهر أن خلاف الأولى أعم، فكل مكروه تنزيها خلاف الألى ولا عكس، لأن خلاف الأولى قد لا يكون مكروها حيث لا دليل خاص كترک صلاة الضحى، وبه ظهر أن كون ترک المستحب راجعا إلى خلاف الأولى لا يلزمه منه أن يكون مكروها إلا بنهى خاص، لأن الكراهة حكم شرعى فلا بدل له من دليل، والله تعالىٰ أعلم.

محمد یعقوب عفا اللہ عنہ
دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

الجواب صحیح	الجواب صحیح	الجواب صحیح
احقر محمود اشرف غفر اللہ	محمد عبدالمنان عفی عنہ	بندہ عبدالروف سکھروی
۱۶/۲/۱۴۳۱ھ	۱۵/۲/۱۴۳۱ھ	۱۶/۲/۱۴۳۱ھ

کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے سے متعلق ماہنامہ انوارِ مدینہ کا مضمون اور اس کا جواب

(فتویٰ نمبر ۱۰۸۷/۱۸)

سوال ۶۸۔ کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ میں یہاں راولپنڈی میں ایک مدرسہ میں درس وتدریس کا کام کرتا ہوں بعض لوگ مسائل بھی مجھ سے پوچھتے رہتے ہیں، انہی مسائل میں سے ایک مسئلہ کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کا بھی متعدد افراد نے پوچھا ہے، اور اسباق کے دوران بھی زیر بحث آتا ہے۔ احقر نے دارالعلوم کراچی کے ماہنامہ البلاغ شمارہ نمبر ۴ جلد نمبر ۴۳ ص ۴۷ میں شائع شدہ تحقیق کے مطابق اب تک موقف اختیار کیا ہے، یہاں کے ایک ادارہ غفران سے بھی اسی کے مطابق جواب ملا، بندہ نے اس کی عوام میں تبلیغ شروع کی، لیکن گزشتہ دنوں لاہور سے چھپنے والے ایک ماہنامہ انوارِ مدینہ شمارہ جنوری ۲۰۰۷ء میں چھپنے والا ایک مضمون منظر عام پر آیا ہے جس سے یہاں کچھ لوگوں میں تشویش پیدا ہوئی کہ ان میں سے کونسا موقف درست ہے اور کونسا غلط؟ کیونکہ یہ مسئلہ آج کل کثرت سے پیش آ رہا ہے اور اکثر مسجدوں میں کچھ لوگ کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھتے والے ملتے ہیں۔ اسی

گومگو کی کیفیت میں ماہنامہ البلاغ کے تازہ شمارے ربیع الثانی / جمادی الاولیٰ ۱۴۲۹ھ میں چھپنے والے مسئلے کو پڑھ کر حوصلہ ہوا کہ اس مسئلہ میں بندے کا موقف درست ہے۔ لیکن مجھے ماہنامہ انوار مدینہ دیکھ کر کچھ اپنے موقف میں شبہات پیدا ہو گئے اور تذبذب ہو گیا۔ اپنے طور پر میں نے غور کی کوشش کی لیکن کوئی نتیجہ نہ نکلا۔ بعض دوست واحباب کے مشورے سے طے پایا کہ دارالعلوم کراچی ہمارا بڑا اور مرکزی ادارہ ہے۔ اس مضمون کو وہاں بھیج کر تحقیق کرنی چاہیئے۔ اب اس غرض سے یہ استفتاء منسلکہ مضمون کی تحقیق کے لئے ارسال کیا جا رہا ہے۔ اُمید ہے کہ تفصیل سے جواب مرحمت فرما کر تشویش کا ازالہ فرمائیں گے۔ السائل............محمد ناصر راولپنڈی

....

کرسی پر بیٹھا ہوا معذور شخص نماز میں سجدہ کے لئے کیا کرے؟

[حضرت مولانا ڈاکٹر مفتی عبدالوحد صاحب، اُستاذ الحدیث جامعہ مدنیہ جدید]

جو شخص کھڑے ہونے کی طاقت نہیں رکھتا وہ بیٹھ کر نماز پڑھے۔ بیٹھنے کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ زمین یا تخت پر دو زانوں ہو کر بیٹھے۔ بیٹھ کر نماز پڑھنے والا سر اور کمر کو جھکا کر رکوع کرے اور عام طریقے سے زمین یا تخت پر سجدہ کرے۔ اگر زمین پر سجدہ نہ کر سکے اور زمین پر رکھی نو اِنچ اونچی تپائی پر سجدہ کر سکے تو اُس پر سجدہ کرے۔

جو شخص زمین پر سجدہ نہیں کر سکتا وہ کھڑے ہو کر بھی اور زمین پر بیٹھ کر بھی اور کرسی پر بیٹھ کر بھی اشارے سے رکوع وسجود کر سکتا ہے اُس کے لیے زمین یا تخت پر بیٹھ کر نماز پڑھنا بہتر ہے۔

دیکھنے میں آیا ہے کہ کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے والے اپنے سامنے لگے ہوئے ڈیسک پر یا سامنے رکھی ہوئی میز پر سجدہ کرتے ہیں۔ یہ سجدہ کرنا صحیح نہیں اور

یہ سجدہ نہیں اشارہ سمجھا جائے گا۔اس لیے اگرچہ نماز ہو جائے گی لیکن طریقہ کے خلاف ہونے کی وجہ سے اشارہ کرنے پر ہی اکتفا کیا جائے۔
بعض حضرات کرسی پر بیٹھ کر سامنے کے ڈیسک یا میز پر سجدہ کرنے کے ضروری ہونے کا فتویٰ دیتے ہیں ہمیں اُن سے اتفاق نہیں۔اس لئے اہل علم حضرات کے غور وفکر کے لیے مندرجہ ذیل مضمون پیش خدمت ہے۔
(عبدالواحد غفرلہ،)

بسم الله حامدا و مصليا !

اس مسئلہ کو سمجھنے کے لیے اِس بات کو معلوم کرنا ہوگا کہ اصطلاحِ نماز میں قعود کس کو کہتے ہیں؟

إنما قلنا أنّهما (أى القيام والقعود) متغايران بدليل الحكم والحقيقة......أما الحقيقة فلأن القيام اسم لمعنيين و هما الانتصابان فى النصف الاعلى والنصف الاسفل .فلو تبدل الانتصاب فى النصنف الاعلى بما يضاده وهو الا نحناءُ سُمي ركوعا لوجود الانحناء لانه فى اللغة عبارة عن الانحناءِ من غير اعتبار النصف الاسفل لان ذٰلک وقع وفاقاً فاما هو فى اللغة فاسم لشئى واحد فحسب وهو الانحناء.

ولو تبدل الانتصاب فى النصف الاسفل بما يضاده وهو انضمام الرجلين وإلصاق الالية بالارض يسمي قعودا فكان القعود اسما لمعنيين مختلفين فى محلين مختلفين وهما الانتصاب فى النصف الاعلىٰ والا نضمام والا ستقرار على الارض فى النصنف الاسفل فكان القعود مضادا للقيام فى احد معنييه وكذا الركوع والركوع مع القعود يضاد كل

واحد منهما للآخر بمعنى واحد وهو صفة النصف الاعلىٰ
واسم لمعنيين يفوت بالكلية بوجود مضاد احد معنيه
كالبلوغ واليتم فيفوت القيام بوجود القعود او الركوع
بالكلية ولهذا لوقال قائل ما قمت بل قعدت وما ادركت
القيام بل ادركت الركوع لم يعد منا قضا فى كلامه .
(بدائع الصنائع ج ۱/ص ۱۴۲)

اس عبارت کا حاصل یہ ہے کہ حقیقت کے اعتبار سے قیام اور قعود کے درمیان بھی تغایر ہے اور قیام اور رکوع کے درمیان بھی مغایرت۔ قیام جس کا نصفِ اعلیٰ اور نصف اسفل دونوں ہی سیدے اور کھڑے ہوتے ہیں جبکہ قعود میں یہ چار چیزیں ہوتی ہیں یعنی الصاق الیۃ بالارض، ضمام رجلین ، استقرار علی الارض ،اور جسم کے نصفِ اعلی کا سیدھا کھڑا ہونا اور رکوع میں نصف اسفل تو سیدھا ہوتا ہے لیکن نصف اعلی جھکا ہوا ہوتا ہے۔ غرض نماز کی یہ تین ہیئتیں یعنی قیام، قعود اور رکوع آپس میں متغایر ہیں۔

قعود میں الصاق الیہ بالارض میں حدیث کی رُو سے تورک اور تربع بھی شامل ہیں جن میں ''الصاق'' زمین کے ساتھ ہوتا ہے اور مسنون نشت بھی شامل ہے جس میں الیتین ایک پاؤں پر ہوتے ہیں اور ''اقعاء'' بھی ہے جس میں دونوں پاؤں کھڑے کر کے آدمی ایڑیوں پر بیٹھتا ہے۔

ان تین کے علاوہ نماز میں دو ہیئتیں اور ہیں۔ ایک اقرب الی القیام کی اور دوسری اقرب الی القعود کی۔ اقرب الی القیام کی ہیئت اُس وقت ہوتی ہے جب إستوی النصف الاسفل و ظهر بعد منحن اور اقرب الی القعود کی ہیئت اُس وقت ہے جب لم يستو النصنف الاسفل۔

غرض جب تک ٹانگیں بالکل سیدھی نہ ہوں اور گھٹنے بالکل نہ کھل جائیں اقرب

الی القعود کی ہیئت ہے اور اس ہیئت کا قعود کی ہیئت سے تغایر بالکل بدیہی ہے۔ لیکن اس ہیئت میں نہ الصاق الیة بالارض ہے نہ استقرار علی الارض ہے اور نہ ہی انضمام رجلین کی وہ کیفیت ہے جو قعود میں ہوتی ہے۔

علامہ سعدی چلپی رحمہ اللہ فتح القدیر پر اپنے حاشیہ میں کہتے ہیں:

یمکن ان یفرق بینهما بان القرب من القعود وان جاز ان یعطٰی له حکم القاعد الا انه لیس بقاعد حقیقة فاعتبر جانب الحقیقة فیما اذا سها عن الثانیة . (فتح القدیر باب سجود السهو)

کرسی پر بیٹھنے کی ہیئت اَقرب الی القعود کی ہے قعود کی نہیں:

یہ جاننے کے بعد کہ قیام، رکوع، قعود اور اقرب الی القعود کی ہیئتیں ایک دوسرے کے مغایر ہیں۔ اب یہ سمجھئے کہ کرسی پر یا کسی پائپ پر پاؤں لٹکا کر بیٹھنے کی ہیئت اقرب الی القعود کی ہیئت ہے کیونکہ اس پر قعود کی تعریف صادق نہیں آتی اور کرسی اور پائپ درحقیقت اقرب الی القعود کی اس ہیئت کی بقاء کے لیے سہارا کے لگنے سے ہیئت کی حقیقت بدل نہیں گئی کہ اقرب إلی القعود بدل کر قعود بن گیا ہو۔

تنبیہ:

عام طور سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ قعود میں اصل دارومدار الصاق الیة یعنی سرین کا نشست گاہ سے اتصال پر ہے۔ پھر خواہ تخت و زمین پر بیٹھے ہوں یا کرسی پر یا کسی پتلے پائپ پر بیٹھے ہوں اور اگر زمین پر بیٹھے ہو تو خواہ ٹانگیں جوڑ کر بیٹھے ہوں یا ٹانگیں پھیلا کر سب کی سب قعود کی ہیئت میں شامل ہیں۔

اس کے جواب میں ہم کہتے ہیں کہ علامہ کاسانی رحمہ اللہ نے اوپر قعود کی حقیقت ذکر کی ہے اور اس وجہ سے کہ کوئی زمین پر بیٹھ کر اپنی ٹانگیں پھیلا لے تب بھی

اُس کو قعود کہتے ہیں۔ اگر انضمام رجلین کو حقیقت میں شامل نہ بھی کریں تب بھی الصاق الیہ بالارض اور استقرار علی الارض تو اس کی حقیقت میں شامل ہیں۔

اس جواب کا حاصل یہ ہے کہ ایک ہی سطح پر خواہ وہ سطح زمین کی ہو یا تخت کی ہو یا چبوترے کی ہو الصاق الیۃ بھی ہو اور استقرار علی الارض بھی ہو اور چونکہ استقرار کے لیے ٹانگوں اور قدمین کے زور اور جماؤ کی ضرورت ہوتی ہے۔ لہٰذا اسی سطح پر ٹانگوں اور قدمین کا زور اور جماؤ بھی ہو ورنہ سطح زمین کے ساتھ الصاق الیۃ ہو لیکن کمر اور ٹانگیں اٹھی ہوئی ہوں تو اس کے باوجود کہ الصاق الیۃ بالارض بھی ہے اور نصف اعلیٰ کا انتصاب بھی ہے اس کو قعود نہیں کہا جاتا نہ عرفاً اور نہ شرعاً۔

اگر یہ کہا جائے کہ کرسی بھی سہارا ہے اور اس کے واسطے سے آدمی کا زمین پر ہی استقرار ہوتا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ ہم اوپر یہ ثابت کر چکے ہیں کہ قعود کی مذکور حقیقت کی روشنی میں وہ استقرار مراد ہے جس میں الصاق الیۃ اور قدمین کا اتصال ایک سطح کے ساتھ ہو۔ علاوہ ازیں شرع میں اس کی نظیر بھی موجود ہے اور وہ ہے راکب علی الدابۃ کی۔ کہ وہ کرسی پر بیٹھنے کی مثل دابہ پر بیٹھا ہوتا ہے لیکن دابہ کے واسطے کے باوجود اس کو اصطلاحِ نماز میں قاعد شمار نہیں کیا جاتا اور قاعد سے اس کے احکام جدا ہیں کہ اس کے لئے رکوع اور سجود میں اشارہ متعین ہے۔

کرسی پر بیٹھا ہوا شخص رکوع وسجود میں اِشارہ کرے میز پر اُس کے لیے سجدہ نہیں ہے:

جب یہ بات ثابت ہوگئی کہ کرسی پر بیٹھنے کی ہیئت قعود کی نہیں اقرب الی القعود کی ہے تو اب یہ سمجھئے کہ اقرب الی القعود کی ہیئت میں رکوع وسجود کے لیے اشارہ کرنا متعین ہے سامنے میز رکھ کر یا کرسی کے ساتھ لگی ہوئی میز پر سجدہ کرنا صحیح نہیں۔ اگر سجدہ

کیا تو وہ سجدہ نہیں ہوگا بلکہ اشارہ ہی شمار ہوگا۔ لہٰذا کرسی پر بیٹھا ہوا شخص صرف اشارہ سے نماز پڑھے۔ ہماری اس بات کی تائید مندرجہ ذیل حوالوں سے ہوتی ہے۔

۱ ...... و ان کان موضع السجود ارفع من موضع القدمین بقدر لبنة او لبنتین منصوبتین جاز وان زاد لم یجز. (عالمگیری ص ۷۰ ج ۱)

اس جزئیہ میں اگر موضع قدمین سے حقیقی معنی مراد لیں تو کرسی پر پاؤں لٹکا کر بیٹھنے والے معذور کے لیے سجدہ کرنا متعذر اور تقریباً ناممکن ہے اور اگر مجازی معنی یعنی کرسی کی نشست گاہ مراد ہو تو اس کے لیے دلیل چاہیے جو موجود نہیں۔

۲ ...... ولو صلی علی الدکان و ادلیٰ رجلیه عن الدکان عند السجود لا یجوز و کذا علی السریر اذا ادلی رجلیه عنه لا یجوز . (الجوهرة النیرة ص ٦٣ ج ١)

مطلب یہ ہے کہ چبوترے یا تخت پر نماز پڑھتے ہوئے سجدے میں جاتے ہوئے اگر آدمی اپنی ٹانگیں چبوترے یا تخت سے باہر لٹکالے خواہ پیچھے کو یا آگے کو تو اُس کا سجدہ صحیح نہ ہوگا۔

۳ ...... مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

”کرسی پر پاؤں لٹکا کر بیٹھنا اور ٹیبل پر سجدہ کے لیے سر جھکانا جائز نہیں“

(کفایت المفتی ص ۴۲۲ ج ۳)

۴ ...... مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

”بعض لوگوں نے یہ مسئلہ گھڑ رکھا ہے کہ تشہد میں بیٹھنا ہی ضروری نہیں۔ بس (ریل میں سیٹ پر) پاؤں لٹکا کر بیٹھ گئے اور اطمینان سے دوسرے تختہ (یعنی سیٹ) پر ٹیک دیا اور اپنے نزدیک نماز ادا کر لی۔ ذرا مشقت بھی گوارا نہیں، چاہے فرض سر سے اُترے یا نہ اُترے“۔

(وعظ شرائط الطاعۃ)

اس سے معلوم ہوا کہ مولانا تھانوی رحمہ اللہ کے نزدیک اس طرح سجدہ کرنے سے کوئی فرض رہ جاتا ہے جو یہی ہو سکتا ہے کہ نماز کی ہیئت اقرب الی القعود کی ہے جس میں سجدہ نہیں سجدے کا اشارہ کیا جاتا ہے۔

الجواب۔ کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے سے متعلق تفصیل یہ ہے کہ اگر کوئی شخص فرض نماز میں قیام پر قادر نہیں، البتہ رکوع و سجدہ کر سکتا ہو تو ایسی صورت میں اگر وہ زمین یا تخت وغیرہ پر بیٹھ کر نماز ادا کر سکتا ہے ہو تو اسے زمین یا تخت وغیرہ پر بیٹھ کر نماز ادا کرنا چاہیے، بلاوجہ کرسی پر نماز نہیں پڑھنی چاہئے اور اس صورت میں مذکورہ معذور کے لیے باقاعدہ جھک کر رکوع کرنا اور زمین، تخت وغیرہ پر سر ٹکا کر سجدہ کرنا ضروری ہے، محض اشارے سے رکوع و سجدہ کرنا جائز نہیں اور اس سے نماز نہیں ہوگی، اور اگر وہ زمین یا تخت وغیرہ پر بیٹھنے پر قادر نہ ہو، بلکہ عذر اور تکلیف کی وجہ سے کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھ رہا ہو لیکن سجدہ پر قادر ہو تو اس میں دو صورتیں ہیں:

(۱)۔ اگر وہ زمین پر اُتر کر باقاعدہ سجدہ کرنے پر قادر ہے تو وہ زمین پر اُتر کر سجدہ کرے پھر کرسی پر بیٹھے۔

(۲)۔ اگر وہ زمین پر اُتر کر سجدہ کرنے پر قادر نہیں ہے لیکن کرسی کے محاذات میں تختہ یا میز وغیرہ پر سر ٹکا کر سجدہ کرنے پر قادر ہے تو اس صورت میں وہ تختہ یا میز وغیرہ پر باقاعدہ سر ٹکا کر سجدہ کرے، البتہ ایک یا دو اینٹ یعنی تقریباً نو انچ سے کم اونچا ہو، لیکن اگر اس سے زیادہ اونچا ہو تو اس پر سجدہ کرنا درست نہیں ہوگا، اور چونکہ یہ شخص رکوع و سجدہ پر قادر ہے، لہٰذا اس کے لئے محض اشارہ سے سجدہ کرنا جائز نہیں۔

البتہ جو شخص باقاعدہ سر ٹکا کر سجدہ کرنے پر قادر نہ ہو یا سر ٹکا کر سجدہ کرنے میں اسے شدید تکلیف ہوتی ہو تو اس کے لئے زمین، تخت یا میز وغیرہ پر سجدہ کرنا لازم ہی نہیں، بلکہ وہ تخت وغیرہ پر سر رکھے بغیر محض اشارہ سے سجدہ ادا کرے گا اور اس کا سجدہ

ادا ہو جائے گا لیکن اس صورت میں بھی اس پر لازم ہے کہ سجدہ رکوع سے زیادہ جھک کر کرے۔ (مآخذہ تبویب بتصرف :۳۱۳/۲۳، دیکھئے عبارت نمبر: ۱ تا ۱۱، نیز امداد الفتاویٰ :۱/ ۳۷۸، ۳۸۰ و احسن الفتاویٰ :۴/ ۸۸)

آپ نے سوال کے ساتھ منسلکہ جو فوٹو کاپی بھیجی ہے اس میں یہ مسئلہ بیان کیا گیا ہے کہ قیام سے معذور آدمی جب زمین پر پاؤں رکھتے ہوئے کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھے تو اس کے لئے سامنے لگے ہوئے تختہ یا رکھی ہوئی میز وغیرہ پر با قاعدہ سر ٹکا کر سجدہ کرنا صحیح نہیں بلکہ اس کے لئے اشارے سے سجدہ کرنا متعین اور کافی ہے اور اس سے نماز ہو جائے گی، لیکن اس کے بارے میں کوئی ایسی دلیل ذکر نہیں کی گئی کہ جس سے مذکورہ مدعیٰ ثابت ہو اور جن عبارات سے استدلال کیا گیا ہے ان سے بھی یہ مدعیٰ ثابت نہیں۔

چنانچہ سب سے پہلے مختلف عبارات کے ذریعہ کرسی پر پاؤں لٹکا کر بیٹھنے کی ہیئت کو اقرب الیٰ القعود کی ہیئت ثابت کیا گیا پھر کہا گیا کہ:

> جب یہ بات ثابت ہوگئی کہ کرسی پر بیٹھنے کی ہیئت قعود کی نہیں اُقرب الی القعود کی ہے تو اب یہ سمجھئے کہ اقرب الی القعود کی ہیئت میں رکوع وسجود کے لئے اشارہ کرنا متعین ہے، سامنے میز رکھ کر یا کرسی کے ساتھ لگی ہوئی، میز پر سجدہ کرنا صحیح نہیں، اگر سجدہ کیا تو وہ سجدہ نہیں ہوگا بلکہ اشارہ ہی شمار ہوگا۔
> لہٰذا کرسی پر بیٹھا ہوا شخص صرف اشارہ سے نماز پڑھے۔

نیز راکب علی الدابہ کے مسئلہ کو کرسی والے مسئلہ کی نظیر کے طور پر پیش کیا گیا اور یہ دعوی کیا گیا ہے کہ راکب علی الدابہ کو اصطلاحِ نماز میں غیر قاعد قرار دیا گیا ہے چنانچہ فرماتے ہیں:

> علاوہ ازیں شرع میں اس کی نظیر بھی موجود ہے اور وہ راکب علی الدابۃ کی کہ وہ کرسی پر بیٹھنے کی مثل دابہ پر بیٹھا ہوتا ہے لیکن دابہ کے واسطے کے

باوجود اس کو اصطلاحِ نماز میں قاعد شمار نہیں کیا جاتا اور قاعد سے اس کے احکام جدا ہیں کہ اس کے لئے رکوع اور سجود میں اشارہ متعین ہے۔

تو اس کے بارے میں پہلی بات تو یہ ہے کہ کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کی ہیئت کو چاہے قعود کہیں یا اقرب الی القعود سمجھیں، دونوں صورتوں میں مسئلہ میں کوئی فرق نہیں پڑتا، کیونکہ فقہاء نے سجدہ ساقط ہونے کا مدار اعذار اور عدمِ قدرت پر رکھا ہے نہ کہ بیٹھنے کی ہیئت پر (دیکھئے عبارت نمبر:۱۲، ۱۳، ۱۴) نیز فقہاء نے قیام سے معذور آدمی کو اس کی سہولت کے مطابق بیٹھ کر نماز ادا کرنے کی گنجائش دی ہے۔

(دیکھئے عبارت نمبر:۱۵، ۱۶، ۱۷، نیز امداد الفتاویٰ:۱/۴۷۳ مکتبہ دارالعلوم کراچی)

لہٰذا کرسی پر پاؤں لٹکا کر بیٹھنے کی ہیئت کو اقرب الی القعود کر کے پھر اس ہیئت کو سجدے کے سقوط کا ذریعہ بنانا صحیح نہیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ کرسی پر پاؤں لٹکا کر بیٹھنے والے کو عرفاً قاعد ہی کہتے ہیں اسی طرح اس کی ہیئت راکب علی الدابۃ کی ہیئت کی طرح ہے اور فقہاء نے راکب علی الدابہ کو اصطلاحِ نماز میں قاعد ہی شمار کیا ہے (دیکھئے عبارت نمبر:۱۸، ۱۹) اور جہاں تک سواری پر نماز پڑھنے والے کے لئے رکوع وسجدہ اشارے سے کرنے کے حکم ہے اس کی وجہ یہ نہیں کہ اس کا الیۃ اور قدمین ایک سطح پر نہیں ہے بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ سواری پر نفل نماز ادا کرنے کی صورت میں رکوع وسجدہ اشارہ سے کرنے کا حکم خلافِ قیاس نص سے ثابت ہوا ہے (ورنہ فرائض وواجبات میں اسے بھی اتر کر با قاعدہ قیام رکوع اور سجدہ کرنا ضروری ہے جبکہ وہ ان پر قادر ہو) اور فرض نماز ادا کرنے کی صورت میں رکوع وسجدہ اشارہ سے ادا کرنے کا حکم ان اعذار کی بناء پر ہے جن کی وجہ سے سواری پر بھی فرض نماز پڑھنا جائز ہے۔ (دیکھئے عبارت نمبر:۱۸، ۲۰، ۲۱)۔

جہاں تک موضعِ قدمین والی بات کی تائید کے طور پر ہندیہ کے جزئیہ کا تعلق ہے تو اس کے بارے میں عرض یہ ہے کہ اس جزئیہ کا تعلق اس قعود سے ہے جس میں انسان اصل

موضعِ نشست قدمین کو بنا کران پر اپنا سارا زور ڈال کر بیٹھتا ہے مثلاً سنت کے مطابق بیٹھنے کی ہیئت، چونکہ مذکورہ صورت میں انسان کا اپنا سارا زور سرین کے توسط سے قدمین پر ہوتا ہے نیز نماز کے اندر قعود کے وقت سنت کے مطابق بیٹھنا اصل ہے لہٰذا فقہاء کرام نے اس حالت کا اعتبار کرتے ہوئے موضع قدمین کا ذکر کیا ہے اور اسکی مساوی جگہ یا اس سے تقریباً نو انچ سے کم کم اونچی جگہ کو موضعِ سجدہ قرار دیا ہے بخلاف اس معذورر آدمی کے جو کرسی پر پاؤں لٹکا کر بیٹھتا ہے وہ چونکہ اپنا سارا زور سرین پر ڈال کر بیٹھتا ہے قدمین پر نہیں، لہٰذا س کی نشست ہی اس کے لئے موضع قدمین کے حکم میں ہے اور جس طرح سرین اور قدمین پر بیٹھنے والے کی سجدے کی جگہ اس کے موضعِ قدمین سے شمار کی جاتی ہے اسی طرح سرین کے اوپر بیٹھنے والے کے لئے موضعِ سجدہ اس کے نشست کی مساوی جگہ یا اس سے تقریباً نو انچ سے کم کم اونچی جگہ کو شمار کیا جائے گا۔ لہٰذا ہندیہ کا مذکورہ جزئیہ کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کے لئے بھی مستدل ہے۔

اسی طرح مضمون میں مذکورہ مسئلہ کی تائید کے طور پر الجوھرہ کی درج ذیل عبارت نقل کی گئی ہے:

ولو صلى على الدكان و أدلى رجليه عن الدكان عند السجود لا يجوز وكذا على السرير اذا أدلى رجليه عنه لايجوز. (۱/۶۳)

اس عبارت سے یہ بات کسی طرح بھی صراحۃً یا اشارۃً ثابت نہیں کہ کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کی صورت میں سجدہ اشارہ سے کرنا متعین ہے بلکہ مذکورہ عبارت سے صاحبِ جوھرہ رحمۃ اللہ علیہ یہ مسئلہ بیان کرنا چاہتے ہیں کہ سجدہ کے وقت زمین پر عام حالات میں پاؤں ٹکا کر ضروری ہے اور پاؤں ٹکائے بغیر سجدہ کرنا جائز نہیں، لہٰذا اس کا ہماری بحث سے (جو معذور عن القیام سے متعلق ہے) خارج ہونا صاف واضح ہے۔

نیز مذکورہ مسئلہ کی تائید کے لئے کفایۃ المفتی کی یہ عبارت بھی منسلکہ تحریر میں نقل

کی گئی ہے کہ:

حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ''کرسی پر پاؤں لٹکا کر بیٹھنا اور ٹیبل پر سجدہ کے لئے سر جھکانا جائز نہیں''

یہاں کفایۃ المفتی سے صرف جواب کا ایک جز نقل کیا گیا ہے پورا جواب ذکر نہیں کیا گیا، اگر اس جز کو ہی لے لیا جائے تب بھی اس سے کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے والے معذور آدمی کے لئے اشارے سے سجدہ کرنا ثابت نہیں۔

اور اگر اس کے پورے سوال و جواب کو ملاحظہ کرلیا جائے تو اور بھی زیادہ یہ بات واضح ہو جائے گی کہ کفایۃ المفتی کے جواب سے اشارے سے سجدہ کرنے کے مسئلہ کو کوئی تائید حاصل نہیں ہوتی، بلکہ جواب کا حاصل یہ ہے کہ جو شخص نوجوان تندرست ہو اس کے لئے کرسی پر پاؤں لٹکا کر اور بیٹھنا اور ٹیبل پر سجدہ کے لئے سر جھکانا جائز نہیں، البتہ جو شخص معذور ہو اس کیلئے الگ حکم ہے۔ ذیل میں پورا سوال و جواب نقل کیا جاتا ہے:

سوال: عرض خدمت ہے کہ میں نوجوان اور تندرست آدمی ہوں کچھ بیماری وغیرہ نہیں، مگر جس وقت سجدہ نماز میں جاتا ہوں تو شکم میں کچھ گرانی محسوس ہوتی ہے یعنی پیٹ میں کچھ بیکلی سے معلوم ہوتی ہے، علاج بھی کیا گیا مگر افاقہ ندارد، بہت کھاتا ہوں اور اچھی طرح چلتا پھرتا ہوں اور خوب توانا اور طاقتور بھی ہوں، نیچے یعنی زمین پر نماز پڑھنا بہت دشوار معلوم ہو رہا ہے اس لئے عرض خدمت ہے کہ کیا میں کرسی پر بیٹھ کر روبرو کسی ٹیبل پر سجدہ کرسکتا ہوں یا نہیں یعنی کرسی پر بیٹھ کر ٹیبل پر سر جھکانا جائز ہے یا ناجائز؟

جواب: کرسی پر پاؤں نیچے لٹکا کر بیٹھنا اور ٹیبل پر سجدہ کے لئے سر جھکانا جائز نہیں ہاں اس صورت میں کہ زمین پر بیٹھنا اور زمین پر سجدہ کرنا طاقت سے باہر ہو جائے، زمین پر بیٹھ کر کسی اونچی چیز پر جو زمین سے ایک بالشت سے زیادہ اونچی نہ ہو سجدہ کرلیا جائے تو عذر کی حالت میں جائز ہے۔ (۴۲۲/۳، دارالاشاعت)

نیز مذکورہ مسئلہ کے لئے حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت سے استدلال کرکے یہ کہنا کہ:

"اس سے معلوم ہوا کہ مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس طرح سجدہ کرنے سے کوئی فرض رہ جاتا ہے جو یہی ہوسکتا ہے کہ نماز کی ہیئت اُقرب الی القعود کی ہے جس میں سجدے نہیں سجدے کا اشارہ کیا جاتا ہے"۔

درست نہیں اور نہ ہی مذکورہ مسئلہ کا اس عبارت سے کوئی تعلق ہے، کیونکہ حضرت حکیم الامت صاحب کی عبارت سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ جو شخص قیام پر قادر ہوا سکے لئے اس طرح بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز نہیں۔ اور یہاں ہمارے مسئلہ کا تعلق اس معذور شخص سے ہے اور جو قیام پر قادر ہی نہ ہو۔

خلاصۂ کلام یہ ہوا کہ محض بیٹھنے کی ہیئت کو سجدہ ساقط ہونے کا مدار بنانا اور اس کی وجہ سے سجدہ اشارے سے کرنے کا حکم لگانا صحیح نہیں ہے۔

(۱) لما فی الهندية :

إذا عجز المريض عن القيام صلى قاعداً يركع ويسجد كذا في الهداية...... و ان عجز عن القيام والركوع والسجود و قدر على القعود يصلي قاعداً بإيماء و يجعل السجود أخفض من الركوع كذا في فتاوىٰ قاضي خان: (۱/۱۳۶، طبع رشيديه)

(۲) و في مراقي الفلاح :

اذا تعذر على المريض كل القيام وهو الحقيقي و مثله الحكمي ذكره فقال أو تعسر كل القيام بوجود ألم شديد أو خاف بأن غلب في ظنه بتجربة سابقة أو إخبار طبيب مسلم حاذق أو ظهور الحال زيادة المرض أو خاف بطأه أي طول المرض به أي بالقيام صلى قاعداً بركوع وسجود لما روى عن عمران بن حصين قال: كانت بي بواسير

فسألت النبی صلی الله علیه وسلم عن الصلاة فقال: صل قائما فإن لم تستطع فقاعداً فان لم تستطع فعلی جنب زاد النسائی فان لم تستطع فمستلقیا لا یکلف الله نفساً الا وسعها...... و ان تعذر الرکوع والسجود و قدر علی القعود ولو مستنداً صلی قاعدا بالایماء للرکوع والسجود برأسه الخ. (ص: ۳۴۰، قدیمی)

(۳) ولما فی المحیط البرهانی

الأصل فی هذا الفصل، أن المریض اذا قدر علی الصلاة قائماً برکوع وسجود فانه یصلی المکتوبة قائما برکوع وسجود ولا یجزئه غیر ذلک لأنه لما قدر علی القیام والرکوع والسجود کان بمنزلة الصحیح، والصحیح لا یجزئه أن یصلی المکتوبة الا قائما برکوع وسجود کذلک هذا و ان عجز عن القیام و قدر علی القعود فانه یصلی المکتوبة قاعدا برکوع و سجود ولا یجزئه غیر ذلک الخ. (۲۶/۳م طبع ادارة القرآن والعلوم الاسلامیة)

(۴) ولما فی الهندیة

اذا کان موضع السجود أرفع من موضع القدمین بقدر لبنة أو لبنتین منصوبتین جاز و ان زاد لم یجز کذا فی الزاهدی وحدّ اللبنة ربع ذراع کذا فی السراج الوهاج. (۱/۷۰، طبع رشیدیة)

(۵) ولما فی غنیة المستملی :

و اراد باللبنة فی قوله مقدار لبنتین لنبة بخاری وهی ربع ذراع عرض ست اصابع فمقدار ارتفاع اللبنتین المنصوبتین نصف ذراع طول اثنتی عشرة اصبعا.

(ص: ٢٨٦، سهيل اكيڈمی)

(٦) ولما فی الشامية :

اقول: الحق التفصيل وهو أنه ان كان ركوعه لمجرد ايماء الرأس من غير انحناء و ميل الظهر فهذا إيماء لا ركوع فلا يعتبر السجود بعد الإيماء مطلقا وان كان مع الانحناء كان ركوعا معتبرا حتى انه يصح من المتطوع القادر على القيام، فحينئذ ينظر ان كان الموضوع مما يصح السجود عليه كحجر مثلا ولم يزد ارتفاعه على قدر لبنة أو لبنتين فهو سجود حقيقي فيكون راكعا ساجداً لا مومئاً .

(٩٨/٢، طبع ايچ ايم سعيد ، كراچی.

(٧) ولما فيها أيضاً :

بل ينظهر لی أنه لو كان قادراً على وضع شئی على الارض مما يصح السجود عليه أنه يلزمه ذلک لأنه قادر على الركوع والسجود حقيقة، ولا يصح الايماء بهما مع القدرة عليهما بل شرطه تعذرهما كما هو موضوع المسئلة.

(٩٨/٢، طبع ايچ ايم سعيد . كراچی)

(٨) ولما فی الدر المختار:

(و ان تعذرا) ليس تعذرهما شرطا بل تعذر السجود كاف

ولما فی الشامية تحت قوله:

(بل تعذر السجود كاف) نقله في البحر عن البدائع وغيرها قال ح: أقول على فرض تصوره ينبغی أن لا يسقط لأن الركوع وسيلة اليه ولا يسقط المقصود عند تعذر الوسيلة، كما لم يسقط الركوع والسجود عند تعذر القيام (٩٧/٢، طبع ايچ ايم سعيد ـ كراچی)

(٩) و لما فی حاشية الطحطاوی :

(قوله والسجود) أی بالجبهة والأنف، ولو كان يقدر على سجوده بالأنف فقط تعين عليه لما فی السراج، لو كان بجبهة قروح لا يستطيع السجود عليها يلزمه السجود على الأنف ولا يجوز له الايماء لأنه ترک السجود مع القدرة. (ص: ۴۳۱، قديمی) كذا فی المحيط البرهانی.
(۳/۳۳، ادارة القرآن والعلوم الاسلامية)

(۱۰) و لما فی البحر الرائق :

و أما اليدان والركبتان فظاهر الرواية عم افتراض وضعهما قال في التجنيس والخلاصة وعليه فتوىٰ مشايخنا وفی منية المصلی ليس بواجب عندنا واختار الفقيه أبو الليث الافتراض وصححه فی العيون ولا دليل عليه لأن القطعی إنما أفاد وضع بعض الوجه على الأرض دون اليدين والركبتين والظنی المتقدم لا يفيده لكن مقتضاه و مقتضى المواظبة الوجوب و قد اختاره المحقق فی فتح القدير وهو إن شاء الله تعالیٰ أعدل الأقوال لموافقته الأصول و إن صرح كثير من مشايخنا بالسنية و منهم صاحب الهداية و في المجتبی سجد على طرف من أطراف جبهته يجوز اهـ.

(۱/ ۶۰۹ طبع داراحياء التراث العربی)

(۱۱) ولما فی الشامية:

قوله : (ووضع يديه و ركبتيه) هو ما صرح به كثير من المشايخ واختار الفقيه أبو الليث الافتراض و مشى عليه الشرنبلالی والفتوىٰ على عدمه كما فی التجنيس والخلاصة واختار فی الفتح الوجوب لأنه مقتضى الحديث مع المواظبة قال فی البحر وهو إن شاء الله تعالیٰ أعدل الأقوال لموافقته الأصول اهـ و قال فی الحلية وهو حسن

ماش علی القواعد المذهبية ثم ذكرما يؤيده. (۱/۴۷٦،
طبع ايج ايم سيعد كراچى)

(۱۲)ولما في مواقى الفلاح :

فان عاد من سها عن القعودوهو الى القيام أقرب بأن استوى
النصف الأسفل مع انحناء الظهر وهو الأصح فى تفسيره
سجد للسهو لترك الواجب و ان كان الى القعود أقرب
بانعدام استواء النصنف الأسفل لا سجود سهو عليه فى
الأصح و عليه الأكثر.

ولما فى الطحطاوى تحت قوله :

(بانعدام استواء النصف الأسفل انما كان الى القعود أقرب
لانه لا يعده قائما فى هذه الحالة لا حقيقة ولا عرفا ولا شرعاً
لأنه لو قرأ وركع و سجد فى هذه الحالة من غير عذر لا
يجوز لأنه ليس بقائم كما فى الحلبى. (ص:۴۲۷، قديمى)

(۱۳) ولما فى الجوهرة النبوة :

قوله : (ومن سها عن القعدة الأولىٰ ثم ذكر وهو الى حال القعود أقرب)
يعنى بأن لم يرفع ركبتيه من الأرض ،وفى المبسوط : ما لم يستتم قائما يعود، و
ان استتم لايعود وصحح هذا صاحب الحواشى.

قوله : (عاد فقعد و تشهد) لأن ما قرب الى الشئى يأخذ حكمه، كفناء
المصر يأخذ حكم المصر فى حق صلاة العيد والجمعة الخ. (۱/۲۰۱، قديمى)

(۱۴) و لما فى النهر الفائق :

و ان سها المصلى عن القعود الأول فى الرفض ولو عمليا
وهو أى: والحال أنه اليه أقرب بأن لم ينتصب النصف
الأول منه على الأصح كما فى الكافى......عاد اليه وجوبا
ولا يسجد للسهو على الأصح لأن ماقرب من الشئى أعطى
حكمه . (۱/۳۲٦، قايمى)

(۱۵) ولما فی الهندية :

ثم اذا صلى المريض قاعداً كيف يقعد الأصح يقعد كيف تيسر عليه هكذا فی السراج الوهاج وهو الصحيح هكذا فی العينی شرح الهداية. (۱۳٦/۱، طبع رشيديه)

(۱٦) ولما فی الدر المختار :

(صلى قاعداً) ولو مستنداً الى وسادة أو انسان فانه يلزمه ذلک على المختار (كيف شاء) على المذهب لأن المرض أسقط عنه الأركان فالهيئات أولى و قال زفر : كالمتشهد، و قيل و به يفتى.

(۱۷) و قال ابن عابدين تحت قوله :

(كيف تشاء) أی كيف تيسر له بغير ضرر من تربع أو غيره امداد (قوله على المذهب) جزم به في الغرر و نور الايضاح، وصححه فی البدائع و شرح المجمع ، واختاره فی البحر والنهر (قوله فالهيئات أولى) جميع هيئة ، وهی هنا كيفية القعود قال ط: و فيه أن الاركان انما سقطت لتعسرها ولا كذلک الهيئات تأمل (قوله قيل وبه يفتى) قاله فی التجنيس والخلاصة والولو اجبة لأنه أيسر على المريض قال في البحر: ولا يخفى ما فيه بل الأيسر عدم التقييد بكيفية من الكيفيات ، فالمذهب الأول و ذكر قبله أنه فی حالة التشهد يجلس كما يجلس للتشهد بالاجماع أقول : ينبغی أن يقال ان كان جلوسه كما يجلس للتشهد أيسر عليه من غيره أو مساويا لغيره كان أولى والا اختار الأيسر فی جميع الحالات،ولعل ذلک محمل القولين.

(۹٦/۲، ۹۷، طبع ايچ ايم سعيد ــ كراچی)

(۱۸) ولما فی البدائع :

و کذلک الصحیح اذا کان علی الراحلة وهو خارج المصروبه عذر مانع من النزول عن الدابة أو السبع أو کان فی طین أو ردغة یصلی الفرض علی الدابة قاعداً بالإیماء من غیر رکوع وسجود ، لأن عند اعتراض هذه الأعذار عجز عن تحصیل هذه الأرکان من القیام والرکوع والسجود فصار کما لو عجز بسبب المرض و یؤمی إیماء لما روی فی حدیث جابر رضی الله عنه أن النبی صلی الله علیه وسلم " کان یؤمی علی راحلته و یجعل السجود أخفض من الرکوع " لما ذکرنا .(۱/۲۸۹،طبع رشیدیه)

(۱۹) ولما فی الهامش علی تبیین الحقائق :

(فرع) ذکره المرغینانی لو افتتح التطوع علی الدابة خارج المصر ثم دخل مصر قبل أن یفرغ منها ذکر فی غیر روایة الأصول أنه یتمها واختلفوا فی معناه قیل : یتمها قاعداً علی الدابة ما لم یبلغ منزله، و قیل: یتمها بالنزول علی الأرض، غایة. (۱/ ۴۴۰، دارالکتاب العلمیة)

(۲۰) لما فی المحیط البرهانی :

و ذکر الکرخی فی کتابه : ویجوز التطوع علی الدابة فی الصحراء مسافرا کان أو مقیماً ، أینما توجهت به، وروی عن أبی حنیفة و أبی یوسف رحمهما الله تعالیٰ أنهما أطلقا ذلک للمسافر خاصة، لأن الجواز بالإیماء بخلاف القیاس لأجل الضرورة والضرورة انما تتحقق فی السفر لا فی الحضر . (۲/۴۲۴، ادارة القرآن والعلوم الاسلامیة)

(۲۱) ولما فی أیضاً :

فعلی ما ذکر شمس الأئمة رحمه الله تعالیٰ حجة أبی حنیفة وهو :أنا جوزنا الصلاة علی الدابة بالإیماء بالنص بخلاف القیاس والنص ورد خارج المصر، والمصر لیس فی معنی خارج المصر،لأنّ سیره علی الدابة فی المصر لا یکون مؤبداً عادة، فرجعنا فیه الی اصل القیاس.(۲/۴۲۵،ادارة القرآن والعلوم الاسلامیة) والله تعالیٰ اعلم بالصواب

محمد عارف عفا اللہ عنہ
۱۴۲۹/۸/۱۰ھ

الجواب صحیح
بندہ محمد تقی عثمانی عفی عنہ
۱۴۲۹/۸/۱۰ھ

الجواب صحیح
بندہ محمود اشرف غفر اللہ
۱۴۲۹/۸/۱۳ھ

الجواب صحیح
محمد عبد المنان عفی عنہ
۱۴۲۹/۸/۱۴ھ

الجواب صحیح
بندہ محمد عبد اللہ عفی عنہ
۱۴۲۹/۸/۱۴ھ

الجواب صحیح
احقر شاہ محمد تفضّل علی
۱۴۲۹/۸/۱۴ھ

الجواب صحیح
سید حسین احمد
۱۴۲۹/۸/۱۳ھ

الجواب صحیح
عصمت اللہ
۱۴۲۹/۸/۱۵ھ

الجواب صحیح
محمد یعقوب
۱۴۲۹/۸/۱۵ھ

☆☆☆